UNIVERSAL LIBRARY
OU_226030
UNIVERSAL LIBRARY

بتاریخ ۱۵ محرم سنہ ۱۲ ہجری

سراج الایمان

در مطبع اسلامیہ بقالب طبع درآمد

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام على رسوله محمد وآله
واصحابه اجمعين بوجه تولے پڑھنا عقاید اور فقه کا ہر مسلمان پر فرض ہے که بغیر سمجھنے احکام عقاید
ایمان آدمی کا درست نہیں ہوتا ہے اور سواے جانے احکام فقه کے نماز و روزه وغیره جایز نہیں اسواسطے
لازم ہے ہر مسلمان کو که اول سب سے عقاید پڑھے اور بعد عقاید کے فقه کا پڑھنا بھی واجب جانے زبان عربی
یا فارسی میں یا ہندی میں یا دکھنی یا اور کوئی زبان میں جس میں پڑھ سکے اوسمیں پڑھے اور خوب مسئلوں کو سمجھے
نظر کرتے اسبات کے که عامۂ خلایق ملک ہند اور دکھن کے عربی و فارسی سے عاجز ہیں بلکه اگر کوئی کتاب
دکھنی میں یا ہندی میں منظوم ہووے تو اوسکے مطالب بھی بسبب دقت اور لوازم شعر کے جیسا که چاہیے
ویسا نہیں سمجھ سکتے اسواسطے یہه بندۂ گنه گار امیدوار مغفرت باری حافظ احمد بن محمد مغربی تلمسانی انصاری
اراده کیا که رساله ایک زبان ہندی میں بیچ بیان عقاید ضروری اور بعضے احکام ضروری فقه کے لکھے
تا پڑھنا اور سمجھنا اسکا عامۂ خلایق کو آسان ہووے اندنوں میں یعنے سنه ۱۲۵۱ ہجری کے آخر کو لکھا اس رساله کا
که نام اسکا سراج الایمان رکھا گیا ہے شروع کر کر امیدوار خدا تعالی کے فضل کا ہوں که موافق خواہش
دل کے جلد سے تمام ہووے اور پڑھنے والے کو اس رساله کے توفیق عمل کی اور اس بندۂ گناہگار کو ثواب
اوسکے لکھنے کا ہووے اس رساله میں دو مقصد ہیں مقصد اول بیچ بیان عقاید کے مقصد دوسرا بیچ بیان

فقه کے مقصد اول بیچ بیان عقاید کے باب اول بیچ بیان توحید وغیره کے اسمیں چھه فصل ہیں فصل

اول بیان میں توحید کے پوچھو تو کہ آدمی جب عاقل و بالغ ہووے یعنی جوانی اسے آئی تو اسپر پوچھنا خدا تعالی کو ایک
کر کو اور واجب الوجود یعنی ہونا اُسکا ضروری ہی کر کو فرض ہوتا ہی کہ اُس خدا تعالی کے مثل دوسرا شریک
کوئی نہین ہی اگر کوئی شریک اُسکے سا ہوتا تو انتظام دنیا کا باقی نا رہتا بلکہ تمام عالم ہلاک ہو جاتا اور دونو بھی خدا
نا ہو لے شرکت مین ایک دوسریکا محتاج ہوتا محتاج تو سزاوار خدائی کا نہین یا شرکت مین دونو ایک دوسریکے محتاج ہونگے
تو بھی دونو خدائی کے لائق نہین یہ محتاج ہین اگر دونو آپس مین ایک دوسرے کے ضد ہونگے تو بھی دونوکے کام مین خلل
پڑیگا ایک چاہیگا آسمان مشرق سے مغرب کی طرف پھیرے دوسرا چاہیگا مغرب سے مشرق کی طرف جاوے اور سب
کامون مین بھی اسیطرح ضد لگتے رہیگی تو عالم خراب و متخلل ہوگا اور دونو خدائی کے سزاوار نہین ہووے اور
اُسے ضد نہین یعنی مقابل اُسکا کوئی خدا دوسرا غیر جنس سے اُسکے نہین کہ آپس مین دونو مخالفت کرین اور ایک دوسرے
سے عاجز ہوے جو عاجز ہو سو کب خدائی کا سزاوار ہوویگا اسواسطے خدا ایکو ایک ہونا اور کوئی اسکا شریک
نا ہونا لازم ہی اور کوئی دوسرا خدا اسکا ہم جنس ہویگا سو نہین ہی اور ذات پاک خدا تعالی کی بیچون و
بیچگون ہی یعنی کوئی کسیطرح سے اسکا بیان نہین کر سکتا ہی اور ذات پاک اُسکی صفت کئے گئی ہی سب صفتان سے
کمال کے اور پاک ہی سب صفتان سے نقص و زوال کے اور خدا تعالی کسی سے مشابہ نہین اور مانند نہین رکھتا یعنی کسیکے سریکا
نہین اور ذات پاک خدا تعالی کی قدیم ہی کہ اُسکے آگے اور اُسکے سات کوئی نہین تھا اور اسکو نا کوئی پیدا کیا نا کوئی اُسے
جنتا نا اُسکو آپ جنا نا اُسے ماں ہی نا باپ ہی نا اُسے جورو ہی نا بیٹا ہی نا بیٹی کہ ذات پاک اس پروردگار تعالی کی ایسے
چیزون سے بیزار ہی اور پاک ہی بلکہ وہ آپ اپنے قدرت سے سب عالم کو پیدا کیا اور خدا تعالی کھاتا ہی نا پیتا ہی اور نا
اُسے بھوک ہی نا پیاس ہی نا نیند ہی اُسے نا سوتا ہی وہ اور نا اُسے غفلت ہی یعنی [illegible] خدا غافل یا بیخبر
نہین یعنی جیسا پہلے تھا وہ پاک پروردگار ویسا ہی اب ہی اور اسیطرح ہمیشہ رہیگا اور خدا تعالی کسی کام مین
اُسے مدد اور یاری نہین چاہتا ہی اور نا کسی سے کام مین مصلحت کرتا ہی بلکہ جو چاہتا ہی اپنے قدرت اور ارادے
سے بغیر کمک کسو دوسرے کے آپ ہی کرتا ہی اور وہ جناب پاک کسیکا محتاج نہین ہی بلکہ تمام عالم اُسکا محتاج
ہی اور ذات پاک خدا تعالی کی جوہر نہین ہی جوہر اُسے کہتے ہین کہ قایم اپنی ذات سے ہووے اور اپنے غیر کا

باعث قیام اور تقویت کا ہووے اور خدا تعالی عرض بھی نہیں ہی عرض اُسے کہتے ہیں کہ قایم بغیر ہو
یعنے قیام اُسکی ذات کا دوسرے سے ہو اور خدا تعالی کو جسم نہیں ہی جسم اُسے کہتے ہیں کہ جس چیز کو لنبائی
اور چوڑائی اور عمق یعنے ڈونگائی ہووے اور وہ کسی میں حلول نہیں کرتا اور کسی سے اتحاد بھی نہیں کرتا
حلول اُسے کہتے ہیں کہ ایک چیز دوسری چیز میں داخل ہووے جیسا کہ پانی گھڑے میں یا شیشے میں داخل
ہوتا ہی اور اتحاد اُسے کہتے ہیں کہ ایک چیز دوسری چیز میں ملے جیسا پانی دود میں ملتا ہی ذات اُس
خدا تعالی کی ایسے تہمتوں سے پاک ہی اور خدا تعالی کو کسی زمان میں یا کسی مکان میں یا اوپر یا نیچے یا سیدھے
یا داوین طرف یا آگے یا پیچھے مت سمجھ اور عرش بھی اسکا مکان کر کو مت جان زمان وقت کو کہتے ہین

فصل دوسرا بیچ بیان اسماء الٰہی کے جو نام کہ شرع میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالی کے فرمائے اور
خبر دئے ہیں اُسی ناموں سے خدا تعالی کو یاد کرنا کوئی نام اپنے طرف سے نا رکھنا جیسا کہ نام خدا تعالی کا جواد
ہی اگرچہ معنی جواد کی سخی ہی لیکن خدا تعالی کو سخی کہنا جایز نہیں ہی نام حق سبحانہ تعالی کے بہت ہین
اُن سب ناموں میں خدا تعالی کے نو دو نہ یعنے ایک کم سو نام مشہور ہیں اور اُن نام پاک کی تاثیر احادیث
میں اسطرح سے آئی ہی کہ جو کوئی ان ننانوے نام حفظ کریگا وہ بہشت میں داخل ہووےگا فصل تیسرا بیچ بیان
صفات کے بوجھ تو کہ جیسا ذات خدا تعالی کی قدیم اور باقی ویسا ہی بھی صفات اسکے قدیم اور باقی ہیں
صفات بھی اُسکے بہوت ہیں ان صفتوں میں سے ایک صفت حیات ہی یعنے وہ خدا تعالی حی ہی
معنی حی کی یہہ ہی کہ جیتا ہی لیکن جینا اُسکا موقوف روح پر یا بدن پر نہیں بلکہ زندگی اُسکی اُسی کے ذات
سے ہی اور ہمیشہ جیتا رہیگا کہ اسکی ذات پاک کو موت اور زوال نہیں ہی اور ایک صفت خدا تعالے
کی علم ہی یعنے جاننا وہ خدا تعالی جانتا ہی اور آگاہ ہی سب چیزوں سے خواہ بڑے ہوں یا چھوٹے ظاہر
ہوں یا پوشیدہ ہوں بلکہ جو کچھ خلایق کے دلوں میں ہی اور ظاہر میں نہیں آئی وہ چیزاں بھی اُسکے علم سے
خارج نہیں اور جاننا اسکا موقوف فکر پر نہیں بے فکر اسکے علم میں سب ظاہر ہی اور اسکے
صفتوں میں ارادہ ایک صفت ہی معنی ارادے کی چاہنا کہ جو کچھ اُن نے ارادہ کیا ہی ازل میں وہ سب

ٹھہرو میں آتا ہی کوئی ذرہ بغیر ارادے اُسکے حرکت نہیں کرسکتا ہی جو فعل دنیا مین پیدا ہوے ہیں
خواہ فعل آدمی کا ہو یا پتھر اور جھاڑ وغیرہ کی حرکت ہو سب اسکے ارادے سے ہی اگر عالم تمام دنیا کا چاہے
کہ ایک ذرہ کو تغیر دیوے بغیر اسکے ارادے کے مقدور نہیں اور قدرت بھی یعنے سکت اسکی صفت ہی کہ
پیدائش تمام جہان کی اور جو کچھ جہان مین ہی سب اسکی قدرت سے پیدا ہوا ہی اور قدرت اُسکی محتاج
پیدائش میں کسی چیز کے نہیں ہی اور سمع بھی یعنے سننا اسکی صفت ہی لیکن سننا اسکا موقوف کانوں
پر نہیں ہی سنتا ہی وہ خواہ دور ہو یا نزدیک ہو پکار کر ہو یا آہستہ ہو اور بصر بھی یعنے دیکھنا اسکی صفت
ہی جیسا بغیر کانوں کے سنتا ہی ویسا ہی بغیر آنکھوں کے دیکھتا کہ کوی چیز پیدا ہوی ہو اور ہونے والی
اسکے دیکھنے سے چھوپی ہوئی نہیں ہی اور کلام بھی یعنے بات کہنا اسکی صفت ہی کلام اسکا
محتاج حلق اور زبان کا اور ہونٹوں کا نہیں ہی اور اسکے کلام کو حرف اور آواز نہیں ہی فصل
چوتھا بیچ بیان مسئلہ جبر وقدر کے جو کچھ دنیا مین نیکی اور بدی پیدا ہوتی ہی اور افعال ہمارے وو
نیک ہوں یا بد سب اسکے تقدیر سے اور اسکے پیدائش سے ہیں اور اسکی قضا سے خارج نہین
لیکن کفر اور معصیت سے وو سبحانہ تعالی ناراضی اور بیزار ہی اور طاعت اور ایمان سے راضی ہی
لیکن کسیکو مجال دم مارنے کی نہین کہ کوئی کسطرح سے دم مارے اگرچہ انسان کے افعال کا پیدا کرنے والا
خدا ہی اور عمل میں لانا انسان کا اُس افعال کو موافق تقدیر اسکے ہی لیکن انسانکو بھی اُسکے
کاموں میں اختیار دیا ہی اُسی اختیار پر عذاب اور ثواب ہوتا ہی فصل پانچواں بیان میں دیدار
خدا تعالی کے اعتقاد کر تو اس بات پر کہ خدا تعالی کو قیامت میں سب مسلمانان اور کافران
آنکھوں سے سر کے دیکھیں کے بعد اسکے کافران محجوب ہوینگے یعنے پھر کافران دیکھنے نہیں پائیکے اور مسلمانان
بہشت میں کیا مرد کیا زن اس خدا تعالی کو اپنے مرتبے موافق دیکھتے رہینگے اُسکے دیدار کی ایسی
لذت پاوینگے کہ سب نعمتان دنیا اور بہشت کے بھول کر بیہوش ہو رہینگے دیکھنا اُس خدا تعالی کا
کسی طرف سے یا کسی مکان سے یا کسی صورت سے مت سمجھ حقیقت اسکے دیکھنے کی خدا کو معلوم ہی کہ کسطرح

دیکھیں کے فصل چھٹا بیانمیں پیدائش عالم کے یعنی جان تو کہ عالم سب نیا پیدا ہوا ہی پہلے نہ تھا بعد خداتعالی
نے اپنی قدرت سے عالم کو پیدا کیا پہلے خداتعالی کے سوائے کوئی چیز نہ تھی جیسا عالم پیدا ہوا ویسا ہی فنا اور
نابود ہوویگا اگر عالم قدیم ہوتا تو اوسے تغیر نہ ہوتا بلکہ جیسا پہلے تھا ویسا ہی رہتا عالم کو تو ہر روز
تغیر ہی کہ کلکے دنکے سرکا آجکا دن نہیں ہی اور آجکے دن سا پھر کو تا سو دن نہیں ہونیکا کیا جانے
اوسمین کیا ہوتا ہی باب دوسرا بیانمین ملیک کے اعتقاد کر تو کہ خداتعالی کو فرشتے ہیں اور وہ بندے
فرماں بردار ہیں اور پیدائش اونکی نور سے ہی جیسا کہ پیدائش آدمی کی خاک سے اور پیدایش جنونکی
آگ سے ہی اور فرشتونکو بازو ہیں دو دو تین تین چار چار کیفیت اوسکی خداتعالی کو معلوم ہی قرآن شریف
میں اسیطرح خبر دیا ہی دوستی فرشتوں کی فرض اور دشمنی انکی کفر ہی سب فرشتوں میں چہار فرشتے افضل
ہیں کہ اسماء شریف انکے جبرئیل و اسرافیل و میکائیل و عزرائیل علیہم السلام ہیں اور فضیلت میں
ان چاروں کے بایکدیگر اختلاف ہی جبرئیل علیہ السلام کو علاقہ وحی اور احکام پہونچانے کا حقتعالی
کے طرف سے انبیا علیہم الصلوۃ والسلام پر ہی اور میکائیل علیہ السلام موکل ہیں رزق پر تمام خلائق
کے اور اسرافیل علیہ السلام مقرر ہیں واسطے پھونکنے صور کے کہ احوال اوسکا قیامت کے بیان میں آویگا اور
عزرائیل علیہ السلام مقرر ہیں قبض ارواح کیواسطے اور اسیطرح بعضے فرشتے مقرر ہیں واسطے حفاظت
انسان کے اور بعضے لکھنے کے واسطے نیکیاں اور بدیاں انسان کے اور بعضے واسطے درستی اور اصلاح دنیا کے
کاموںکے کہ تفصیل اوسکی اور کیفیت اوسکی اور عدد فرشتونکا کہ کتنے ہیں سوائے خداتعالی کے کسیکو
معلوم نہیں ہی اور فرشتے احتیاج سے اون چیزونکے کہ انسان اور جانورونکو ضرور ہی جیسا کہ کھانا اور
پینا اور سونا اور شہوت اور غفلت ہی پاک ہیں اور فرشتے نا زن ہیں نا مرد ہیں انکو جثہ پاک و لطیف و
نورانی ہی کہ اس سبب سے آدمی کو دستے نہیں اور انکو جان ہی اور زندگانی ہی اور موت ہی اور سب
معصوم ہیں یعنے گناہ کبیرہ اور صغیرہ انسے نہیں ہوتا اور ہمیشہ بجالاتے ہیں جو کچھ خداتعالی انکو
حکم فرماتا ہی اور ہر ایک کو فرشتوں میں مقام معلوم ہی کہ اوس مقام سے تجاوز نہیں کرتے ہیں اور

قوت انکا عبادت خدا تعالی کی رات دن مین مشغول ہین اور قدرت انکو خدا تعالی نے بخشا ہی کہ جس صورت سے
چاہین اس صورت سے اپنے تئین نمود کرین جیسا کہ جبرئیل علیہ السلام پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس صورت سے انسان کے
وحی لیکر آتے تھے بلکہ اکثر دفعہ صورت سے دحیہ کلبی کے صحابی تھے آیا کرتے تھے اور بعضے اصحاب بھی فیض صحبت سے جناب سید الانبیا
کے جبرئیل کو دیکھے ہین اور تمام انبیا علیہم السلام سب فرشتون سے افضل ہین اور بڑے فرشتے جیسے جبرئیل علیہ السلام وغیرہ
افضل ہین باقی تمامی خلایق سے اور مومنین صالحین فضل ہین عام فرشتون سے اور خلقت جنونکی آگ سے ہی کہ انکے
جثے بھی لطافت سے آدمی کو دستے نہین انکو بھی خدا تعالی نے قدرت دیا ہی کہ جس صورت سے چاہین اس صورت سے اپنے تئین
دکھ دین اور جیسا کہ انسان مکلف شرع مین ویسا جنان بھی مکلف شرع ہین اور انمین بعضے مومن ہین اور بعضے کافر
ہین باب تیسرا بیانمین کتابون کے اعتقاد تو کہ کتابان خدا تعالی کے بھیجے ہوے پیغمبران پر حق ہین اور عدد ان کتابون کا ایک سو
چار سے ہوی لیکن تو اس عدد کو منحصر کر کو مت سمجھ بلکہ یون اعتقاد کرو کہ جو کتاب خدا تعالی نے اپنے پیغمبران پر بھیجا ہے
برحق ہی اور وہ سب کلام خدا کا ہی پیغمبران نہین بنائے ہین چار کتاب ان کتابونمین بڑے ہین اول توریت کہ موسی علیہ السلام
پر اتری ہی دوسری زبور ہی کہ داود علیہ السلام پر نازل ہوی ہی تیسری انجیل کہ عیسے علیہ السلام کے اوپر نزول
پائی چوتھی کتاب قرآن شریف ہی کہ ان تینو کتابونکو بلکہ تمام کتب آسمانی کے احکام کو شامل اور جامع ہی کہ محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نزول فرمایا ہی و معنی و لفظ اس قرآن شریف کے معجزہ ہین اگر تمام خلقت
آدمی اور جنکی جمع ہوین تو بھی ایک چھوٹا سورہ کہ انا اعطینا ہی مقابل اسکے نا بنا سکین تمام فصیحان ملک
عرب کے ہر چند چاہے کہ ایک لفظ مقابل مین قرآن شریف کے بنا دین مقدور نہ پائے اور عاجز ہوے اور ایمان لائے
اور کتابان بھیجے ہوے خدا تعالی کے کلام اسکا ہی جیسا کہ ذات خدا تعالی کی قدیم ہی ویسا ہی کلام اسکا قدیم
ہی اور کتابان بھی کہ اسکا کلام ہی قدیم ہین حادث یعنے نو پیدا نہین ہین حرفان اور آواز کلام خدا کو
نہین ہی یہہ حرفان اور آواز جو کلام خدا تعالی سے ملے ہین حادث ہین اور مانند لباس کے ہین اگر لباس
بدن کا تبدیل ہووے تو لباس پہننے والے کو کچھہ نقصان نہین ہی کلام الہی تعالی کو بھی لباس سے حرفون کے
اور آواز کی خلل اور نقصان نہین ہی باب چوتھا بیانمین پیغمبرونکے بوجھہ تو کہ پیغمبران تمام خلقت آدمی اور

فرشتوں سے اور جنات سے افضل ہیں اور شیطان کو قدرت نہیں ہی کہ پیغمبر انکو دغا دیوے یا پیغمبر کی
صورت لیوے اور انکی صورت سوا اپنے کو دکھلاوے کس واسطے کہ خدا تعالی نے انکو معصوم کیا ہی یعنے
اُنسے کبھو گناہ چھوٹا یا بڑا جان کر یا بھول کر نہیں صادر ہوا ہی اگر کسی پیغمبر سے کوئی کام ایسا کہ انکے شان کے
لایق اور موافق نہو وے اور ہو وے تو اسے گناہ مت سمجھ کہ وہ کام انسے کسی مصلحت کے واسطے ہوا ہو گا اور
پیغمبران میں بعضے افضل ہیں بعضے پیغمبروں سے کہ خدا تعالی نے ازل سے انکو فضیلت دیا ہی لیکن تو کسی پیغمبر پر کسی پیغمبر کو
اپنے طرف سے فضیلت مت دے اور سب پیغمبر انکو نبوت و پیغمبری میں برابر جان لیکن کہ ہمارے پیغمبر کہ اسم شریف انکا
محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی تمام پیغمبر انسے افضل ہیں اور نبوت انحضرت جناب پر ختم اور تمام ہوی ہی یعنے انکے بعد کوئی پیغمبر
قیامت تلک نہیں آئے گا اور حضرت عیسی علیہ السلام اور حضرت ادریس آسمان پر اور حضرت خضر اور حضرت
الیاس علیہم السلام زمین پر ہیں اور جیتے ہیں باقی پیغمبران اگرچہ ظاہر میں دنیا سے انتقال فرمائے ہیں لیکن اپنے قبر
میں وہ بھی سب زندہ ہیں اور حضرت عیسی علیہ السلام قیامت کے نزدیک آسمان سے اتر کر اوینگے لیکن اپنے شریعت
پر عمل نہیں کرینگے بلکہ شریعت محمدی پر عمل کرینگے اور اسی کو رواج دیوینگے اور جو کوئی اس شریعت کو قبول
نا کرینگا اسے قتل فرماینگے اور صلیب یعنے سولی کو کہ دین نصاری میں اسکا رواج ہی توڑینگے اور سوروں کو قتل
کرینگے اور شریعت محمدی پہلے کے شریعتوں کی ناسخ ہی یعنے اول کے پیغمبران کے شریعتان جو تھے یہہ شریعت آنے کے
سبب سے حکم انکا اٹھ گیا اگر کوئی حکم اس شریعت کا اور کوئی پیغمبران کے شریعت کے موافق ہووے تو اسے
متابعت انکے شریعت کی مت جان **باب پانچواں بیان میں معراج کے** اعتقاد کرنا کہ معراج پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا برحق
ہی کیفیت اسکی یہہ ہی کہ ایک رات جبرئیل علیہ السلام حکم سے خدا تعالی کے براق لیکر آئے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کو سونے سے اوٹھائے اور پیغام خدا تعالی کا پہونچا کر حضرت کو براق پر سوار کر کو مکے سے
مسجد اقصی کو کہ جسے بیت المقدس کہتے ہیں لے گئے وہاں سب پیغمبران کو خدا تعالی نے اپنے قدرت
سے حضرت کے ملاقات کے واسطے حاضر کیا تھا انسے ملاقات کر کو حضرت نے دو رکعت
نماز پڑھے اور سب پیغمبران علیہم السلام حضرت کے پیچھے اقتدا کئے وہاں سے پھر براق پر

سوار ہوکر جبرئیل علیہ السلام کو ساتھ لیکر آسمان پر تشریف فرمائے اور ساتوں آسمان سے گذرے اور ہر
آسمان پر وہاں کے فرشتوں سے اور پیغمبروں سے پھر کر ملاقات کئے تا کہ سدرۃ المنتہی کو پہونچے سدرۃ المنتہی نام یک
جھاڑ کا ہی اور وہ مقام جبرئیل علیہ السلام کا ہی وہانسے جبرئیل اور براق رہگئے حضرت رفرف پر سوار
ہوکر وہانسے آگے گئے تا عرش کو پہونچے ساتویں آسمان پر کرسی ہی اور کرسی کے اوپر عرش ہی وہانسے رفرف بھی
رکھیا بعد اسکے عرش سے بھی گذر کر وہاں پہونچے نا مکان ہی نا جہت نا بلندی ہی نا پستی ہی تا وہاں سوائے اللہ تعالی
کے اور کوئی چیز ہی اور دیکھی حضرت نے خدا تعالی کو آنکھوں سے سر کے یعنے اسی آنکھوں سے دیکھے بے کیف اور
بیجہت اور سنے کلام کو حق تعالی کے جون سنا تھا اور فرض ہوئی نماز پانچ وقت کی اُسی رات حضرت پر اور امت پر
حضرت کے بعد وہاں سے حضرت پھرے اور مقام جبرئیل علیہ السلام کو پہونچے وہاں سے جبرئیل علیہ السلام کو ہمراہ
لیکر بہشت کی سیر کئے اور حور او قصور بہشت کے کہ خدا تعالی نے اپنے فضل و کرم سے حضرت کے اور حضرت کے امت کے
واسطے مقرر فرمایا ہی دیکھی اسکے بعد جہنم کے عذابونکو کہ کافران اور منافقان اور گنہگار انکے واسطے مقرر ہیں ملاحظہ
فرمائے اور اس رات میں تمام قدرت خدا کے کارخانے کو دیکھے وہانسے اپنے خوابگاہ کو پھر کر تشریف لائے سبب
آنا اور جانا حضرتکا معراج کو اتنی دیر میں ہوا کہ بچھونا حضرتکا ابھی گرم تھا اور سرد نہیں ہوا تھا اس باتون کو
تو دل سے ایمان لا اور ہرگز دل میں اپنے کچھ شک اور شبہہ مت رکھ کہ قدرت خدا کی بڑی ہی اور کوئی چیز اسکے قدرت
سے دور نہیں ہی اور معراج حضرت کو بیداری میں بدن شریف کے ساتھ ہوا ہی اور خواب میں مت سمجھ

باب چھٹا بیان میں معجزہ اور کرامات اور استدراج کے

بوجھ تو کہ معجزہ پیغمبروں کا اور کرامت اولیا کی برحق ہی معجزہ اسے کہتے ہیں کہ پیغمبر دعوی
نبوت کا کرے اور اسکے شاہدی کے واسطے کوئی چیز ایسی دکھاوے کہ وہ عقل و عادت سے باہر اور دور ہووے جیسا کہ
دو حصہ ہونا چاند کا اور پانی جاری ہونا انگلیو نسے مانند کے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہوا ہی اور ایسے ہزاروں
معجزے ظہور میں آئے ہیں اور کرامت اسے کہتے ہیں کہ اولیا سے بغیر دعوی نبوت کے ایسی کوئی چیز ظہور میں آوے خواہ قصد سے
ہووے یا بے قصد ہووے اور حقیقت میں کرامت ہو ویسکی بھی اثر اس پیغمبر کے معجزے کا ہی کہ جس پیغمبر کا وہ ولی تابع ہوگا اور
ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ہزاران معجزے خدا تعالی نے دیا کہ ان معجزوں میں سب معجزے اول کے انبیا کے داخل
ہیں اور بہوت معجزے سوائے اسکے بھی دیا کہ اول کے انبیا کو نہیں تھے سب معجزوں میں ہمارے پیغمبر کا بڑا معجزہ قرآن شریف ہی

کہ قیامت تلک باقی ہی کسی اور پیغمبر کا معجزہ باقی نہیں رہا اور قرآن شریف میں کتنے معجزے داخل ہیں اور استدراج
اسے کہتے ہیں کہ کوئی چیز کرامت کے سری کی کسی کافر سے ظاہر ہو آوے لیکن قدرت اور عادت الٰہی کی
یون جاری ہوی ہی کہ اگر کافر چاہے دعوی نبوت کا کرے اور شاہدی کو اسکے استدراج دکھاوے تو
ہرگز اُسے استدراج اسوقت ظہور میں نہیں آئیگا اور دعوی اسکا باطل ہوگا باب ساتوان بیان مین فضیلت
امت محمدی کے اثبات میں پانچ فصل اول بیان میں صحابہ کے صحابی اسے کہتے ہیں کہ جناب سید الانبیا
پر ایمان لاکر حضرت سے ملاقات کیا ہوا ور حضرت کی صحبت سے شرف پایا ہو اگرچہ اس زمانے مین نابالغ
ہو تو بھی اُسے صحابی کہیں گے بوجہ تو کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب پیغمبران کے امتان سے افضل
اور بہتر ہی جیسا پیغمبران مین جناب سید الانبیا کو فضل اور شرف ہی ویسا ہی اس امت کو بھی سب امتان
پر فضیلت خدا تعالی نے دیا ہی خصوصا آل کرام اور اصحاب عظام پیغمبر کے تمام خلق سے سوا پیغمبران کے
افضل ہیں اور سب صحابہ میں کوئی افضل حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے اور سزاوار [illegible]
خلافت کا نہیں ہی جو کچھ رونق اور رواج دین کا حضرت صدیق کے سبب سے ہوا ہی بیان اُسکا
لکھنے سے خارج ہی اور بعد انکے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہتر اور افضل ہیں کہ جنکی خلافت میں دین اسلام
کو قوت ہوی اور کفر اور شرک ملک عرب سے نابود ہوا اور ہزاران شہر اور بہوت ملک مسلمانون نے
فتح کئے بعد حضرت عمر کے فضیلت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی
اہل سنت وجماعت کے عالمان میں اختلاف ہی بعضے کہتے ہیں حضرت عثمان افضل ہیں اور بعضے کہتے ہیں
حضرت علی افضل ہیں لیکن بہوت عالمان کہتے ہیں کہ حضرت عثمان موافق ترتیب خلافت کے افضل
ہیں اور اسیطرح اعتقاد کرنا بہتر ہی انکے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ افضل ہیں فضایل حضرت علی
کے جو احادیث میں آئے ہیں اُسکے بیان کو ایک کتاب علیحدہ چاہیے اور بعد حضرت علی کے باقی
عشرہ مبشرہ دوسرے صحابہ سے افضل ہیں اسماء شریف صحابہ عشرہ مبشرہ کے یہہ ہیں ابو بکر صدیق عمر بن الخطاب
عثمان بن عفان علی بن ابیطالب طلحہ بن عبید اللہ زبیر بن العوام سعد بن ابی وقاص ابو عبیدہ بن الجراح سعید

بن زید عبد الرحمن بن عوف رضوان اللہ علیہم اجمعین یعنی عشرۂ مبشرہ کی یہہ ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان
دس صحابہ کو ایک حدیث مین بشارت دی ہین کہ یہہ سب صاحبان بیشک بہشت مین داخل ہونیکے اور بہشتی
ہین اور یہہ دس صحابی قوم قریش سے اور مہاجرین سے ہین مہاجرین انکو کہتے ہین کہ جو کوئی صحبت سے اور خدا کے رسول کے
لیئے وطن یعنے مکہ کو اور قرابت کے لوگون کو اور مال و اسباب کو اور ملک اور املاک کو اپنے چھوڑکر مدینہ مطہرہ کو
گئے اور انصار انکو کہتے ہین کہ مدینہ مین رہتے تھے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر خوشی سے ایمان لائے اور پیغمبر کو دین
اور اسلام مین نصرت دی گئے اور پیغمبر اور صحابہ مہاجرین پر اپنے جان اور مال کو خدا کے اور خدا کے رسول کے
واسطے نثار کیئے بہشتی ہونا صحابہ مین عشرۂ مبشرہ پر موقوف نہیں ہی انکے سوا اور بھی صحابہ ہین کہ انکو بھی حضرت نے
بہشتی ہونیکو فرمائے اسیطرح اہل بیت مین حضرت سیدۃ النسا علی ابیہا وعلیہا الصلوۃ والسلام اور حضرت
امامین ہمامین علی جدہما وعلیہما الصلوۃ والسلام اور ازواج مطہرات حضرت کے رضی اللہ علیہن بہشتی مین اور
سرداران مین اہل بہشت کے بعد عشرۂ مبشرہ کے اہل بدر اور بعد اہل بدر کے اہل بیعت الرضوان کے صحابہ افضل ہین
اسیطرح صحابہ مین نمبر بہ نمبر ایک دوسرے سے فضیلت رکھتے ہین بیان اسکا بڑے کتابون مین مفصل لکھا ہی اور تمام صحابہ
رضی اللہ عنہم اجمعین کے جناب مین تو دل سے اعتقاد رکھ اور نام مبارک انکا بتعظیم کے زبان پر مت لا کہ یہہ سب صاحبان
جناب سید الانبیا علیہ الصلوۃ والسلام کے ہین اور دین و اسلام پیغمبر کا طفیل سے صحابہ کے اور آل پاک پیغمبر کے
رونق اور رواج پایا اور ہم تلک پہونچا اگر تو خبر اختلاف اور لڑائی کی آپسمین صحابہ کے سنے تو کسی صحابی کی دوستی سے
کسی صحابی کے ساتھ دشمنی مت رکھ اور زبان اپنی جناب مین صحابہ کے بے ادبی سے دراز مت کر کہ بے ادبی انکے جناب مین تیرے دین کو
برباد کریگی خصوصا لڑائی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور معاویہ بن ابی سفیان کی خلافت کے واسطے مشہور ہی اس لڑائی مین حق حضرت
کی طرف تھا اور معاویہ بن ابی سفیان کے طرف سے دو لڑائی حضرت علی کے ساتھ خطا تھی لیکن تو اپنی زبان کو اس مقدمہ مین بند کر
اور کچھ نا لکھو اور جیسا سب صحابہ کے جناب مین اعتقاد رکھتا ہی ویسا ہی معاویہ بن ابی سفیان کو بھی صحابی جانکر اعتقاد رکھ کہ وہ
بھی صحابی پیغمبر کے ہین فصل دوسرا بیچ فضیلت اہل بیت کے بوجھ تو کہ محبت اہل بیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سب مسلمانو
پر فرض ہی جیسا کہ صحابہ مین ایک دوسرے پر فضیلت رکھتے ہین ویسا ہی اہل بیت مین بھی ایک دوسرے پر فاضل ہین

اول سب اہل بیت میں حضرت سیدۃ النسا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا افضل ہیں کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ فاطمہ میرے
کلیجے کا ٹکڑا ہی بعضے لوگوں نے امام دار الہجرت مالک بن انس کے خدمت میں آکر پوچھے کہ حضرت فاطمہ افضل ہیں
یا حضرت عائشہ امام نے فرمائے کہ میں کسی بشر کو حضرت سید الانبیا کے جگر کے ٹکڑے یعنے حضرت فاطمہ پر فضیلت
نہیں دیتا اور حضرت پیغمبر نے فرمائے ہیں کہ فاطمہ سیدۃ النساء عالمین ہی اور ایک روایت میں سیدۃ النساء
بہشت ہی اس دو حدیث سے افضلیت حضرت فاطمہ کی سب بی بیوں پر معلوم ہوتی ہی شاید اور چیزوں میں
حضرت عائشہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہن کو فضیلت ہووے اور دونو شاہزادے امیر المومنین
امام حسن اور امام حسین سید الشہدا علی جدہما وعلیہما الصلوۃ والسلام سردار جوانان بہشت کے ہیں یہہ
بھی مضمون حدیث صحیح کا ہی فضیلت اور شرف ان شاہزادوں کا حد سے زیادہ ہی اور باقی اہل بیت سے
افضل ہیں فصل تیسرا بیان میں ازواج مطہرات سید الانبیا کے فضیلت ازواج مطہرات کی بھی حد سے
زیادہ ہی ایک ان فضیلتوں میں سے یہہ ہی کہ وہ سب مسلمانوں کے مایاں ہیں اور سب عورات سے عالم کے
افضل اور اکمل ہیں ازواج طاہرات میں حضرت خدیجہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما سب سے افضل ہیں باہمدیگر
ان بی بیوں کی فضیلت میں اختلاف ہی باقی ازواج بھی موافق مرتبے کے ایک دوسرے پر فضیلت رکھتے ہیں
گنتی ازواج طاہرات اور نام انکے یہہ ہیں اول سب سے خدیجہ بنت خویلد دوسرے سودہ بنت زمعہ تیسرے
عائشہ بنت ابی بکر چوتھے حفصہ بنت عمر بن الخطاب پانچویں زینب بنت خزیمہ چھٹے ام سلمہ بنت امیہ ساتویں زینب
بنت جحش آٹھویں جویریہ بنت حارث نویں ام حبیبہ بنت ابی سفیان دسویں صفیہ بنت حی گیارویں میمونہ بنت حارث
رضی اللہ عنہن ان بی بیوں میں خدیجہ بنت خویلد اور زینب بنت خزیمہ حضرت کے روبرو وفات پائے باقی نو
بیبیاں حضرت کے وفات کے بعد انتقال فرمائے ان سب بی بیوں میں حضرت کو اولاد خدیجہ بنت خویلد کے
سوائے اور کسیکو نہیں ہوئی مگر حضرت ابراہیم جو فرزند حضرت کے تھے سو ماریہ قبطیہ حضرت کے باندی تھے انسے
پیدا ہوئے باقی احوال اولاد اور ازواج جناب سید الانبیا علیہ السلام کا سیر کے کتابوں میں مفصل ہی فصل
چوتھا بیان میں تابعین وغیرہ کے بعد صحابہ کے تابعین افضل ہیں تابعین وہ لوگ ہیں کہ جنوں نے صحابہ کو دیکھے اور
انکی خدمت میں علم دین کا حاصل کئے بعد تابعین کے تبع تابعین افضل ہیں تبع تابعین انکو کہتے ہیں کہ انہوں نے تابعین کو

دیکھا

دیکھے اور علم دین کا انسے حاصل کیئے بعد تبع تابعین کے زمانے کے جو لوگ ہوئے ہیں فضیلت انکی ایکدوسرے پر موافق علم او رتقوی کے ہی جسے علم اور تقوی زیادہ ہی وہ افضل ہی باقی لوگوں سے فصل پانچواں بیان میں منع تکفیر اور لعنت اہل قبلہ کے کافر کہنا یا کافر سمجھنا اور لعنت کرنا اہل قبلہ کو اہل سنت و جماعت کے مذہب میں جائز نہیں ہی اگرچہ سو طرح کے گناہ سوائے شرک اور کفر کے کہیں سے صادر ہوویں تو بھی اسے کافر نا کہنا کہ وہ مسلمان فاسق ہی اور لعنت بھی نا کرنا مگر اس کسی پر کہ موت اسکی کفر پر ہوئی ہووے یعنے کافر مرا ہووے جیسا کہ ابوجہل وغیرہ پر لعنت جائز ہی سوائے کافر کے جو کوئی ہمارے قبلہ کے طرف نماز پڑھتا ہی اور کلمہ شہادت اسکے زبان پر جاری ہوتا ہی اسے کافر سمجھنا یا لعنت کرنا کسیطرح جائز نہیں ہی اگر کوئی کسی پر لعنت کریگا یا کافر سمجھیگا اور وہ جسپر لعنت کیا سو یا کافر سمجھا سو کافر نا ہوگا تو وہ لعنت کہنے والے پر پھر آئیگی اور وہ کافر سمجھنے والا کافر ہوگا یہہ سب بیان حدیث میں آیا ہی اسی واسطے بعضے عالموں نے لعنت کرنا یزید شقی پر جائز نہیں کہنے لعنت کرنے پر یزید پلید کے بعضے عالماں منع کیئے ہیں کہ احوال اسکے کفر کا معلوم نہیں ہی اور بعضے علما توقف کیئے ہیں یعنے حکم اور منع دونو بھی نہیں کیئے اور بعضے عالموں نے تھوڑے کاموں پر اسکے نظر کر کر اسے کافر کہے ہیں اور لعنت کیئے ہیں غرض لعنت کرنا کچھ ضروریات دین سے نہیں ہی باب آٹھواں بیان میں عذاب قبر کے اعتقاد کرو کہ عذاب قبر حق ہی آدمی مرد یا زن یا بچہ یا جوان یا بوڑھا جب کہ مرے یا دریا میں غرق ہووے یا آگ میں جلے یا ہاک یا اور کوئی جانور اسے پھاڑ کھاوے یا اسے قبر میں رکھیں اور لوگاں وہاں سے پھریں پر دو فرشتے کہ نام انکا منکر و نکیر ہی مہیب صورت سے اور آسمانی رنگ کے انکھوں سے آتے ہیں اور مردے کو اٹھا بٹھا کر سوال کرتے ہیں کہ تیرا خدا کون ہی اور تیرا پیغمبر کون ہی اور تیرا دین کیا ہی اگر مردہ مسلمان اور نیک ہی تو خدا کے فضل سے جواب دیتا ہی کہ پروردگار میرا اللہ ہی اور پیغمبر میرا محمد علیہ الصلوۃ والسلام ہی اور دین میرا اسلام ہی فرشتے یہہ جواب سنکر ایک دریچہ دوزخ کے طرف کھول کر اس مسلمان کو دکھاتے ہیں کہ دیکھ دوزخ میں یہہ تیری جاگہ تھی اگر تو یہہ جواب نا دیا ہوتا تو اس جاگہ میں جاتا پھر وہ دریچہ کو بند کر کے بہشت کے طرف ایک دریچہ کھول دیتے ہیں اور اسے دکھاتے ہیں کہ خدا تعالی نے اپنے فضل و کرم سے اب تجھے یہہ جگہ دیا ہی اب تو آرام سے سو جیسا کہ نوشہ سوتا ہی اور اس بہشت کے دریچہ کو اسیطرح سے کھلا رکھتے ہیں اور وہ مسلمان ہمیشہ اس دریچے سے بہشت کے سیر دیکھتا ہی

اور خوش رہتا ہی اور اسکی قبر کو بڑی کرتے ہیں جہاں تلک اسکی نگاہ جاتی ہی وہاں تلک قبر اسکی بڑی ہوتی ہی اور اگر وہ مردہ کافر ہی تو جواب فرشتوں کا دے سکتا نہیں اور کہتا میں نہیں جانتا یہہ سنکر فرشتے دریچہ بہشت کے طرف سے کھولتے ہیں اور اسکی جاگہ بہشت میں دکھلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر تو مسلمان ہوتا تو یہہ جاگہ تیری ہوتی اور تو اسمیں رہتا پھر اس دریچہ کو بند کر کو دوزخ کے طرف سے ایک دریچہ کھول کر کہتے ہیں کہ اب تیری جاگہہ یہی اور اس دریچہ کو کھلا رکھتے ہیں کہ ہمیشہ اس دریچہ سے عذاباں دیکھتا ہی اور گرم ہوا دوزخ کی اسے پہونچتی ہی اور فرشتے اسے انکار کے گرز سے مارتے ہیں اگر آواز اس مارنے کا اور اس مردے کے رونے کا اور پکارنے کا سب دنیا کی خلقت سنتی ہی مگر آدمی اور جنات نہیں اگر یہہ بھی سنتے تو سب دنیا کے کاموں سے ہات اٹھاویں بلکہ سب ڈر سے مرجاویں اور قبر مردے کو خواہ مسلمان ہو یا کافر دباتی ہی مسلمان کو آسان ہوتا ہی اور کافر کو ہمیشہ اسی طرح دباتی رہتی ہی کہ دو طرف کے پسلیاں اسکے ایکدوسرے پسلی سے گذر جاتے ہیں اور قیامت تلک عذاب رہتا ہی اور مسلمان اگر گناہ گار ہی تو تھوڑے روز قبر میں عذاب اسے ہوتا ہی بعد اسکے عذاب دور ہو جاتا ہی لیکن کافراں ہمیشہ عذاب میں قیامت تلک رہتے ہیں جو بچے کافراں کے مرتے ہیں ان کے احوال میں کوی عالماں کہے ہیں کہ دوزخ میں جاتے ہیں اپنے ماں باپ کے سات اور کوی کہے کہ بہشت میں جاتے ہیں اور کوئی دونو باتاں بھی نہیں کہے اور چپ رہے ہیں اور بچے مسلمانوں کے بیشک بہشت میں داخل ہوتے ہیں

باب نواں بیان میں قیامت کے اسباب میں چھہ فصل ہیں بوجھہ تو اور اعتقاد کر کہ قیامت برحق ہی قیامت اسے کہتے کہ ایک روز یہہ سب عالم نابود ہوویگا اور بعد نابود ہونے کے پھر کر موجود اور زندہ ہو یگا فصل اول بیان میں نشانیاں قیامت کے

نشانیاں قیامت کے آنے کے حدیثوں میں بہوت آئے ہیں بیان اُن کا اس مختصر میں
نہیں آسکتا لیکن چار پانچ نشانیاں مجملاً بیان کرنا ضروری ہی اسواسطے لکھا جاتا ہی
کہ قیامت جب نزدیک پہونچے گی تب غلبہ کافروں کا بہوت ہوگا اور تمام دنیا ظلم سے اور
کفر سے بھرے گی تب حق سبحانہ وتعالی حضرت امام مہدی کا خروج کرے گا تاکہ ظلم اور فساد
دنیا کا دفع ہووے اور امام مہدی نکل کر تمام روی زمین کو عدل اور انصاف سے بھر کے
بھرے گے جیسا کہ ظلم اور فساد سے دنیا بھری تھی ویسا ہی عدل اور انصاف سے امام کے وقت
بھرے گی نام مبارک اور کنیت اور ماں باپ کا ان کے موافق نام مبارک اور کنیت شریف اور
نام ماں باپ جناب سید الانبیا کے ہووینگا یعنے نام امام کا بھی محمد اور کنیت ان کی ابو القاسم
اور باپ کا نام ان کے عبداللہ اور ماں کا نام اُن کے آمنہ ہوئیگا اور امام اولاد میں حضرت سیدة
النساء فاطمہ الزہرا علے ابیہا وعلیہا الصلوة والسلام کے ہونگے اسیطرح خروج دجال
شقی کا بری نشانی قیامت کی ہی نام اس ملعون کا مسیح ہی خلایق کو کہیگا کہ میں خدا ہوں
میری عبادت کرو جو کوئی اس بات کو سنکر اسکی اطاعت کریں گے ان کو مال و
زر سے بہوت غنی کریگا اور اپنے بہشت میں داخل کریگا اور جو کوئی اپنے ایمان پر ثابت
رہیگا اور اسے کافر سمجھ کر اس پر ایمان نہیں لاویگا اسے بہوت عذاب سے مار کر اپنے
دوزخ میں ڈالیگا اور دجال شقی استدراج سے بہشت اور دوزخ اپنے سات رکھیگا اور
لوگوں کو دکھا دیگا جسے بہشت کر کو دکھاویگا وہ اصل میں دوزخ ہی اور جسے دوزخ کر کو
دکھاویگا وہ بہشت ہی جس کسیکو بہشت میں داخل کریگا وہ جہنم میں داخل ہوگا اور جسے
دوزخ میں ڈالیگا وہ بہشت میں جاویگا اور دجال ایک آنکھ سے کانا ہوئیگا باوجود اسر
عیب ظاہر کے دعوی خدائیکا کریگا جس کسی کو خدا تعالی شعور دیگا اور ایمان پر ثابت
رکھیگا وہ یہہ بات سمجھیگا کہ خدائے تعالی کی ذات جسم سے اور عیب سے پاک ہی

یہہ ملعون کیسا خدا ہی کہ اپنے آنکھہ باوجود اس قوت استدراج کے درست نہین کر سکتا اور دجال کے پیشانی پر لکھا
ہوگا کافر کا لفظ علیحدہ علیحدہ اور ان حرفوں کو پڑہیگا جو کوئی حرف پڑھتا ہی اور جسے کے پڑھنا نہیں آتا ہی وہ
بھی پڑھیگا اور دجال چالیس دن مین سب دنیا کی سیر کریگا مگر حرمین شریفین یعنے مکہ اور مدینے مین نہین جا سکیگا
غرض اس مردود کا نکلنا دنیا میں بڑی آفت مسلمانوں پر ہی خدا تعالی اسکی آفت سے بچاوے اسکے مارنے
کے واسطے حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے اترینگے اور آنکے ہات سے اس کافر کو مارینگے اسکے مارے بعد چالیس
پانچ برس دنیا میں رہینگے اور شادی کرینگے اور حضرت کو بچے ہوینگے بعد انتقال فرمائینگے اور روضۂ مبارک
مین جناب سید الانبیا کے حضرت عیسے کو دفن کرینگے بعد انتقال حضرت عیسی کے پھر دنیا خراب ہوینگی اور
یہہ بھی نشانی قیامت کی ہی کہ ایک دہواں نکلیگا اور مشرق سے مغرب تلک سب دنیا کو گھیریگا اس
دہوئیں سے مسلمانونکو زکام ہوینگی اور کافروں کو مغز پکیگا اور یہہ بھی نشانی قیامت کی ہی کہ آفتاب
مغرب کے طرف سے نکلیگا اسوقت سے دروازے توبہ کے بند ہوینگے یعنے یہہ نشانی قیامت کی ظاہر ہوے
بعد جو کوئی اپنے گناہوں سے توبہ کریگا یا کوئی کافر ایمان لاویگا اسوقت کا توبہ اور ایمان قبول نہیں ہی

بعد اسکے دنیا میں کفر ایسا ہوگا کہ کوئی مسلمان نہیں رہیگا فصل دوسرا بیان مین پھونکنے صور کے اور حشر کے
جب دنیا میں کوئی آدمی ایسا کہ اللہ کا نام لیوے باقی نارہیگا تب خدا تعالی اسرافیل علیہ السلام کو فرمائیگا کہ
صور کو پھونکیں صورت صور کی سینگ سر کی ہی بموجب حکم خدا کے اسرافیل صور کو پھونکیں گے اور
اس صور کے پھونکنے سے تمام عالم کیا آدمی اور کیا جنات اور کیا جانور وغیرہ اور جھاڑ اور پہاڑ اور جو
خلقت زمین اور آسمان میں ہی سب فانی اور نابود ہو جاوینگے اور زمین اور اسمانکو بھی فانی کرکے دوسری
زمین اور دوسری اسمان سے بدل کرینگے غرض کوئی چیز باقی نارہیگی مگر جسکو خدا تعالی باقی رکھنا چاہے
وہ باقی رہینگے جیسا کہ چار وفرشتے اور بہشت اور دوزخ اور فرشتے ان دونو جگہہ کے اور حوران وغیرہ
بہشت کے اور عرش اور کرسی اور لوح اور قلم باقی رہینگے اور بعضے علمانے لکھے ہین کہ یہہ بھی سب فانی
ہوینگے سوا خدا تعالی کے کچھہ باقی نارہیگا لاکن خدا تعالی پھر ان چیزونکو بعد ایک ساعت کے پیدا
کریگا بعد نابود ہونے عالم کے بہوت مدت گذرے بعد پھر خدا تعالی کا حکم اسرافیل علیہ السلام کو صور

پھونکنے کو ہوگا دوسری بار صور کے پھونکتے ہی تمام عالم ابتدائے خلقت سے قیامت تلک جو مر گئے ہونگے
سب ایک دم زندہ ہونگے جسطرح پانی برسنے سے زمین سے گھاس اوگتا ہی اسیطرح سے سب خلقت زمین سے
اٹھے گے جیسا کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے تھے ویسا ہی تمام بدن سے زندہ ہوکر کھڑے رہینگے اور کوئی چیز
اسمیں سے جو دنیا میں تھی کم زیادہ نہیں ہونگے اور سب خلقت حشر کے میدان میں کھڑے رہینگے اور دن
حشر کا پچاس ہزار برس کا ہوگا اور سب آدمیان ننگے جیسے ماں کے شکم سے پیدا ہوئے تھے ویسا ہی حشر میں اٹھینگے
اور آفتاب کو اتنا آدمیان سے نزدیک کرینگے کہ ایک کوس کا فرق رہیگا بعضے کہتے ہیں اوس سے بھی نزدیک ہوئیگا
اور آدمیان موافق اپنے اعمال کے کہ دنیا میں کیئے ہونگے گرمی سے آفتاب کے پسینے میں غرق ہونگے اور بعضے
ان میں سے پاؤں کے ٹخنوں تلک اور بعضے زانوں تلک اور بعضے کمر تلک اور بعضے مونھ تلک غرق رہینگے

فصل تیسرا بیان میں حساب او میزان اور صراط کے بعد مدت کے حکم ہوگا کہ حساب آدمیان کے نیکی و بدی کے
دیکھیں مسلمانوں کو خدا تعالی اپنے فضل و کرم سے آسان کریگا اور کافروں کو مشکل اور گرفتاری ہوئیگی
بعد حکم ہوگا کہ نامۂ اعمال کے ہاتمیں آدمیوں کے دیویں فرشتے اونکو عمل کے مسلمانوں کو سیدھے ہاتمیں
دیوینگے اور کافروں کو داونیں ہاتمیں پیچھے سے پیٹ کے دیوینگے اور کہیگے پڑھو اپنے نامونکو اور جواب
دو عملوں کا اور جسکے نامۂ عمل کا سیدھے ہاتمیں دیوینگے وہ خلاصی پاویگا اور وہ کوئی کے نامۂ عمل کا
اسکے داونے ہاتمیں ہوینگے ہلاک ہوئیگا بعد اسکے ترازو کھڑے کرینگے اور نیکی و بدیکو تولینگے جسکے نیکی کا
پلہ بھاری ہوویگا وہ نجات پایگا اور جسکے بدیکا پلہ بھاری ہویگا وہ گرفتار ہوئیگا بعد اسکے دوزخ کے
پشت کے اوپر ایک پل رکھینگے کہ جسے صراط کہتے ہیں اور وہ پل تین ہزار برس کی راہ ہی ایک ہزار
برس کی راہ چڑھنا اور ایک ہزار برس کی راہ برابر چلنا اور ایک ہزار برس کی راہ اوترنا اور وہ پل بال سے
زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز او بارہ سو زیادہ جلتا او کر سیاہی سو زیادہ کالا او اندھیرا
ہوگا بعد حکم ہوگا کہ مسلمانان او کافران سب اس پل پر چلے اور پر سے گذریں اور پیغمبران کھڑے رہینگے نزدیک
پل کے اور اپنے امتاں کے واسطے دعا کرینگے کہ ای پروردگار تعالی سلامتی سے انکو گذار دے بعضے مسلمانان

مانند پلک مارنے کے اور بجلی کے سیر کا اور بعضے ہوا کے سیر کا اور بعضے اڑتے سو جانور کے سیر کا اور بعضے مانند جلد گھوڑوں کے اور بعضے مانند دوڑتوں کے گذرینگے اور مسلمانان گناہگار اُس راہ میں سختی کھینچینگے اور زخمی ہونگے اور پوست انکے بدن کا نوچا جائیگا لیکن گذر جائینگے اور خلاصی پاینگے اور بعضے مسلمانان شامت سے اپنے گناہان کے دوزخ میں گرینگے اور بعد کھینچنے عذابان موافق اپنے گناہان کے پاک ہو کر نکلینگے اور بہشت میں داخل ہونگے غرض گذر اس پل پر سے بغیر فضل خدا تعالی کے کسیکو ممکن نہیں محنت اور آسانی اس پل کے گذرنیکی موافق قوت ایمان کے ہی اور کافران اور منافقان ہرگز اس پل پر سے گذر نہیں سکینگے بلکہ اندھے ہو کر دوزخ میں پڑینگے اور ہمیشہ دوزخ میں رہینگے اور عذابان پائینگے اور کبھو دوزخ سے باہر نہیں آئینگے فصل چوتھا بیان میں حوض کوثر کے اعتقاد کرتو کہ حوض حق ہی حق تعالی ہر پیغمبر کو ایک حوض دیگا اور انکی امت کے واسطے عنایت کیا ہی ان سب میں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے بہتر اور بڑا حوض کرم کیا ہی کہ نام اسکا کوثر ہی لنبائی اور چوڑائی اس حوض کی چالیس دن کی راہ ہی پانی اسکا دودھ سے بہتر اور مشک کے بو سے خوشبوتر اور شہد سے شیرین تر ہی اور کوزے اسکے آسمان کے ستاروں سے زیادہ روشن تر ہیں جو کوئی کہ اس پانی سے ایکبار پیئیگا پھر کبھو تصدیع پیاس کی نہیں دیکھیگا قیامت میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اپنے امت کو اس حوض کوثر کا پانی پلاوینگے فصل پانچواں بیان میں شفاعت کے اعتقاد کرتو کہ شفاعت حق ہی شفاعت اسے کہتے ہیں کہ گناہوں کو گناہگاروں کے پروردگار تعالی سے چاہنا اور بخشانا اول شفاعت کا مقدور کسیکو نہیں ہونیکا مگر ہمارے پیغمبر کو کہ سب سے اول حضرت مقام محمود میں کھڑے رہکر تمام خلایق کی شفاعت عام کرینگے کہ خلایق اولین اور آخرین کے اس شفاعت میں داخل ہیں بعد حضرت کے باقی انبیا علیہم السلام بھی شفاعت کرینگے بلکہ شہیدان اور عالمان اور صالحان شفاعت کرینگے اور جو بچے مسلمانوں کے مرے ہوینگے وہ بھی اپنے ماں باپ کو شفاعت کرینگے شفاعت کئی قسم پر ہی اول عرصات میں کھڑے رہنے کی درازی کے واسطے دوسرا جلدی اور آسان ہونیکے واسطے حساب کے تیسرا واسطے ان لوگوں کے کہ نیکیاں اور بدیاں ان کے برابر ہونگے چوتھا بہشت میں داخل ہونیکے

واسطے بغیر حساب بعضے لوگوں کو پانچواں بہشت میں داخل کرنیکے واسطے اُن لوگوں کی کہ سزاوار دوزخ میں جانے کے ہونگے چھٹا خلاصی کے واسطے گناہ گاروں کے کہ دوزخ میں داخل ہوئے ہونگے ساتواں واسطے کھلانے دروازہ بہشت کے آٹھواں واسطے بلند ہونے مرتبے بہشتی لوگوں کے نواں تخفیف عذاب کے واسطے بعضے اہل دوزخ کے کہ سزاوار ہمیشہ دوزخ میں رہنیکے ہیں دسواں مدینہ کے لوگوں کے واسطے اور وہ لوگ کہ زیارت قبر مبارک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی کرتے ہونگے یہہ سب قسم کی شفاعت ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ثابت ہی بعد سب قسم کی شفاعت کے بعضے لوگ دوزخ میں رہینگے کہ ایمان سوائے کوئی عمل نیکی کا اُن سے نہیں ہوا ہوئیگا پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام چاہینگے کہ انکو بھی شفاعت کریں تب خدا تعالی فرمائیگا کہ ای محمد میں ان لوگوں کو بغیر شفاعت کسیکے اپنے فضل و کرم سے بخشتا ہوں بعد ان لوگوں کو دوزخ سے نکال کر بہشت کے نہر میں کہ نام اسکا نہر الحیات ہی نہلاوینگے جو لوگ کہ دوزخ سے نکلینگے رنگ انکا جل کر کوئلے کیطرح ہوئیگا بعد نہر الحیات میں نہلانے کے جیسا موتی کا دانہ چمکتا ہی ویسا انکا رنگ چمکیگا بعد بہشت میں داخل ہونگے

فصل چھٹا بیان میں بہشت اور دوزخ کے

بوجھو تو کہ بہشت اور دوزخ پیدا کئے ہوئے خدا تعالی کے اور اب موجود ہیں اور نعمتاں بہشت کے اور عذاباں دوزخ کے بھی اب حاضر ہیں جو خلقت کہ بہشت میں اور دوزخ میں داخل ہوینگے انکو موت نہیں کافراں دوزخ میں اور مسلماناں بہشت میں ہمیشہ رہینگے اور جو مومناں کہ دوزخ میں داخل ہونگے اپنے گناہاں کے موافق عذاباں پاکر نکلینگے یا شفاعت سے کسی شفاعت کرنے والے کے آزاد ہونگے حدیث میں آیا ہی کہ بہشت میں سو درجے ہیں فرق درمیان میں درجے کے دوسرے درجے تک موافق فرق آسمان اور زمین کے ہی اور فردوس کہ نام ایک بہشت کا ہی سب سے بلند تری درجے میں اور چار نہر بہشت میں فردوس سے بہتے ہیں اور اوپر فردوس کے عرش ہی حضرت نے فرمائے ہیں کہ تم بہشت کا سوال اگر خدا سے کرو تو فردوس سے مانگو جو نعمتاں بہشت میں خدا تعالی نے پیدا کیا ہی وہ کسیکے عقل اور قیاس میں نہیں آسکتے ہیں سب نعمتاں سے زیادہ تر نعمت دیدار خدا تعالی کا ہی اگر وہ اپنے فضل و کرم سے ہم گناہ گاروں کو بھی ان نعمتوں سے مشرف کرے تو اسکی عنایت سے عجب نہیں

بیان عذابان کا دوزخ کے بھی کہ محال ہی اور عقل سے اور قیاس سے باہر ہی تیزی وہان کے آگ کی ایک کم ستر حصہ زیادہ ہی دنیا کی آگ سے بعضے اس آگ میں دونوں پاؤں کے ٹخنوں تک اور بعضے دونوں زانوں تک اور بعضے کمر تک اور بعضے گردن تک غرق رہینگے اور کافر انکا جثہ دوزخ میں اتنا بڑا ہوگا کہ فاصلہ درمیان دونوں شانوں کے تین روز کی راہ ہوئیگی اس سوار کے مانند کہ جلد گھوڑے پر سوار ہو کر چلے اور ایک ڈاڑ کافر کے برابر کوہ احد کے ہوئیگے کوہ احد ایک پہاڑ کا نام ہی اور وہ مدینہ کے نزدیک ہی اور چمڑا انکا چالیس گز کا موٹا ہوئیگا جا انکے بیٹھنے کی دوزخ میں اتنی بڑی ہوئیگی جتنی مسافت درمیان مکے اور مدینے کے ہی یعنے بارہ روز کی راہ اور اہل دوزخ کو کھانے کے بدلے زقوم کھلاینگے زقوم نام ایک جھاڑ کا دوزخ کے ہی کہ ایک قطرہ اسکا اگر دنیا میں ٹپکے تو تمام دنیا کی خلقت کو ہلاک کرے اور دوزخ میں سانپ ہیں برابر بختی اونٹوں کے اگر ان سانپوں میں سے ایکبار کاٹے تو چالیس برس تک اسکے زہر کی سختی رہے کی اور اسیطرح بچھوان میں برابر خچر کے کہ وہ بھی اگر کاٹیں تو چالیس برس تک اسکے بھی درد کی سختی رہیگی حق سبحانہ وتعالی اپنے فضل وکرم سے سب دوزخ کے عذابانسے پناہ دیوے اور بچا لیوے

باب دسوان بیان میں ایمان اور کلمات کفر کے ایمان دو قسم ہی مجمل اور مفصل اور معنی ایمان کے بوجھ تو کہ اصل ایمان کا خدا تعالی کو ایک سمجھنا اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بندہ اور بھیجا ہوا خدا کا دلمیں جاننا ہی اگر کوئی یہہ بات دلمیں سمجھے اور زبان سے اقرار نکرے تو وہ آدمی خدا کے نزدیک مومن ہی لیکن خلق کے پاس کافر ہی کہ اسکے دل کی بات معلوم نہیں ہی اور جو کوئی دلمیں یہہ بات سمجھے اور زبانسے بھی اقرار کرے تو وہ آدمی خدا تعالی کے اور خلق کے نزدیک بھی مسلمان ہی لیکن ایمان نام باطن اعتقاد کا ہی اور اسلام اسے کہتے ہیں کہ احکام الہی کے قبول کرنا اور پانچوں رکن دین مسلمانی کے کہ کلمہ شہادت کا پڑھنا اور نماز پانچوقت کی ادا کرنا اور زکات مال کا دینا اور رمضان کے روزے رکھنا اور حج کعبہ کا بجا لاتا ہی اور دین ایمان اور اسلام کو ملکر کہتے ہیں ایمان دو قسم ہی مجمل اور مفصل ایمان مجمل وہ ہی کہ سچ سمجھنا اور اقرار کرنا دل اور زبان سے کہ خدا تعالی ایک ہی اور محمد رسول بندہ خدا کا ہی اور جو کچھ محمد خدا تعالی احکام دین کے بھیجا ہی

برحق ہی اور ایمان مفصل اسے کہتے ہیں کہ ایمان لانا خدا کے وحدانیت پر اور محمد کے رسالت پر اور فرشتوں پر اور تمام پیغمبراں پر اور تمام کتاباں جو پیغمبراں پر نازل ہوے ہیں اور قیامت پر اور اس بات کپر تقدیر نیکی اور بدی کی خدا کے طرف سے ہی اور اٹھنا جی کر بعد موت کے قیامت مین حق ہی تفصیل اس سب کی عقاید ہی جیسا اس رسالے میں مجمل بیان ہوا اور ایمان نا کم ہوتا ہی نا زیادہ ہوتا ہی نا گناہ ہونیکے بدلے چھپنا جاتا ہی نا عمل نیک سے زیادہ ہوتا ہی کہ عمل نیک ایمان میں داخل نہین ہی اگر کوئی بندہ بہوت گناہ کیا تو بھی اسے مومن فاسق کہتے ہیں لیکن ایمان اسکا باقی ہی اور وہ کافر نہیں ہوتا اور کافر کتنے بھی نیکیاں کیا تو وہ کافر ہی کفر سے نہیں نکلنا جب تلک کسی مسلمان سے کفر کے کام نا دیکھے تب تلک اسے کافر مت سمجھ اگر کوئی تیرے سے پوچھے تو مسلمان ہی تو بیشک بے شبہ کہہ تو کہ مسلمان ہون الحمد للہ فصل دوسرا بیانمین بعضے کلمات کفر وغیرہ کے بوجھ تو کہ نا امیدی اس خدا تعالی کے رحمت سے اور امنی اسکی قہر سے کفر ہی اور حلال کو حرام اور حرام کو حلال سمجھنا کفر ہی اور سچ سمجھنا نجومیوں کے بات کو کہ غیب کی خبر دیتے ہیں کفر ہی اور خدا تعالی کو ظالم کہنا اور دشنام دینا خدا تعالی کو اور فرشتوں کو دشمن سمجھنا کفر ہی اسیطرح بہوت باتان ہیں کہ عوام الناس بے تحاشا زبان پر لاتے ہیں اور اپنے ایمانکو بات سے کھوتے ہیں آدمی کو لازم ہی کہ اپنے تین چھوٹے اور بڑے گناہوں سے باز رکھے اور ہر آن توبہ اور استغفار اپنا ورد زبان کرے اور زوال ایمان سے ہر گھڑی ڈرتا رہے اور اسکے رحمت کا امیدوار رہے کہ خدا تعالی آفت سے شرک کے اور کفر کے اور معصیت کے پناہ دیوے اور خاتمہ سب مومنین اور مومنات کا ایمان پر کرے تصدق سے اپنے حبیب یعنے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے اور انکے آل کرام اور اصحاب عظام کے آمین یارب العالمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد واٰلہ واصحابہ اجمعین تمام ہوا مقصد اول عقاید کے بیان میں مقصد دوسرا بیانمین فقہ کے اس مقصد میں مقدمہ اول بیان کیا جاتا ہی کہ اس سے بعضے بیان ضروری فقہ کے معلوم ہوینگے مقدمہ اسے کہتے ہیں کہ لشکر کے آگے تھوڑی فوج رہتی ہی کہ اول لڑائی مخالف کے سات اسی فوج کو پڑتی ہی کتابوں میں مقدمہ اسے کہتے ہیں کہ سب ابواب و فصول سے آگے اس کتاب کے امور ضروری کے بیانمیں لکھا جاتا ہی بوجھ تو کہ مذہب میں اہل سنت اور جماعت کے فقہا کے

چار مذہب ہیں اول مذہب امام اعظم ابو حنیفہ کوفی دوسرا مذہب امام دار الہجرت امام مالک بن انس
تیسرا مذہب امام محمد بن ادریس شافعی مطلبی چوتھا مذہب امام احمد بن حنبل رضوان اللہ علیہم اجمعین
یہہ چاروں مذہب برحق ہیں اور ان چار مذہب میں فقہا اور ائمہ بہوت ہوئے ہیں کہ انھوں نے متابعت
ایکیک امام کی اختیار کئے ہیں جیسا کہ امام ابو حنیفہ کے مذہب میں ابو یوسف اور محمد اور زفر اور حسن
ہوئے ہیں اور شاگردان امام کے ہیں اور اجتہاد ان صاحبوں کا امام کے مذہب میں ہی علیحدہ علیحدہ مذہبان
اپنے نہیں گئے ہیں اسیطرح باقی تینوں امام کے مذہب میں بھی بہوت ائمہ اپنے اپنے امام کے تابع ہوئے
ہیں جس جگہ کتابوں میں خالی امام کا ذکر ہووے تو اس سے مراد امام ابو حنیفہ ہیں اور جہاں صاحبین کا
بیان ہووے تو وہاں ابو یوسف اور محمد سے ارادہ ہی اور جہاں شیخین کا ذکر ہووے تو وہاں امام ابو حنیفہ
اور ابو یوسف سے مراد ہی اور جس جگہ طرفین کا ذکر ہووے تو وہاں امام ابو حنیفہ اور محمد سے ارادہ ہی
میں اس رسالہ میں مسئلوں کا اختلاف نہیں بیان کیا بلکہ جو مسئلے موافق روایت صحیح اور مفتیٰ بہ ہیں
وہی لکھا ہوں مگر بعضے مقام میں ضرور جان کر اختلاف امام او صاحبین کا بیان کیا ہوں لیکن دوسرے
مذہب کا اختلاف اسمیں ذکر نہیں کیا تا پڑھنے والوں کو آسان ہووے احکام فقہ کے آٹھ قسم پر
ہیں اول فرض دوسرا واجب تیسرا سنت چوتھا مستحب پانچواں حلال چھٹا مباح ساتواں حرام آٹھواں
مکروہ فرض اسے کہتے ہیں کہ ثابت ہوا ہووے دلیل قطعی سے اور دلیل قطعی وہ ہی کہ اسمیں کچھ شبہہ نہ ہووے
وہ تین قسم پر ہی قسم اول یہہ ہی کہ آیت قرآن سے حکم اسکا ثابت ہوا ہو جیسا کہ فرضیت نماز اور زکات
اور روزہ اور حج کے ہی قسم دوسرا یہہ ہی کہ حکم اسکا ثابت ہوا ہو حدیث متواتر سے حدیث متواتر اسے
کہتے ہیں کہ اتنے لوگ اس حدیث کو روایت کریں کہ جمع ہونا ان سب کا جھوٹ پر محال ہو قسم تیسرا یہہ ہی کہ
ہوا ہو حکم اسکا اجماع سے علما امت کے کہ اجماع ان علما کا خطا یا گمراہی پر امکان نہیں ہی حکم فرض
یہہ ہی کہ ایمان لانا اور اقرار کرنا فرضیت پر اسکے اور عمل اسکا کرنے سے فرضیت اس فعل کے ذمہ سے
عمل کرنے والے کے ساقط ہوتی ہی اور ثواب اسکا حاصل ہوتا ہی آخرت میں اور منکر اسکا کافر ہی اور

سزاواری عذاب و عقاب کا دنیا میں تعزیر سے اور آخرت میں آتش دوزخ سے واجب وسے کہتے ہیں کہ
ثابت ہوا ہووے دلیل ظنی سے یعنے دلیل ظنی کی یہہ ہی کہ اسمین کچھہ شبہہ ہووے اور قیاس کو اسمیں
دخل ہووے خواہ آیت قرآن شریف سے ہووے یا حدیث غیر متواتر سے جیسا کہ حکم نماز وتر او صدقہ فطر اور
قربانی کا ہی حکم واجب کا یہہ ہی کہ منکر اسکا کافر نہیں ہوتا ہی روایت صحیح میں اور کرنے والے کو واجب کے
ثواب ہی فرض کے ثواب سے کم آخرت میں اور وجوب اسکا ساقط ہوتا ہی ذمہ سے کرنے والے کے ترک
کرنے سے اسکے تعزیر ہوتی ہی دنیا میں اور زنا و بال کرنے سے واجب کو فاسق ہوتا ہی اور سزاوار عقوبت
کا ہوتا ہی سنت اسے کہتے ہیں کہ جس فعل کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کئے ہوں یا فرمائے ہوں صحابہ کو اسکے
کرنے کے واسطے اور جو حضرت نے ہمیشہ کئے ہوں اور کبھو ترک نا ہوا ہو وہ بھی قریب واجب کے ہی اور جو فعل
حضرت نے کئے ہوں اور کبھو ترک بھی ہوا ہو وہ سنت موکدہ ہی حکم اسکا ثواب ہی واجب سے
کم کرنے سے اور عقاب ہی ترک سے اور منکر اسکا کافر نہیں ہوتا ہی روایت صحیح کے اگر کوئی فعل سنت
کو سبک سمجھے یا مسخری اس فعل کی کرے تو کافر ہوتا ہی مستحب وہ ہی کہ اس فعل کو کبھو جناب سید الانبیا علیہ الصلوۃ والسلام نے
کئے ہوں حکم اسکا کرنیکا ثواب ہی سنت سے کم اور ترک سے اسکے عقاب نہیں مندوب اور تطوع اور نفل بھی اسی کو کہتے ہیں حلال
اسے کہتے ہیں کہ ثابت ہوا ہووے دلیل قطعی سے یا دلیل ظنی سے اور حکم اسکا یہہ ہی کہ اگر کوئی حلال کو حلال نا جانے تو کافر ہوتا ہی اگر
حلال جانکر وہ فعل نہ کیا تو امید نجات کی ہی مباح اسے کہتے ہیں کہ آدمی اسکے ترک میں مختار ہو حکم اسکا نا ثواب ہی نا عذاب
ہی حرام اسے کہتے ہیں کہ شرع میں فعل اس سے منع ہووے جیسا کہ زنا کرنا اور شراب کا پینا اور سود کھانا حرام ہی حکم اسکا یہہ ہی کہ جو کوئی
حرام کو حلال جانے تو کافر ہوتا ہی اور اس فعل کا ترک کرنا ثواب ہی اگر کوئی حرام جانے اور اس فعل کو کرے تو مذہب میں اہل
سنت وجماعت کے کافر نہیں ہوتا لیکن گناہ گار اور فاسق ہوتا ہی اور سزاوار عذاب کا آخرت میں اور دنیا میں لائق تعزیر
اور حد کا ہوتا ہی مکروہ اسے کہتے ہیں کہ درمیان حلال اور حرام کے ہووے اور ترک اسکا بہتر ہووے کرنے سے اس فعل کے
وہ دو قسم ہی تحریمی اور تنزیہی تحریمی اسے کہتے ہیں کہ حرام کے نزدیک ہووے اور کرنے والا اسکا گناہ گار ہووے اور ترک اسکا
ثواب ہووے اور تنزیہی اسے کہتے ہیں کہ نزدیک حلال کے ہووے اور اسکے کرنیوالیکو عذاب نا ہووے اور ترک کرنیوالیکو تھوڑا ثواب ہووے

کتاب الطہارت اس کتاب میں سات باب اور ایک مقدمہ ہی مقدمہ بیان میں ان چیزوں کے کہ اس کتاب سے تعلق
رکھتے ہیں مباشرت فاحشہ اسے کہتے ہیں کہ مرد اور زن کا بدن شرمگاہ کا باہم ایک دیگر سے ملے اور بیچ میں کپڑا نہ رہے حشفہ مرد کے
شرمگاہ کی سر کو کہتے ہیں فرج زن کے شرمگاہ کا نام ہی دُبر جائے ضرور جہاں سے نکلتا ہی اسکا نام ہی حدث بے
وضو ہونے کو کہتے ہیں جنب اسے کہتے ہیں کہ جسپر غسل فرض ہووے جنابت اسی حال میں غسل نا کر رہنے کو کہتے ہیں
جماع مرد اور زن کے صحبت کرنیکو کہتے ہیں احتلام اسے کہتے ہیں کہ کوئی مرد یا زن خواب میں جماع کرے حشفہ بچھوڑ کے
سنتان کرنیکو کہتے ہیں حیض اسے کہتے ہیں کہ ہر مہینے میں زنان کو تھوڑے دن موافق عادت کے لہو جاری ہوتا ہی
نفاس اسے کہتے ہیں کہ بچہ پیدا ہووے بعد زنان کو لہو جاری ہوتا ہی مذی اسے کہتے ہیں کہ وہ پانی ہے کہ سر کا نکلتا ہی
شہوت ہووے بعد وذی اسے کہتے ہیں کہ سفید اور گاڑہ ہی صورت منی کی سر کی ہی لیکن لو نہیں
اور نکلتی ہی بعد پیشاب کے منی اسے کہتے ہیں کہ گاڑھی بیچ کے سرکا شہوت ہوی بعد نکلتی ہی خواہ جماع سے ہو
اور کسی طرح سے اور اسمیں بو ہوتی ہی اور اس سے آدمی کی پیدایش ہی وطی جماع کرنے کو کہتے ہیں طہر اسے
کہتے ہیں کہ جس دنوں میں زن کو حیض نا ہووے اور پاک رہے قبل زن و مرد کے پیشاب کرنے کے عضو کو کہتے ہیں

باب اول بیان میں وضو کے اس باب میں پانچ فصل ہیں فصل اول بیان ہیں فرضان وغیرہ وضو کے وضو میں چار
فرض ہیں اول مونھہ کا دھونا اور حد اسکا طول پیشانی سے یعنے جہاں سے بال اوگتے ہیں ٹھڈی کے نیچے تک
اور عرض میں دونو کانوں تک ہی دوسرا دھونا دونو ہاتو نکا کونیوں تک تیسرا مسح کرنا پاؤ سر کا اور پانچواں ہتکا
اگر داڑی انبوہ ہووے چوتھا دھونا دونو پاؤنکا ٹخنوں تک اور واجب ہی وضو میں کہ دھوے اوپر سے داڑہی کو
اگر گھنی ہووے تو والا پانی پھونچانا داڑی کے نیچے کے بدن کو واجب ہی اور اسیطرح پانی پھونچانا نیچے ناخن کے
اگر ناخن بڑا ہوا اور اس چیز کے نیچے کہ پانی نا پھونچ سکے جیسا موم اور آٹا بدن کو لگا ہووے تو اسے دھو لکر پانی
پھونچانا بھی واجب اور اگر مہر وغیرہ انگلیوں میں تنگ ہووے تو اسے حرکت دینا واجب ہی فصل دوسرا بیان میں
سنتان وضو کے وضو میں سنتان چودہ ہیں اول دھونا دونو ہاتھ کا پھونچوں تک دوسرا بسم اللہ العظیم والحمد
للہ علی دین الاسلام ہاتھ دھوتے وقت بولنا تیسرا مسواک کرنا چوتھا منہ غرارہ کرنا تین دفعہ علیحدہ علیحدہ

پانی سے پانچواں ناک میں پانی لینا تین دفعہ علیحدہ علیحدہ چھٹا خلال کرنا داڑھی کا ساتواں خلال کرنا انگلیوں کا
اٹھواں تین باری ہر ہر عضو کو دھونا نواں نیت کرنا رفع حدث کی دسواں مسح کرنا تمام سر کا ایک بار گیارہواں
مسح کرنا دونو کانوں کا پانی سے سر کے مسح کے بارہواں ترتیب موافق آیت قرآن شریف کے عمل میں لانا یعنی پہلے مونھ
دھونا بعد دونو ہاتھ کو نہیوں تک دھونا بعد مسح سر کا کرنا بعد دونو پاؤں دھونا تیرہواں پے در پے اعضا کو دھونا
چودھواں دھوتے وقت ہر اعضا کو ملنا اور مستحب وضو میں دو ہیں اول شروع کرنا سیدھے طرف سے دوسرا
مسح کرنا گردن کا فصل تیسرا آداب وضو میں آداب وضو کے سولا ہیں اول بیٹھنا اونچے مکان پر تا پانی کے چھینٹاں مین اور
کپڑے پر نا پڑیں دوسرا قبلہ کے طرف مونھ کر کر وضو کے واسطے بیٹھنا تیسرا کسی آدمی کے ہاتھ سے وضو نا کرنا او رکسی سے وضو میں مدد
نا چاہنا چوتھا بات نا کرنا دنیا کے کاموں کی پانچواں نیت دلکے فعل زبان سے ملانا چھٹا دعا ماثورہ اور بسم اللہ ہر ہر عضو کو
دھوتے وقت پڑھنا ساتواں گن انگلیوں کو کانوں کے چھیدوں میں ڈالنا آٹھواں جو ہاتھ میں ڈھیلی ہوی تو اسے حرکت
دینا نواں غرغرہ کرنا اور ناک میں پانی لینا سیدھے ہاتھ سے دسواں ناک چھینکنا ڈاویں ہاتھ سے گیارہواں نماز کے وقت کے
آگے وضو کرنا بارہواں کلمہ شہادت پڑھنا بعد وضو کے او رپانی پینا بچا ہوا وضو سے کھڑے رہکر یا بیٹ کر تیرہواں
پڑھنا یہہ دعا کو بعد وضو کے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ
مِنَ الصّٰلِحِیْنَ چودواں وضو نا کرنا دھوپ سے گرم ہوا سو پانی سے پندرواں وضو کرنے کے واسطے مٹی کا باسن
مقرر کرنا سولواں تین دفعہ سورۂ قدر پڑھنا جو ان چیزوں کے برعکس ہی سو وہ مکروہ ہی وضو میں اسکے سوائے
بہوت پانی خرچ کرنا وضو میں اور زور سے پانی مارنا مونھ پر وضو میں مکروہ ہی فصل چوتھا بیان میں اقسام وضو کے
وضو تین قسم پر ہی قسم اول فرض ہی واسطے نماز کے خواہ فرض ہو یا واجب ہو یا نفل او رنماز جنازہ کے او رواسطے سجدۂ
تلاوت کے اور قرآن شریف کو ہاتھ لگانے کے واسطے اگرچہ ایک آیت قرآن کی ہو تو بھی فرض ہی قسم دوسرا واجب
ہی وضو واسطے طواف کعبہ کے قسم تیسرا مستحب ہی وضو کرنا واسطے سونے کے اور وضو کرنا وضو پر اور ہمیشہ وضو سے رہنا
اور بعد غیبت کے اور بعد جھوٹ کے اور بعد چغلی کے اور بعد ہر گناہ کے اور بعد بنانے شعر کے اور بعد قہقہہ کے کہ خارج
نماز کے ہوا ور بعد غسل دینے میت کے اور بعد میت کا جنازہ اوٹھانے کے او رواسطے وقت ہر نماز کے اور آگے غسل جنابت کے

اور جو کوئی جنابت کی حالت میں پہلے سے کھانے اور سونے اور جماع کرنے کے واسطے اور بعد غصہ کرنے کے اور
قرآن و حدیث پڑھنے کے اور اذان اور اقامت اور زیارت جناب سید الانبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واسطے
اور وقوف عرفہ اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے واسطے اور خارج ہونے کے واسطے خلاف علما کے جیسا کہ
زن نامحرم کو ہات لگانے سے امام شافعی علیہ الرحمۃ کے مذہب میں وضو جاتا ہے فصل پانچواں بیچ بیان ناقض وضو کے ناقض
ہوتا ہے وضو بسبب بدن سے نکلنے کے سبب خواہ قبل سے ہو یا دبر سے یا اور کسی جگہ سے ہو مانند لہو اور پیپ کے
اور ریح نکلنا دبر سے اگر قبل سے نکلے تو ناقض وضو نہیں اور ناقض وضو ہے قے کا ہونا منہ بھر کر اگرچہ فقط
پت نکلے یا لہو بہا ہوا یا کھانا یا پانی سوا بلغم کے اور وہ لہو کہ جس میں تھوک کا رنگ غالب ہے ان دونو کے نکلنے سے
وضو نہیں جاتا اور اگر قے تھوڑی تھوڑی ہو ایک سبب سے کہ جمع کرنے سے مقدار اسکا منہ بھر کر نکلنے کا
ہووے اگر سبب اسکا متفرق ہوگا ایک ہی تو وضو جاتا ہے اگر ہر ایک کا علیحدہ سبب ہے تو وضو نہیں جاتا ہے اور
سو جانا کروٹ سے یا تکیہ سے یا بیٹھا ہو ایک چوتڑ پر ناقض وضو ہے اور بیہوشی اور دیوانگی اور نشا اور ہنسنا نماز میں
قہقہہ سے بالغ کا اگرچہ سہوا پھیرنے وقت ہی ہنسا تو ٹوٹتا ہے وضو اور مباشرت فاحشہ سے بھی وضو ٹوٹتا ہے
اور وضو نہیں ٹوٹتا نکلنے سے کیڑا زخم سے یا پھوٹنا اور ہات لگانے سے زن نامحرم کے اور ہات لگانے سے
شرمگاہ کے اور نکلنے سے اس لہو کے کہ اپنی جگہ سے نہ بہے وضو ٹوٹتا نہیں ہے باب دوسرا بیان میں غسل کے
اس باب میں پانچ فصل ہیں فصل اول بیان میں فرائض غسل کے غسل میں فرض تین ہیں اول غرغرہ دوسرا ناک
میں پانی لینا تیسرا بہانا پانی کا تمام بدن پر ملنا بدن کا فرض نہیں ہے اور داخل کرنا پانی کا نیچے پوست ختنہ
کے اگر ختنہ نہ ہوا ہووے فرض ہے اور کوئی بال بدن کا سوکھا رہا تو فرض ادا نہیں ہوا اور غسل بھی نہیں
ہوا اگر کان اور ناک میں سوراخ ہووے تو اسمیں بھی پہنچانا پانی کا فرض ہے اور اگر مرد کو سر میں بال
ہوویں اور ایسے جوڑے ہوں تو اسے کھولکر پانی پہنچاوے کہ فرض ہے فصل دوسرا بیان میں سنتان غسل کے ابتدا کرنا غسل
کو بسم اللہ سے سنت ہے اور نیت کرنا اور دھونا دونوں ہاتوں کا پہنچوں تک اور دھونا شرمگاہ کا اور دھونا نجاست
کا اگر بدن پر ہووے اور وضو کرنا بغیر پاؤں دھونے کے اگر جاگہ نجس ہو اور وہاں کھڑا ہو کر غسل کرے تو بعد غسل کے

پاؤں دھووے اگر جاگہ پاک ہووے تو پہلے ہی پاؤں دھو لیوے بعد اسکے غسل کرے اور بہانا پانی کا بدن پر تین بار سنت ہی

اور چوٹی کھولنی زناں کو اگر جڑ ان بالونکے بھیگیں تو ضرور نہیں ہی اگر نہ بھیگ سکیں تو کھولنا فرض ہی فصل تیسری بیان میں فرض ہونے و وجوب او سنت او مستحب ہونے غسل کے فرض ہوتا ہی غسل نکلنے سے منی کے کہ جھٹکے سے اور شہوت سے نکلا یا اپنی جاگہ سے جدا ہووے یا داخل ہونیسے حشفہ کے فرج یا دبر میں خواہ انزال ہوا یا نا ہو مرد اور زنان پر یا پاک ہونیسے حیض او نفاس سے زنان پر اور احتلام ہونیسے بھی غسل فرض ہوتا ہی احتلام تین قسم پر ہی قسم اول کوئی شخص حالت احتلام خواب میں دیکھا اور بعد بیدار ہونیکے تر لوث پایا تو غسل اسپر فرض ہوا قسم دوسرا احتلام ہوا کسیکو اور بعد بیداری کے کچھ قطرا ونکا اثر نہیں پایا غسل اسپر فرض نہیں قسم تیسرا یہہ ہی کہ خواب میں صورت احتلام سے نہیں نظر آئی یا اسے وہ حالت یاد نہیں ہے اور بعد بیداری کے اسے نظر آیا پانی پتلا تو اسکے دو صورت ہیں اگر سوتے وقت اسے شہوت تھی تو اسپر غسل فرض نہیں اور اگر شہوت نہیں تھی تو غسل اسپر فرض ہوتا ہی اور احتلام زنانکو بھی مردان کے سیر کا ہوتا ہی اور یہی حکم زنان پر بھی ہی اور واجب ہی غسل میت کے واسطے اور اس شخص کے واسطے کہ مسلمان ہوا ہو حالت میں جنابت کے اور سنت ہی غسل واسطے جمعہ کے اور واسطے دو عیدونکے اور واسطے احرام باندھنے کے اور واسطے وقوف عرفہ کے حج کے روز اور مستحب ہی غسل اس شخص پر کہ مسلمان ہووے طہارت کی حالت میں

باب تیسرا بیان میں پانی کے اسمیں تین فصل ہیں فصل اول بیان میں اس پانی کے کہ وضو اس سے درست ہی یا نہیں ہی وضو کرنا درست ہی مینہہ کے پانی سے اور چشمہ کے اور دریا کے اور اس پانی سے کہ متغیر ہوا ہو کوئی چیز پاک سے اسکا ایک وصف وصف پانی کے تین ہیں رنگ اور بو اور مزہ اور جو پانی کہ ایک جاگہ ٹھہرا رہنے کے سبب سے تغیر پیدا کیا ہو اس پانی سے وضو کرنا جائز ہی اور جو پانی متغیر ہوا ہو جھاڑ کے پتے پڑنے سے یا متغیر ہوا ہو جوش کرنے سے وضو کرنا درست نہیں ہی اور جو پانی کہ جھاڑ سے یا میوے سے نکلے خواہ نچوڑنے سے نکلے یا خود بخود نکلے اور اس پانی سے کہ غالب ہوئی ہوں دوسری چیز کے اجزا اس پانی پر اور اس پانی سے کہ اسمیں نجاست ہووے اور وہ پانی کم ہووے دہ در دہ سے تو وضو کرنا جائز نہیں ہی دہ در دہ اسے کہتے ہیں کہ کوئی نہر یا حوض دس ہاتھ چوڑا اور دس ہاتھ لمبا ہووے اور ایک بالشت کا ڈونگا یا اتنا ڈونگا ہووے کہ دونہاتھ سے پانی لینے سے زمین اسکے نیچے کی نظر نا آوے

ویسی جاکہ مین پانی ٹھہرا رہے تو اسکو دہ در دہ کہتے ہین اس پانی مین نجاست پڑے تو ناپاک نہین ہوتا کہ وہ حکم مین
بہتے پانی کے ہی اور بہتے پانی کی شرط یہہ ہی کہ کہانس کی کاڑی بہا کر لیجاوے تو ویسے بہتے اور ویسے دہ در دہ
پانی سے وضو کرنا جائز ہی جب تلک کہ اثر اس نجاست کا اس پانی مین ظاہر نا ہووے اثر مزہ اور رنگ اور بو کو
کہتے ہین فصل دوسرا بیان مین اس پانی کے جسمین کوی جانور وغیرہ گرے مرنا اُس جانور کا پانی مین کہ جسے لہو نہین
ہی جیسا کہ مچہر اور مکھی اور زنبور اور بچہو اور مچھی اور مینڈک اور کھینکڑا وغیرہ نجس نہیں کرتا پانی کو اور وہ پانی
کہ استعمال کیا گیا ہو یعنے کسی نے وضو یا غسل کیا ہو اس پانی سے واسطے رفع حدث اور جنابت کے یا واسطے
قربت کے یعنے باوجود ہونے وضو کے پھر وضو کیا یا بغیر احتیاج غسل کے غسل کیا ہو تو ثواب کے واسطے اور وہ
پانی مستعمل کسی پاک جاکہ مین جمع ہوا ہو تو وہ پانی پاک ہی لیکن پاک کرنے والا نہین یعنے اس پانی سے وضو
اور غسل جائز نہیں اگر کوئی نجاست بدن کی یا کپڑے کی اس سے دور کرے تو جائز ہی اور وہ نجاست دور ہوتی
ہی اگر باوری مین کوئی آدمی حالت مین جنابت کے گرا اوس باوری کے پانیکا حکم اور اس ادمی کے پاک اور
ناپاک ہونے مین اختلاف ہی نزدیک امام کے پانی اس باوریکا نجس اور وہ آدمی بھی نجس ہوا اور نزدیک ابو یوسف
کے وہ پانی پاک رہا اور وہ آدمی بھی اپنے حالت پر رہا یعنے غسل اسکا اترا نہیں اور نزدیک محمد کے وہ پانی
پاک رہا اور غسل بھی اس آدمی کا اترا جس باوری مین نجاست پڑے تو اسکا تمام پانی نکالنا ضروری ہی کبوتر
کی بیٹ اگر باوری مین گرے تو پانی اسکا نجس نہیں ہوتا اور اگر مینگنیان بکرے کے یا اونٹ کے یا گھوڑے کے
لید باوری مین گرے اور تھوڑا ہووے پانی اسکا پاک ہی اگر بہوت ہووے تو نجس ہوتا ہی پانی اس
باوریکا بہوت کا حد یہہ ہی کہ دیکھنے والے کے نظر مین بہوت دسے یا کوئی ڈول اسکا خالی نہ نکلے کہ اسمین
مینگنی نا آوے اور اگر چوہا یا اسکے برابر کا اور کوئی جانور باوری مین پڑکر مرے تو بیس ڈول پانی نکالنا اور
کبوتر یا کبوتر کے برابر کوی اور جانور گر کر مرے تو چالیس ڈول پانی نکالنا اور بکرا یا بکرے کے برابر کا اور کوی جانور
یا کوئی جانور چھوٹا ہو یا بڑا باوری مین مر کر پھول جاوے یا پھول کر بدن اسکا پھٹے یا ریزہ ریزہ ہووے تو تمام
پانی اس باوریکا نکالنا لازم ہی اگر اس باوریکو جھرا ہووے اور تمام پانی اُسکا نا نکل سکے تو دوسو ڈول پانی

نکالنے سے باوری پاک ہوتی ہی اور ڈول پانی نکالنے کا ناچھوتا ہو نا برا ہو بلکہ ایسا ہو کہ جیسا شہر میں رواج ہی
لیکن شرط پانی نکالنے کا یہہ ہی کہ اول نجاست یعنے وہ مرا سو جانور کہ نکالے بعد اسکے پانی باوری کا خالی کرے
اگر چوہا یا کوئی اور جانور باوری میں پڑکر مرے اور پھول جاوے یا بدن اسکا پھٹے اور وقت اسکے گرنیکا معلوم نا
ہووے تو تین دن اور تین رات کی نماز جو اس باوریکے پانی سے وضو کرنے والا ہی سو پھر اگر پڑھے کہ دو تین
دن گذرے ہووے پانی اس باوریکا ناپاک تھا اور اگر وہ چوہا اور جانور پھولا نا ہووے تو ایک روز اور ایک
راتکی نماز پھیر اگر پڑھنا فصل تیسرا بیان میں جھوٹے پانی اور حکم میں پسینے کے جھوٹا آدمی کا اور گھوڑیکا اور اس جانور کا
کہ گوشت جسکا کھاتے ہیں پاک ہی اور جھوٹا کتے کا اور سور کا اور وہ جانور ان کہ پھاڑ کھاتے ہیں جیسا کہ
باگ اور لانڈگا وغیرہ نجس ہی اور جھوٹا مرغیونکا کہ گلیونمیں پھرتے ہیں اور جھوٹا بستی میں رہتے سو بلی کا اور
جو جانور اوڑنے والے پھاڑ کر کھاتے ہیں مانند چیل و بہری و باز اور شکرہ وغیرہ اور جھوٹا وہ جانور ونکا
کہ گھرونمیں رہتے ہیں مانند سانپ و بچھو اور چوہا وغیرہ کا مکروہ ہی اور جھوٹا گدھیکا اور خچر کا مشکوک ہی
کہ اسکے پاکی اور ناپاکی پر حکم نہیں کیا جاتا ہی یعنے اگر اور پانی نا ملے تو جھوٹے پانی سے گدھے یا خچر کے وضو
کرنا اور تیمم بھی کرنا خواہ تیمم آگے کرے یا وضو پہلے کرے جایز اور صحیح ہی لیکن دونو کرنا شرط ہی جو حکم جس
جانور کے جھوٹے کا ہی اور وہی حکم اسکے پسینے کا ہی باب چوتھا بیان میں تیمم کے اگر پانی دور ہووے ایک کوس
تو تیمم کرنا جایز ہی کوس شرعی اسے کہتے ہیں کہ تین ہزار قدم اور ہر ہر قدم دو ہات کا ہووے اور اگر کوئی بیمار
ہووے اور پانیکے استعمال سے اسے ایذا ہوتی ہو تو اسے بھی تیمم کرنا جایز ہی اگر خوف سردیکا ہووے کہ
گرم پانی میسر نہیں ہی اور ٹھنڈے پانی سے اگر وضو کیا تو اعضا اسکے اکڑ جاتے ہیں یا اور کوئی آزار ہوتا ہی
یا ڈر ہو پانی کے پاس مار وغیرہ کا یا ڈر کسی دشمن کا ہو کہ اگر پانی کے پاس جاتا ہی تو دشمن کے ہاتمیں گرفتار ہوتا ہی
اور اگر ڈر پیاس کا ہووے کہ اگر پانی سے وضو کیا تو پانی پینے کو نہیں رہتا ہی خواہ اسکے واسطے ہو یا اسکے
کسی رفیق کے واسطے یہاں تک کہ کتا بھی اسمیں داخل ہی یہہ سب صورتوں میں تیمم کرنا درست ہی اگر باوری
میں پانی ہو اور سر انجام پانی کے نکالنے کا حاضر نا ہووے تو بھی تیمم کرے اور تیمم میں فرض تین ہیں اول نیت کرنا

واسطے مباح ہونے نماز کے یا واسطے طہارت کے اور رفع حدث کے کہ بغیر اس نیت کے اس تیمم سے نماز جائز نہیں فرض
دوسرا دو ضرب ہیں خاک پاک پر یا جنس پر کہ تیمم درست ہے اس پر فرض تیسرا خاک ہو یا وہ چیز خاک کے جنس سے ہووے جیسا کہ
بالو اور پتھر اور گچ یا کپڑا اگر اسکے اوپر غبار ہووے اگر کوئی بغیر عاجزی کے یعنے اگر قدرت ہے اسے کہ خاک پر تیمم کر سکتا
ہے اور خاک موجود ہے باوجود اسکے اس چیز پر کہ جنس خاک سے ہے تیمم کیا تو درست ہے اور تیمم کرنیکی طرح یوں ہے کہ اول نیت
کر کر دونوں ہاتھ سے خاک پاک پر یا اس چیز پر کہ تیمم جسپر کرنا ہے ضرب کرے یعنے مارے اور ہاتھونکو جھٹک کر مونھہ پر پھیرا دے
اسی طرح سے کہ تمام مونھہ پر ہاتھ پھیر لے پھر اسیطرح دوسری دفعہ خاک وغیرہ پر ضرب کر کر داہنے ہاتھ کے انگلیوں پر
کف دست کی طرف سے سیدھے ہاتھ کے انگلیوں کے پیٹہ کو رکھہ داہنے ہاتھ کو سیدھے ہاتھ کی کہنی تک کھینچے وہاں سے داہنے
ہاتھ کی باطن کی طرف سیدھے ہاتھ کے رکھہ کر انگلیوں کے طرف کھینچے اسیطرح داہنے ہاتھ کو سیدھے ہاتھ پر رکھہ کر کھینچے
لیکن دونوں ہاتھ کے کونیاں کو داخل کرنا شرط ہے اگر کوئی کافر تیمم کرے اور بعد اسکے مسلمان ہو تو تیمم اسکا باطل ہے
اگر وضو کیا تو باطل نہیں ہے اسواسطے اگر کوئی تیمم کر کر نعوذ باللہ منہا مرتد ہووے اور پھر اسلام لاوے تو تیمم اسکا نہیں ٹوٹتا
جو چیزاں وضو کے توڑنے والے ہیں وہی چیزوں سے تیمم بھی ٹوٹتا ہے سوا اسکے قدرت پانی کی استعمال پر بھی ناقض تیمم
ہے اگر کسیکو پانی کہیں سے آنیکی امید ہووے تو وہ انتظار کرے یہاں تک وقت مکروہ نا پہونچے اگر کوئی آگے
وقت کے تیمم کرے یا کوئی ایک تیمم سے دو فرض پڑھے تو جائز ہے اور اگر جنازہ کی نماز کی فوت یا عیدین کے نماز کی فوت
کا اندیشہ ہووے تو تیمم کرنا درست ہے اگرچہ تیمم کر کر بنا کرے تو بھی جائز ہے یعنے اگر نماز جنازہ یا عیدین کی نماز میں کسیکو
حدث ہووے اور اگر وہ وضو کیا تو نماز تمام ہو جاتی ہے تیمم کرے اور جہانسے نماز کو چھوڑا تھا وہانسے شروع کرے اور
شریک ہووے باقی کیفیت بنا کے آگے بیان میں نماز کے آویگی اگر کوئی اندیشہ سے فوت ہونے نماز جمعہ کے اور خوف سے نماز کا
وقت جانے کے تیمم کیا تو درست نہیں اگر کوئی شخص پانی اپنے پاس رکھہ کر بھول گیا اور تیمم کر کر نماز پڑھا بعد یاد آیا کہ پانی تھا
اسے پھر اگر پڑھنا نماز کو ضرور نہیں اور درست ہو لازم ہے کہ اگر پانی [illegible] ہووے تو تین سو قدم
تک ڈھونڈے اور مسافر پانی مانگے اپنے رفیق سے اگر نادے تو تیمم کرے اور اگر قیمت سے دیوے تو بھی [illegible] اگر
قیمت پانی کی مول سے زیادہ مانگے تو تیمم کرے اگر کوئی شخص کا بدن زخمی ہووے یا چیچک اسکے بدن پر ہووین اگر آدھے

بدن سے زیادہ ہی تو تیمم کرے اور اگر آدھے سے کم ہی تو وضو کرے لیکن وضو اور تیمم ملا کر کرنا درست نہیں ہے مگر مشکوک
پانی سے کہ حکم اسکا اول گذرا جس طرح سے تیمم رفع حدث کے واسطے درست ہے ویسا ہی رفع جنابت کے واسطے اور پاک ہونے
کے واسطے حیض اور نفاس سے درست اور معتبر ہی **باب پانچواں بیان میں مسح موزہ وغیرہ کے اسباب میں دو فصل ہیں فصل
اول** بیان میں مسح موزہ کے مسح کرنا موزوں پر صحیح ہے مرد کو اور زن کو خواہ مسافر ہوں یا مقیم بشرطیکہ وضو تمام کر کر پہنا
ہووے موزوں کو وضو تمام اسے کہتے ہیں کہ حدث بعد تمام کرنے وضو کے ہوا ہووے اگر اسکے حدث نہ ہووے یا تیمم کر کر پہنا ہووے
کہ اس پر مسح درست نہیں صورت وضو تمام کے بعد موزوں کے پہننے کی یہ ہی کہ جس طرح ہمیشہ وضو کرتا ہی اسی طرح سے وضو
کر کر موزے پہنا ہو یا اول کوئی شخص دونوں پاؤں دھو کر موزے پہنا اور بعد موزے پہننے کے باقی وضو تمام کیا اور وضو تمام ہونے بعد حدث
ہوا تو مسح ان موزوں پر جائز ہی اور اگر بعد موزے پہننے کے ابھی باقی وضو تمام نہیں کیا تھا کہ اسے حدث ہوا تو ان موزوں کا
مسح کرنا درست نہیں کیونکہ تمام ہونے وضو کے حدث ہوا اور وضو اسکا تمام نہیں ہوا مدت مسح کے موزوں پر ایک دن اور
ایک رات مقیم کو اور تین دن اور تین رات مسافر کو ہے ابتدا مدت کا مسح کے وقت حدث سے ہی یعنی بعد پہننے موزوں کے جس وقت
حدث ہوا اسوقت سے مدت مسح کو اعتبار ہی جائے مسح کی موزوں کے پاؤں کے اوپر تین انگلیاں ہاتھ کی پانی سے بھگا کر
انگلیوں پر پاؤں کے رکھے اور پنڈلیوں تک کھینچے اگر موزہ پھٹا ہو پاؤں کے چھوٹی تین انگلیوں کے برابر تو مسح کرنا اس پر
جائز نہیں اگر تین انگلیوں سے کم پھٹا ہووے تو مسح جائز ہی اور اگر تین جا جا ایک موزہ میں تھوڑا تھوڑا
پھٹا ہوا اور جمع کرنے سے تین انگلیوں کے برابر ہووے تو اس پر بھی مسح درست نہیں اگر دونوں موزوں میں
تین جا جا کر پھٹا ہوا اور اگر جمع کرنے سے تین انگلیوں کے برابر ہووے تو مسح کرنا جائز ہے بخلاف نجاست
کے کہ اگر نجاست دونوں موزوں میں متفرق لگی ہوا اور جمع کرنے سے زیادہ ایک درہم سے ہووے یعنی
ہر ہر موزے میں ایک درہم سے کم ہووے اور دونوں کی نجاست کو ملا دیں تو درہم سے زیادہ ہووے تو نماز اس موزوں سے
جائز نہیں جس چیز سے وضو ناقص ہوتا ہی اسی سے مسح بھی ناقص ہوتا ہی ہووے اسکے اگر مدت تمام ہو یا موزہ
پاؤں سے نکلے تو بھی مسح ٹوٹتا ہی مدت تمام ہووے بعد موزوں کو اتار کر پاؤں تمام ہووے مدت کے اگر موزے سے نکالا
فقط پاؤں ہی دھو کر موزے پہنے بشرطیکہ موزے اتارتے وقت یا تمام ہوتے وقت مدت کے وضو سے ہو

اگر وضو نا ہووے تو وضو تمام کرے اور اگر سردی سے اندیشہ ہو پاؤں کے جھڑ جانے کا تو موزہ نا نکالے بلکہ بعد
تمام ہونے مدت کے بھی پھر اسی طرح سے مسح کرتا جاوے اگرچہ دن زیادہ ہووے تو بھی مضایقہ نہیں ہی اور خارج
ہونا اکثر قدم کا موزے سے حکم میں سارا پاؤں نکلنے کے ہی اکثر قدم زیادہ آدھے سے ہی اور اگر مقیم مسح کیا ہو
اور اُسکے تمام ہونے مدت کے مسافر ہووے تو تمام کرے مسح کو تین روز تین رات اور اگر مسافر مسح کرے اور پہلے
از تمام ہونے ایک دن اور ایک رات کے مقیم ہووے تو ایکدن اور ایک رات مسح کرے اور اگر اُسکے تمام ہونے مدت کے
مسافر مقیم ہوا تو بمجرد مقیم ہوتے ہی موزے نکال کر پاؤں دھووے اور موزے پہنے صحیح ہی مسح جرموق پر جرموق
اسے کہتے ہیں کہ موزے کے اوپر پہنتے ہیں اور پنڈری جرموق کی چھوٹی ہوتی موزے سے اگر کوئی جرموق پر مسح کیا اور جرموق
اتارا تو پھر کر مسح موزے پر کرے اور مسح صحیح ہی اُپر جورب کے جورب اسے کہتے ہیں کہ جس موزے کے اُپر اور نیچے چمڑا ہووے
اور مسح جایز ہی اوپر اُس موزے کے کہ جسکے نیچے نعلین کے سر کا چمڑا لگا ہووے اور تخسین پر بھی مسح درست ہی
تخسین اس موزیکو کہتے ہیں کہ اوپر پنڈری کے کھڑا ہووے بغیر باندھے کے فصل دوسرا بیچ بیان میں مسح جبیرہ وغیرہ
کے اگر کوئی پگڑی یا ٹوپی پر یا دستانوں پر مسح کیا تو درست نہیں اور مسح درست و جایز ہی اوپر پٹی کے کہ
ٹوٹے ہات یا اور کسی عضو پر باندھتے ہیں اور پھاہے پر زخم کے یا پھوڑے کے بھی مسح درست ہی اور حکم اس
مسح کا مانند دھونے کے ہی یعنے اسی مدت نہیں اور جمع کرنا مسح کا اور غسل کا اسمیں جایز ہی یعنے ایک
پاؤں پر جبیرہ یا پھایا ہووے اس پر مسح کرے اور دوسرا پاؤں صحیح ہووے اسے دھووے تو درست ہی اور
جایز ہی مسح کرنا اگر باندھی ہوی پٹی وغیرہ بغیر وضو کے کہ اُسمیں وضو موزوں کے مسح کے سبب کا شرط نہیں ہی اور
مسح کرے اوپر تمام عضا کے نیچے جسکی زخم ہووے عضا اسے کہتے ہیں کہ زخم کے پھاہے کے اوپر باندھا جاوے اگر گر پڑے
جبیرہ یا پھایا چنگا ہونیکے سبب سے تو باطل ہوتا ہی مسح اور اگر چنگا نا ہووے تو پھر باندہ کر مسح کرتا جاوے
اور مسح میں موزونکے اور مسح میں سر وغیرہ کی نیت کچھ ضرور نہیں باب چھٹا بیان میں حیض اور نفاس اور استحاضہ
وغیرہ کے اسباب میں تین فصل ہیں فصل اول بیان میں حیض کے حیض اسے کہتے ہیں کہ لہو رحم سے زن کے نکلے اور
اسکو کوئی آزار نا ہووے اور زن بچہ نا ہووے یعنے عمر اسکی نو برس سے کم نا ہووے اور کم مدت حیض کے تین روز ہیں

اور اکثر مدت اسکے دس دن ہین اگر تین روز سے کم یا دس روز سے زیادہ نظر آوے تو وہ حیض نہین بلکہ استحاضہ
ہی اور سواے سفید رنگ خالص کے باقی سب رنگ حیض کے ہین حکم حیض کا یہہ ہی کہ نماز نا پڑھے اور روزہ
نا رکھے لیکن قضا کرے ایام طہر مین روزونکو نماز کی قضا ضرور نہین ہی اور مسجد مین نا جاوے اور طواف
نا کرے کعبہ کا اور جماع اس سے درست نہین ہی بلکہ اُسے مرد ناف سے لیکر تا زانو ہات نا لگاوے
اور قرآن کا پڑھنا اور ہات لگانا قرآن کو جایز نہین مگر غلاف کے اوپر سے ہات لگاوے تو جایز ہی اور بے
وضو کو بھی ہات لگانا قران کو درست نہین ہی اور جنب کو قرآن کا پڑھنا اور قران کو ہات لگانا دونو جایز
نہین اگر کسی زن کو لہو بند ہوا ہووے موافق عادت کے اور مدت اسکے حیض کے اکثر ہووے تو اسکے سات جماع
کرنا بغیر غسل کے درست ہی اور اگر کم مدت سے موافق عادت اسکے لہو بند ہوا ہووے تو بغیر غسل کرنے کے یا تیمم
کرنے کے اگر کسی عذر سے وہ غسل نا کر سکے اور بغیر نماز پڑھنے کے یا بغیر ایک نماز اسکے ذمہ پر لازم ہونیکی وطی
اس سے جایز نہین یعنے اگر اتنا وقت بعد بند ہونے لہو کے وہ زن کو ملے کہ اُسمین غسل کرنا اور تکبیر تحریمہ
کہنا ہو سکے اور کچھ اس سے زیادہ وقت ہووے باوجود اسکے وہ زن غسل نا کرے اور تیمم نا کرے بسبب عذر
کے تا کہ وقت نماز گذر جاوے اور نماز اسکی ذمہ پر رہے تو بغیر غسل کے بھی اس صورت سے وطی کرنا جایز ہی جو مدت
کہ درمیان دو لہو کے حیض کے مدت کے اندر طہر سے گذرے وہ بھی حیض ہی طہر نہین یعنے پہلے تین روز لہو نظر آیا
بعد اسکے تین چار روز بند ہوا بعد اسکے ایک روز پھر نظر آیا اور موافق عادت کے بند ہوا یہہ سب دن حیض
مین داخل ہین اور کم مدت طہر کے پندرا روز ہین اور زیادہ مدت کو طہر کے حد نہین کہ اگر بعضے زنان کو
کئی مہینے اور برسان گذرین تو بھی ہو سکتا ہی اور جو کوئی زن استحاضہ سے بالغ ہووے تو اسکے حیض کی
مدت دس دن اور طہر کے مدت پندرا دن ہی اور مدت نفاس کے چالیس دن ہی فتاوی عالمگیر مین
نقل ہدایہ سے لکھا ہی کہ مدت حیض کے اس زن کے دس دن اور مدت طہر کے بیس دن ہی فصل دوسرا بیچ بیان
استحاضہ اور سلسل بول وغیرہ عذرون کے استحاضہ اسے کہتے ہین کہ کسی زن کو لہو تین دن سے کم اور دس روز
سے زیادہ حیض مین اور چالیس روز سے زیادہ نفاس مین جاری ہووے حکم اسکا مانند رعاف دایم کے ہی معاف

دایم اسے کہتے ہیں کہ ناک سے کسیکو لہو ہمیشہ جاری رہا کرے یعنے استحاضے والی زن کو نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا
اور وطی کرنا جایز ہی ور جیسے کہ سلسلۂ بول ہووے یا پچش ہووے یا اسے باؤ سرتے ہووے یا اسے رعاف دایم ہووے
یا اسے زخم ہووے کہ اس سے پیپ اور لہو جاری رہے تو ان سب صورتوں میں ہر نماز فرض کے وقت میں وضو
کرنا فرض ہی اور اس وضو سے جتنے چاہے فرضاں اور نفلاں پڑھے اور باطل ہوتا ہی وہ وضو بمجرد وقت جاتے ہی
اور اسکے سوائے جو چیزاں وضو کے توڑنے کی ہیں ان سب سے بھی یہہ وضو توٹتا ہی مگر جس عذر کے سبب سے یہہ وضو کرتا ہی
وہ چیز ناقض وضو اُسے نہیں ہوتی ہی لیکن عذر کے ثابت ہونیکی شرط یہہ ہی کہ کوئی وقت نماز فرض کا عذر سے
خالی نا گذرے یعنے اتنا وقت کہ جسمیں وضو کر کر نماز فرض پڑھے جاوے اور عذر کے باقی رہنے کی شرط یہہ ہی
کہ ہر وقت میں نماز کے وہ عذر موجود ہی اگرچہ ایک دفعہ بھی ہووے اور عذر کے جانیکی شرط یہہ ہی کہ ایک وقت
کامل نماز کا عذر سے خالی گذرے کہ اسمیں وہ عذر نمود نا کرے فصل تیسرا بیان میں نفاس کے نفاس اسے کہتے ہیں
کہ زن کو بچہ جننے بعد لہو جاری ہوتا ہی کم مدت نفاس کی حد نہیں ہی یعنے بعضے زناں کو ایک آن لہو جاری ہو کر بند
ہو جاتا ہی اور بعضے زن کو جاری نہیں ہوتا ہی اور زیادہ مدت نفاس کی چالیس دن ہیں چالیس دن سے جو زیادہ لہو
نظر آوے وہ استحاضہ ہی اور جو زن حمل سے ہو اور اسے لہو نمود کرے تو وہ استحاضہ ہی نفاس اور حیض نہیں اور
کسی زن کا اگر پیت کرے اگر بعضے خلقت بچے کی ظاہر ہووے یعنے ہات یا پاؤں یا سر اسکا بنا ہو خواہ تمام ہو یا
ناتمام ہو لیکن معلوم ہوتا ہووے اور اس پیت کرے بعد لہو جاری ہووے تو وہ بھی نفاس ہی اور اگر کسی زن کو
دو بچے پیدا ہوویں اس طرح جیسے کہ ایک بچہ پہلے پیدا ہووے اور اسکے بعد لہو جاری ہووے اور دوسرا بچہ تھوڑے
دیر کے یا تھوڑے دن کے بعد پیدا ہووے تو نفاس کا حکم اول کے بچہ پیدا ہووے بعد ہی سے ہی باب سیوم بیان میں نجاستاں کے
اسباب میں تین فصل ہیں فصل اول بیان میں نجاست مغلظہ اور مخففہ کے اگر کپڑے کو یا بدن کو نجاست لگے تو اسے
پانی یا مایع سے دھووے تو پاک ہوتا ہی لیکن مایع ایسا ہو کہ جس سے نجاست دور ہووے مایع اسے کہتے ہیں کہ پانی کے سوا
کوئی چیز گلاب یا سرکہ کے سیر کی پتلی ہووے اور اگر کوئی کپڑا یا بدن تیل سے دھویا تو پاک نہیں ہوتا اور اگر موزے پر
نجاست لگی تو رگڑنے سے پاک ہوتا ہی لیکن وہ نجاست جسم دار ہونا شرط ہی اور جو نجاست کہ اسے جسم نا ہووے

وہ بغیر دھوے کے موزہ پاک نہیں ہوتا اگر منی کپڑے کو یا موزے کو لگے اور سوکھ گئی ہووے تو وہ بھی رگڑنے سے پاک ہوتا ہی اگر سوکھی نہیں تو دھونا ضرور ہی اور پاک ہوتی ہی تلوار اور جو چیز مانند تلوار کے صاف اور صیقل کئے ہوئے ہووے پونچھنے سے اور زمین پاک ہوتی ہی دھوپ میں سوکھنے سے اور جانے سے اثر نجاست کا اس زمین پر نماز پڑھنا جائز ہی لیکن تیمم اس زمین سے جایز نہیں نجاست دو قسم پر ہی مغلظہ اور مخففہ نجاست مغلظہ میں جا کے ضرور اور پیشاب آدمی کا اور لہو اور شراب اور بیٹ مرغونکی اور پیشاب ان جانوراں کا کھانا درست نہیں ہی اور لید اور گوبر داخل ہی اور نجاست مخففہ میں پیشاب ان جانوروں کا کہ گوشت انکا کھانا درست ہی اور پیشاب گھوڑیکا اور بیٹ اوڑنے والے جانوراں کی کہ گوشت انکا کھانا روا نہیں اور لہو مچھی کا داخل ہی اگر بدن پر یا کپڑے پر موافق ایکدرم کے نجاست مغلظ لگے ہووے تو معاف ہی اگر زیادہ ایکدرم سے ہو تو دھونا یا دور کرنا اسکا فرض ہی اگر نجاست جسم دار ہی تو اسمیں وزن معتبر ہی اور اگر نجاست پتلی ہووے تو اسمیں جس قدر ہاتھ کی ہتیلی میں سماوے اسقدر معتبر ہی اور اگر نجاست مخففہ ہی اور اس سے پاو کپڑے سے کم نجاست ہووے تو معاف ہی پاو یا زیادہ پاو کپڑے سے معاف نہیں اور دھونا اسکا فرض ہی اور لعاب یعنے پانی موہنہ کا خچر اور گدھے کے اور باریک بوندان پیشاب آدمی کے کہ سوئی کے روزن کے برابر ہووین تو معاف ہی کیفیت دھونے کے نجاست کی یہہ ہی کہ جو نجاست نظر آتی ہی اسکا اثر دھونے سے جاتا ہی تب وہ پاک ہوتی ہی اگر مشکل ہو اثر کا اسکے جانا یعنے بغیر صابون وغیرہ کے اثر اسکا نا جاوے تو اسے تین دفعہ دہووے اور تین دفعہ قوت سے نچوڑے اور جو نجاست کہ نظر نہیں آتی ہی مانند پیشاب وغیرہ کے اسکو تین بار دھونا اور تین دفعہ نچوڑنا بس ہی لیکن نچوڑنے کو قوت شرط ہی نچوڑنے والے اور جو چیز کے نچوڑے نہیں جاتی جیسا کہ تختہ یا بوریا اسکو تین دفعہ دھونا اور تین دفعہ سوکھانا ضرور ہی

فصل دوسرا بیان میں پوست وغیرہ کے پاک ہوتا ہی پوست تمام ہوئے جانور کا دباغت حقیقی سے یا دباغت حکمی سے دباغت حقیقی اسے کہتے ہیں کہ پوست پکا کر صاف کرتے ہیں اور رنگ دیتے ہیں اور دباغت حکمی پوست کو دھوپ میں سکھاتے اور مٹی سے صاف کرنے کو کہتے ہیں اور نجاست عود نہیں کرتی بعد دباغت حکمی کے بھی یعنے پھر نجس نہیں ہوتا پانی پہونچنے سے پوست آدمی کا اور سور کا کسی طرح سے پاک نہیں ہوتا اگر ان جانوروں کو

که گوشت اسکا درست نہین ہی کوئی ذبح کرے تو پوست اسکا ذبح کرنیکے سبب سے پاک ہوتا ہی لیکن گوشت
اسکا ذبح کرنے سے پاک نہین ہوتا روایت صحیح مین اور فتوی بھی اسی بات پر ہی اور جو چیز کہ لہو اسمین نہین
پہونچتا وہ چیز موت سے پاک نہین ہوتی جیسا کہ بال خواہ ادمی کے ہووین یا کسی جانور کے ہووین اور پر ان جانورکے اور
سم اور استخوان اگر اسے چربی نالگی ہووے اور نافہ مشک کا اور مشک پاک ہی نافہ اس پوست کو کہتے ہین کہ جسمین مشک
رہتا ہی اور کھانا مشک کا حلال ہی زباد پاک ہی اور جایز ہی نماز اس شخص کی کہ کوئی زباد سے کپڑون کو خوشبو
کیا ہی فصل تیسرا بیان مین استنجے کے استنجا یعنے پاک کرنا دبر اور قبل کا پانی سے یا ڈھیلے سے یا پتھر سے سنت
ہی مردون کو لازم ہی کہ پیشاب کے اثر کو بہوت احتیاط کرین یعنے ڈھیلا لیکر تھوڑے قدم پھرین اور جس طرح عادت
ہو اس طرح اپنے خاطر جمع کرین تا کہ قطرہ پیشاب کا باقی نارہے پیش از خاطر جمع ہونے پیشاب کے قطرہ سے وضو
کرنا جایز نہین عدد ڈھیلون کا استنجے کے واسطے سنت نہین بلکہ مستحب ہی تین ڈھیلے سے پاک کرنا اگر تین ڈھیلونسے
کم مین پاک ہوا ہو والا جس قدر مطلوب ہووین اس قدر ڈھیلے لیوے اور پاک کرنا پانی سے اور ڈھیلے سے برابر ہی
لیکن پانی سے پاک کرنا افضل ہی اور دونو سے پاک کرنا فاضلتر ہی اگر نجاست جاگہ سے نکلنے کے پہیلے اور
درہم سے زیادہ ہووے تو پاک کرنا اسکا پانی سے ہو یا ڈھیلے سے فرض ہی اور استنجا کرنا استخوان سے اور گوبر سے اور
کھانے کے چیزونسے آدمی کے اور جانور کے اور اینٹ سے اور گچ سے اور شیشہ سے اور سیدھے ہات سے مکروہ ہی
اور اگر کوئی روزہ دار ہی تو آبدست کرنے مین مبالغہ نا کرے کہ روزہ جانیکا اندیشہ ہی اور اٹھنے کے آگے
دبر کو کپڑے سے یا ہات سے پونچھ کر اٹھے اور غسل جنابت یا حیض یا نفاس کے وقت اگر نجاست تھوڑی بھی دبر یا قبل
مین ہووے تو دھونا اسے پانی سے فرض ہی کھولنا عورت کا استنجے کے واسطے روبرو لوگون کے جایز نہین اگر نجاست
درہم سے بھی زیادہ ہووے کہ نماز پڑھنا اس سے درست نہین ہی تو بھی استنجے کے واسطے لوگون کے روبرو عورتون کو نا
کھولنے حد عورت کے بیان کا کتاب صلواۃ مین آویگا اگر اس نجاست کو کسیطرح سے بغیر کھولنے عورت کے دور نہین
کر سکتا ہی تو نماز اس نجاست سے پڑھنا ہی کہ درست نہین ہی اور کوئی طور سے کپڑے کا آسرا اور کوئی حیلہ کر کر خواہ
پانی سے ہو یا ڈھیلے سے اس نجاست کو دور کرے اور جب کوئی جاوے ضرور مین جاوے تو اول پانو بایان اندر رکھے

پہلے بسم اللہ اور بعد بسم اللہ کے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ کہے بعد اسکے جاوے اور قبلہ
کے طرف موںھ یا پیٹ کر نا بیٹھے کہ مکروہ ہی اور نکلنے وقت سیدھا پاؤں آگے رکھکر نکلا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ
اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ بولے کتاب الصلوٰۃ اس کتاب میں ایک مقدمہ اور بیس پچیس باب ہیں مقدمہ
بیان میں ان چیزوں کے کہ نماز سے تعلق رکھتے ہیں قامت اُسے کہتے ہیں کہ جماعت کے واسطے اذان کے طرح سے موذن کہتا ہے
اور اذان کے الفاظ کے سوا قد قامت الصلوٰۃ اسمیں کہتے ہیں تحری اسے کہتے ہیں کہ آدمی کو کسی چیز میں شک ہووے اور اس
شک کے دفع کرنے اور یقین حاصل ہونیکے واسطے فکر کرے اور اعادہ اسے کہتے ہیں کہ کوئی شخص ایک کام کر کر پھر دوسرے
دفعہ اسے کرے قاعدہ نماز میں بیٹھکر التحیات پڑھنے کو کہتے ہیں تسمیع سمع اللہ لمن حمدہ کو کہتے ہیں تحمید ربنا لک
الحمد کو کہتے ہیں قومہ رکوع سے سر اٹھا کر کھڑے رہنے کو اور جلسہ درمیان دو سجدوں کے بیٹھنے کو کہتے بدعت اسے
کہتے ہیں کہ وہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اور صحابہ کے وقت میں نا ہووے بعد پیدا ہوئی ہووے سو تم اور
مدرک اسے کہتے ہیں کہ امام کے سات اول سے آخر تک نماز پڑھتا ہی اور مسبوق وہ ہی کہ اول نماز میں امام کے سات
شریک نا ہووے بلکہ ایک دو رکعت کے بعد امام کے سات آکر ملا ہووے لاحق اُسے کہتے ہیں کہ اول نماز میں امام کے سات شریک ہووے
بعد اُسکے حدث ہونیکے سبب سے یا نماز میں سونیکے سبب سے ایک دو رکعت نماز کے بیچ میں یا آخر میں اسی امام کے سات
نا ملے ہووے مقتدی اسے کہتے ہیں کہ اقتدا کرے کوئی امام کے سات خواہ مدرک ہو یا مسبوق ہو یا لاحق ہو صاحب
ترتیب اسے کہتے ہیں کہ چھ وقت کی نماز اسکی وتر کے سوا فوت نا ہوئی ہو فور اسے کہتے ہیں کہ جو چیز اس پر فرض یا واجب
ہووے اسی وقت کرے تراخی اسے کہتے ہیں کہ فرض یا واجب ہووے کی بعد اسے اگر چاہے تو دیر سے ادا کرے خواہ اسی وقت
ادا کرے حد اسے کہتے ہیں کہ شرع میں گناہ کبیرہ کے واسطے کچھ مار مقرر ہووے اور اسے کوئی اپنے طرف سے کم نا کر سکے بخلاف
تعزیر کے کہ قاضی اور بادشاہ اسکے کمی اور زیادتی کو مختار ہی امر معروف اسے کہتے ہیں کہ جو کام عبادت اور نیکی کے
ہیں اسکا حکم کرے نہی منکر اسے کہتے ہیں کہ گناہ اور بدی کے کاموں سے منع کرے مرتد اسے کہتے ہیں کہ کوئی مسلمان ہو کر پھر
کافر ہووے ذمی کافر کو کہتے ہیں لیکن وہ کافر جزیہ دیوے اور اطاعت اہل اسلام کی کرے بیت المال خزانہ بادشاہ
کو کہتے ہیں کہ جسمیں ملک کا پیسا جمع ہوتا ہی اور وہ مال مسلمانوں کا حق ہی باب اول بیان میں فضائل نماز کے اس

باب تین مین فصل ہین فصل اول بیان مین وقتہا نماز فرض وغیرہ کے وقت نماز فجر کا صبح صادق سے لیکر آفتاب نکلنے
ہی صبح صادق اسے کہتے ہین کہ کنارے پر آسمان کے مشرق کے طرف کو سپیدی نمود ہووے اور وقت ظہر کا آفتاب
آسمان کے بیچ سے مغرب کے طرف کو ڈھلے بعد جب تک کہ دو سایہ آدمی کا یا لکڑی کا موافق اسکے قد کے ہووے
سوا سایہ اصلی کے اور ایک روایت مین ایک سایہ کے برابر سوا سایہ اصلی کے ہووے باقی رہتا ہی سایہ اصلی اسے
کہتے ہین کہ ایک لکڑی سیدھی برابر زمین پر سیدھا کھڑا کرے جب آفتاب برابر سر کے آوتے تب سایہ پر لکڑی
کے نظر کرے جتنا سایہ پڑے وہ سایہ اصلی ہی یا لکڑی کھڑے کئے بعد اسکے سایہ کو دیکھتا رہے جب تلک
سایہ اسکا کم ہوتا جاوے تب تلک دوپہر نہین ہوئی جس وقت کہ سایہ اسکا زیادہ ہونے لگے تب معلوم کرے کہ
دوپہر ہوکر آفتاب مغرب کے طرف ڈھلا جتنا سایہ اس لکڑی کا زیادہ ہونیکے آگے برابر دوپہر کو قایم تھا وہ سایہ
اصلی ہی ایک سایہ یا دو سایہ کے اوپر سایہ اصلی ملاو تو جسقدر سایہ ہوتا ہی اُتنا سایہ ہووے تک ظہر کا وقت ہی سایہ
اصلی سب دنون مین برابر نہین کسی دنون مین برابر رہتا ہی اور کسی دنون مین کم ہوتا ہی اور تھوڑے دنو مین سایہ اصلی
باقی نہین رہتا ظہر کے نماز کے بعد وقت عصر کے نماز کا غروب آفتاب تک ہی اور آفتاب غروب ہوتے ہی وقت
مغرب کا شروع ہوتا ہی تا شفق سفید غروب ہووے شفق اسے کہتے ہین کہ آفتاب غروب ہووے بعد مغرب کے طرف کنارے
آسمان کے سرخی رہتی ہی اسکا نام شفق سرخ ہی اسکے بعد تھوڑے دیر تک سفیدی رہتی ہی وہ شفق سفید ہی
اور سفیدی غروب ہووے بعد وقت نماز عشا کا اور وتر کا ہوتا ہی صبح تک لیکن وتر اول فرض عشا کے پڑھنا
جایز نہین ہی واسطے ترتیب کے اور جو کوئی کے وقت عشا کا نا پاوے اس پر فرض نہین ہوتی نماز عشا کی اور واجب
نہین ہوتی نماز وتر کی کس واسطے کہ نماز کا فرض ہونا وقت پر موقوف ہی بعضے ملک مین آفتاب غروب
ہوتے ہی فجر ہوتی ہی اور نماز عشا کا وقت وہان کے لوگون کو نہین ملتا فصل دوسرا بیان مین وقت مستحب نمازکے
مستحب ہی تاخیر نماز فجر کی ہر موسم مین اُجالا ہووے تک اور گرمی کے دنون مین تاخیر ظہر کے نماز کے آگے تمام ہونے تک
سایہ کے مستحب ہی اور تاخیر نماز عصر کی جب تک کہ آفتاب کا رنگ متغیر نا ہووے مستحب ہی اور تاخیر عشا کی تیسرے حصہ
رات کا گذرے تک اور تاخیر وتر کی تا آخر رات کے مستحب ہی جس کسیکو کہ پچھلی رات کا اُٹھنا یقین ہو مجھے اگر پچھلی رات کو

نا اُٹھ سکے

نا اٹھ سکے تو پچھلے رات میں پڑھنا وتر کا اولیٰ ہی اور مستحب ہی جلدی ظہر کے نماز کی سردی کے دنوں میں اور جلدی نماز مغرب کی اور جس دن کہ ابر ہووے جلدی نماز عصر کی اور عشا کی مستحب ہی اور تاخیر کرنا نماز فجر کا اور ظہر کا اور مغرب کا ابر کے دن میں مستحب

فصل تیسرا بیان میں وقت مکروہ کے

جایز نہیں نماز خواہ قضا ہووے فرض ہو یا واجب ہو یا قضا وتر کی ہو یا نماز نفل ہو یا سجدہ تلاوت اور نماز جنازہ کی ہو آفتاب نکلتے وقت اور برابر دوپہر دن کو اور آفتاب غروب ہوتے وقت مگر عصر کی نماز اس روز کی اگر نا پڑھا ہووے تو جایز ہی اور پڑھنا نوافل کا بعد نماز فجر کے آفتاب نکلنے تک اور بعد نماز عصر کے مکروہ ہی اگر کوئی نماز قضا اس دونو وقت میں بھی پڑھا تو جایز ہی اور سجدہ تلاوت اور نماز جنازہ بھی جایز ہی اور بعد طلوع ہونے فجر کے فجر کی سنت کے سوائے اور نوافل کا پڑھنا مکروہ ہی اور مغرب کے نماز کے آگے آفتاب غروب ہوئے بعد پڑھنا نوافل کا مکروہ ہی اور اسیطرح نوافل کا پڑھنا خطبے کے وقت اور قامت جماعت کی ہوتے وقت مکروہ ہی مگر سنت نماز فجر کی قامت ہوتے وقت پڑھنا جایز ہی اور پیش از نماز دونوں عیدوں کے گھر میں ہو یا عیدگاہ میں ہو اور بعد از نماز عیدین کے مسجد یا عیدگاہ میں فقط اور درمیان میں جمع کرنے دو نماز کے بیچ عرفے اور مزدلفہ کے اور نزدیک تنگ ہونے وقت فرض کے اور نزدیک تقاضا حاضر ہونے کے اور پیشاب کے اور وقت حاضر ہونے کھانے کے کہ بھوکا ہووے اور نزدیک ہر چیز کے کہ مشغول کرے خاطر کو اور خلل کرے حضور دل کو نماز میں نوافل کا پڑھنا مکروہ ہی اور جایز نہیں دو نماز جمع کرنا ایک وقت میں مگر حاجیوں کو بیچ عرفے کے کہ نماز ظہر کے ساتھ نماز عصر کو پڑھتے ہیں اور مزدلفہ میں نماز عشا اور مغرب کی ملا کر پڑھتے ہیں اُن کو درست ہی بیان اسکا حج کے کتاب میں آویگا

باب دوسرا بیان میں اذان اور اقامت کے

سنت ہی اذان کہنا واسطے ہر نماز فرض کے بغیر ترجیع اور لحن کے معنی ترجیع کی یہہ ہی کہ ہر لفظ کو اذان کے دو بار پکار کر اور دو بار آہستہ کہے اور اسطرح اذان کہنا جایز نہیں اور لحن اسے کہتے ہیں کہ آواز راگ کی نکلے اور تغیر اسکے کلمات و حرفوں میں آوے یہہ بھی جایز نہیں اور فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم دو دفعہ کہے اور قامت مانند اذان کے ہی مگر بعد حی علی الفلاح کے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ دو بار کہے کلمات اذان کے جدا جدا اور کلمات قامت کے

ملے ہووے بولے اور اذان اور قامت کہتے وقت کھڑا رہے اور قبلہ کے طرف مونھہ کرے اور بات نا کرے اور سیدہے
اور داوین طرف حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہتے وقت اذان میں پھرے اور قامت میں پھرنا ضرور
نہیں اور دونو ہاتھ کے انگلیوں کو دونو کانوں میں رکھے اذان میں اور اذان کے بعد موذن بیٹھے بعد اسکے قامت کہے
مگر مغرب کے اذان کے بعد نا بیٹھے اور اذان اور اقامت کہنا قضا کرنے کے واسطے نمازوں کے اگر بہوت نمازان ایکبار
قضا کیا چاہے تو اول کے نماز کے واسطے ایک اذان اور قامت کہے اور باقی نمازوں کے واسطے مختار ہی اگر چاہے
اذان اور قامت ہر نماز کے واسطے علیحدہ علیحدہ کہے اور اگر چاہے فقط قامت کہہ کر ہر ایک نماز کو قضا کرے
اور نماز کا وقت ہونے کے آگے اذان نا کہے اگر کہا تو پھر اگر وقت ہووے بعد پھر کہے اور مکروہ ہی اذان اور قامت
جنب کی اور قامت محدث کی اور مکروہ ہی اذان زن کی اور فاسق کی فاسق اسے کہتے ہیں کہ گناہ کبیرہ
کرنے کے سبب سے خارج ہوا ہو امر شرع سے اور مکروہ ہی اذان دیوانے کی اور بیٹھ کر اذان دینا بھی مکروہ ہی اور
جو کوئی نشا میں اذان دیوے تو وہ بھی مکروہ ہی اور اذان دینا بندیکا اور ولد الزنا کا اور اندھے کا اور اعرابی کا مکروہ
نہیں اعرابی جنگل میں رہنے والے کو کہتے ہیں اور مکروہ ہی مسافر کو ترک کرنا اذان اور قامت کا اگر فقط قامت
بھی بولا تو کفایت اور اگر کوئی گہر میں اپنے بیچ شہر کے نماز پڑھتا ہوا اور اس شہر میں اذان اور قامت ہوتی ہووے
اور یہہ بغیر اذان اور قامت کے نماز پڑھے مکروہ نہیں لاکن مسافر کو اور مقیم کو اپنے گھر میں کہنا اذان اور قامت
مستحب ہی اور زنان کو اذان اور قامت کہنا ضرور نہیں اور واجب ہی جواب دینا موذن کو اذان کا اگر جنب ہی تو
بھی اسے جواب کہنا واجب ہی اور حایض اور نفسا ہووے تو جایز نہیں جواب دینا موذن کا اسطرح جیسے کہ جو لفظ
موذن کہتا ہی سو آپ بھی کہتا جاوے جب موذن حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہے تو اسکے جواب میں
لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے اور فجر کی اذان میں جب کہے اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ تو اسکے جواب میں
کہنا صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ یا کہے مَاشَاءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَالَمْ یَشَاءْ رَبُّنَا لَمْ یَکُنْ اور بعد تمام
ہونے اذان کے یہہ دعاے وسیلہ پڑھے اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ
اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَارْزُقْنَا

شفاعتہ

شفاعته اِنّکَ لاتُخلِفُ المیعادَ حدیث میں آیا ہی کہ جو کوئی موذن کے اذان کا جواب دیکر یہہ
دعا پڑھیگا اُسے حلال ہوویگی میری شفاعت اور یہہ بھی حدیث میں آیا ہی کہ جو کوئی اذان سنتے وقت کہیگا
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا بخشے جائنگے گناہاں اُسکے یعنے چھوٹے
گناہاں باب تیسرا بیان میں شرطاں نماز کے حکم میں فرض کے ہیں اول پاک ہونا بدن مصلی کا حدث اور
جنب سے دوسرا پاک ہونا کپڑوں کا تیسرا پاکی مکان کی جہاں نماز پڑھتا ہی چوتھا ستر عورت کا عورت اس بدن کو
کہتے ہیں کہ جسکا ڈھانپنا فرض ہی وہ مردوں کو ناف کے نیچے سے زانوں کے نیچے تک اور بیبیوں کو تمام بدن سوائے مونہہ کے اور ہاتھوں کے
ہتھیلیاں اور دونو پاؤں اوپر پیٹھ پانوں کے عورت ہی اور باندیوں کو مردوں کے برابر ہی سوائے اسکے پیٹ اور پیٹھ
باندیوں کی عورت میں داخل ہی اگر پاؤ پنڈری کسی بی بی کے نماز پڑھتے وقت یا پاؤ بالاں سر کے یا پاؤ
پیٹ یا عورت غلیظہ کھلے تو نماز درست نہیں عورت غلیظہ قبل اور دبر کو کہتے ہیں باقی بدن عورت
خفیفہ ہی اگر کوئی ایسا کپڑا پاوے کہ پاؤ اس کپڑے کا پاک اور باقی ناپاک ہو تو ننگا نماز پڑھنا اسے جائز نہیں
بلکہ اس کپڑے کو باندہ کر نماز پڑھے اور اگر کپڑا پاؤ سے کم پاک اور باقی ناپاک ہووے تو مختار ہی چاہے تو
وہ کپڑا باندہ کر نماز پڑھے اور چاہے تو ننگا نماز ادا کرے اگر کوئی شخص تھوڑا کپڑا پاوے جس سے قبل و دبر ڈھپ
سکے تو اسے ڈھانپ کر نماز پڑھے اور اگر فقط قبل اور دبر ڈھپنے کے برابر ہووے تو اسمیں مختار ہی چاہے دبر
ڈھپنے یا قبل اور اگر کوئی شخص اگر کپڑا بالکل نا پاوے تو ننگا نماز پڑھے بیٹھ کر اور ایما سے رکوع اور سجود کرے اور دونو
پاؤں لمبے کرے قبلے کے طرف کے ننگے کو بیٹھ کر نماز پڑھنا اشارے سے افضل ہی کھڑے رہکر پڑھنے سے ساتھ رکوع
اور سجود کے پانچواں نیت کرنا شرط ہی بغیر فاصلہ تکبیر تحریمہ کے لیکن نیت میں شرط یہہ ہی کہ دلمیں سمجھے کہ کونسی
نماز پڑھتا ہی اور نماز نفل میں مطلق نیت نماز کی کفایت کرتی ہی احتیاج تقیید کا کہ فلانی نماز پڑھتا ہوں ضرور
نہیں اور اسیطرح تراویح اور نماز سنت میں نیت مطلق کافی ہی لیکن نماز فرض اور واجب کے واسطے تعین نماز کا
شرط ہی مقتدی نیت متابعت امام کرے اور نماز جنازہ کے واسطے نیت کرے اسطرح جیسے الصلوٰۃ للّٰہ تعالیٰ

والدعاء للمیت یعنے کہے زبان سے کہ نماز پڑہتا ہوں واسطے خدا کے اور دعا کرتا ہوں واسطے میت کے اور
اگر آپ امام ہی تو اقتدیت بہذا الامام کہنا ضرور نہیں چہٹا شرط ہی روبرو ہونا قبلے کا جو لوک کہ مکہ
میں رہتے ہیں انکو برابر ہونا عین عمارت کعبہ کا شرط ہی باقی ملک کے لوکوں کو برابر ہونا طرف کعبہ کے کفایت
کرتا ہی اور جو شخص کہ خوف رکھتا ہووے دشمن یا کسی جانور سے کہ اگر قبلہ کے طرف کھڑا رہا تو پیچھے سے یا بازو سے
اگر مصلی کو ایذا پہونچاویگا وہ شخص نماز پڑہے جس طرف کہ پڑہ سکے اور جس شخص پر شک ہووے قبلہ کا وہ تحری
کرے کہ قبلہ کدہر ہی جسطرف کہ اسکے دلکو یقین آوے اسطرف نماز پڑہے اگر بعد نماز پڑہنے کے اسے معلوم ہو کہ
جسطرف نماز پڑہا اسطرف قبلہ نتہا اور تحری میں اپنے خطا کیا وہ نماز اعادہ کرنا ضرور نہیں اور اگر نماز میں
معلوم ہوا کہ میں نماز پڑہتا ہوں سو قبلہ کا طرف نہیں ہی تو وہیں نماز میں قبلے کے طرف پہر جاوے اگر کوی
شخص امامت کیا ایک قوم کی اندھیری رات میں اور کسو کو معلوم نہیں کہ قبلہ کدہری اور امام نے تحری
کرکو ایک طرف کھڑا رہا اور مقتدیاں بہی ہر ہر شخص تحری کر کر ایک ایک طرف قبلہ کا سمجھ کر کھڑے رہے
پیچھے امام کے اور احوال امام کا بہی کسو کو معلوم نہیں کہ امام کا موہنہ کسطرف ہی اور مقتدیاں بہی مختلف کھڑے رہے
اگر امام کے پیچھے ہیں تو نماز سب کی درست ہی باب چوتہا بیان میں نماز کے اسباب میں پانچ فصل ہیں فصل
اول بیان میں فرایض نماز کے اول فرض ہی کہنا تکبیر تحریمہ کا تکبیر تحریمہ وہ ہی کہ بعد نیت کے اللہ اکبر کہنے پر
دوسرا قیام یعنے کھڑے رہنا نماز فرض میں اور واجب میں فرض ہی تیسرا قرأت یعنے پڑہنا قرآن کا نماز
میں چوتہا رکوع کرنا پانچواں سجدہ کرنا چہٹا آخر کا قاعدہ بیٹھنا موافق تشہد کے فرض ہی یعنے اشہد ان
محمدا رسول اللہ پڑہے تک بیٹھے یہہ چھ فرضان ارکان نماز ہیں ساتواں بعد تشہد آخر کے باہر آنا نماز
سے فرض ہی خواہ لفظ سلام سے ہو یا اور کسی فعل مصلی سے ہو فصل دوسرا بیان میں واجبات نماز کے
پڑہنا فاتحہ یعنے سورۃ الحمد کا دو رکعت میں اول کے نماز فرض میں اور تمام رکعتوں میں وتر کے اور سنتوں کے
اور نوافل کے واجب ہی اور ضم کرنا یعنے ملانا سورے کا فاتحہ سے یا ایک بڑی آیت یا تین آیت چہوٹے کو دو رکعت
میں فرض کے اور تمام رکعتاں میں وتر اور سنتاں اور نوافل کے واجب ہی اور تعین قرأت کا دو رکعت اولین

نماز فرض کے اور اول پڑھنا فاتحہ کا دوسرے سورے سے کہ ضم کرنا ہی واجب ہی اور زمین پر ناک رکھنا سجدہ میں اور رعایت
ترتیب کی کرنا اس فعل میں کہ مکرر یعنے دو بار ہی واجب ہی جیسا کہ دو سجدے اگر کوئی شخص ایک سجدہ کر کر دوسری
رکعت کے واسطے اٹھ کھڑا رہے اور ادا کرے اس سجدہ کو دوسری رکعت میں یعنے تین سجدے کرے تو نماز باطل نہیں ہوتی
لیکن ترک واجب ہوتا ہی بخلاف اسکے ترتیب قیام اور رکوع اور سجود کی فرض ہی اگر کوئی رکوع کے آگے سجدہ کیا یا رکوع قیام
کے آگے کیا تو نماز فاسد ہوتی ہی اور تعدیل ارکان یعنے آرام پانا ہر رکن میں واجب ہی اور بیٹھنا قاعدۂ اول کا اور پڑھنا
تشہد کا دونوں قاعدوں میں اور اٹھنا تیسری رکعت کے واسطے بغیر توقف کے بعد تمام ہونے تشہد کے اور
لفظ السلام سوائے علیکم کے کہنا واجب ہی اور پڑھنا دعائے قنوت کا وتر میں اور تکبیرات زواید دونو عیدین کے اور
تعین تکبیر کا شروع کرنے کے واسطے ہر نماز کے سوائے نماز عیدین کے مخصوص اور تکبیر رکوع کی دوسری رکعت میں
نماز عیدین کے اور جہر پڑھنا امام کو نماز فجر اور مغرب اور عشا میں اور سر پڑھنا امام کو نماز میں ظہر اور عصر کے اور بعد
دو رکعت کے نماز مغرب اور عشا میں اور نوافل میں دن کے واجب ہی اور منفرد مختار ہی بیچ نماز جہر کے فرض میں چاہے
پڑھے بسر یا بجہر جیسا کہ مختار ہی نماز نفل میں رات کے فصل تیسرا بیان میں سنتان نماز کے اٹھانا دونو ہات کا تکبیر تحریمہ کے واسطے
برابر دونو کانوں کے مردوں کو اور باندیوں کو اور کاندھے تک بی بیوں کو اور کھولنا انگلیوں کا اور پکار کر بولنا امام کو تکبیر کا
اور پڑھنا ثنا کا نماز فرض ہو یا نفل ہو سنت ہی اور پڑھنا بسم اللہ کا اور رکھنا سیدھے ہات کا داوین ہات پر نیچے ناف کے
مرداں کو اور اوپر سینے کے زنان کو اور تکبیر رکوع کی اور اٹھانا سر کو رکوع سے اور تسبیح رکوع میں تین بار کہنا اور پکڑنا
دونو گھٹنوں کا دونو ہات کے انگلیاں کھول کر مرداں کو اور رکھنا سیدھے پنڈلیوں کو رکوع میں اور برابر رکھنا پیٹھ
کا برابر چوتڑوں سے اور تسمیع اور تحمید کہنا اور تکبیر سجود کی اور اٹھانا سر کو سجدے سے اور کہنا تسبیح سجود تین بار اور قومہ
اور جلسہ سنت ہی اور اشارہ کرنا شہادت کے انگلی سے لا الہ کہتے وقت انگلی کھڑی کرنا اور الا اللہ کہتے وقت اتارنا
اور پڑھنا فاتحہ دو رکعت میں آخر کے ظہر اور عصر اور عشا کے اور ایک رکعت میں مغرب کے اور پڑھنا درود کا قعدہ
آخر میں اور پڑھنا دعا کا درود کے بعد سنت ہی اور انتظار کرنا سلام امام کا مسبوق کو ادا کرنیکے واسطے باقی نماز
کے سنت ہی فصل چوتھا بیان میں آداب نماز کے نظر کرنا مصلی کا سجدہ کی جاگہ پر قیام میں اور دونو پانو پر رکوع میں

اور ناک پر سجدے میں اور گود پر قاعدے میں اور بند کرنا مونھ کو جمائی لیتے وقت اور نکالنا دونوں ہاتوں کا آستینوں سے تکبیر کہتے وقت
اور بند کرنا کہانسی کو موافق مقدور کے اور اٹھنا نماز کے واسطے تکبیر میں حی علی الفلاح کہتے وقت اور شروع کرنا امام
کو نماز کا قد قامت الصلوٰۃ کہتے وقت آداب نماز سے ہیں فصل پانچواں بیان میں کیفیت ترکیب نماز کے جب کہ ارادہ کرے
کوئی نماز میں داخل ہونیکا اٹھاوے دونوں ہاتوں کو برابر دونوں کانوں کے اور تکبیر کہے بغیر مد کے نیت کئے بعد اگر کوئی شخص شروع کرے
نماز کو تسبیح سے جیسا کہ کہے سُبْحَانَ اللّٰہِ یا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یا تہلیل سے یا ایسے الفاظ فارسی سے کہے اگر عاجز ہو عربی کہنے سے
جایز ہی جیسا کہ قرات فارسی نماز میں عاجز کو جایز ہی اگر کوئی نماز شروع کرتے وقت بجاے اللّٰہ اکبر کے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ کہا تو درست
نہیں اور رکھے سیدہا ہات کو اوپر بائیں ہات پر نیچے ناف کے اگر مرد ہی اور اوپر سینے کے رکھے اگر زن ہی اور پڑھے ثنا کو اسطرح سے سُبْحَانَکَ
اَللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ اور اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ
الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ کہے آہستہ جو کوئی قرات پڑھنے والا ہی اور مسبوق بھی پڑھے لیکن مقتدی نا پڑھے اور عیدین کے
نماز میں بعد تکبیر زواید کے اعوذ کو پڑھے اور بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم ہر رکعت میں پڑھے اور بسم اللّٰہ ایک آیت قرآن شریف کی
ہی کہ نازل ہوئی ہی فرق ہونیکے واسطے درمیان دو سوروں کے اور بسم اللّٰہ فاتحہ میں یا ہر ہر سورے میں داخل نہیں بعد بسم اللّٰہ پڑھے
کے فاتحہ کو اور ضم کرے اسکے ساتھ سورہ یا تین آیت چہوٹے اور فاتحہ تمام ہوئے بعد آمین کہے امام اور مقتدیان بھی آمین کہیں
آہستہ کہ سنت ہی اور تکبیر کہے بعد تمام کرنے سورہ یا تین آیت کے بے مد اور رکوع کرے جسطرح سے تیسرے فصل میں بیان ہوا
اور تسبیح پڑھے رکوع میں تین بار یعنے سبحان ربی العظیم تین بار کہے بعد اٹھاوے سر کو تسمیع و تحمید کہتا ہوا اگر امام یا
منفرد ہووے تو اور اگر مقتدی ہی تو فقط تحمید کہے بعد تکبیر کہتا ہوا سجدے میں جاوے اسطرح کہ پہلے دونوں زانو رکھے بعد
اسکے دونوں ہات اور بعد ناک اور بعد پیشانی درمیان میں دونوں ہاتوں کے رکھے اور سجدہ کرے پیشانی اور ناک پر اگر فقط
یا ناک پر سجدہ کیا تو مکروہ ہی اگر پگڑی کے پیچ پر سجدہ کیا تو بھی مکروہ ہی اور سجدے میں دونوں بازو کھول کر رکھے اور دونوں رانوں پیٹ
سے دور رکھے اور ملاوے نہیں اور دونوں پاؤں کے انگلیاں قبلے کے طرف کو رکھے کہ سنت اور تسبیح پڑھے سجدہ میں تین بار
یعنے سبحان ربی الاعلیٰ تین دفعہ کہے اور سجدہ میں جاوے اور دونوں رانوں کو اپنے پیٹ سے ملاوے کہ زنان کو ویسے
سجدہ کرنا سنت ہی بعد سجدے کے تکبیر کہتا ہوا سر اٹھاوے اسطرح سے کہ خلاف ہووے سجدہ میں جانے کا اول پیشانی

بعد ناک بعد ہات اتھاوے اور جلسے مین بیٹھے جیسا قاعدہ مین بیٹھتے ہین اور تکبیر کہتا ہوا پھر سجدہ مین جاوے کہ یہ سب
ان دونو سجدون کی یعنے ایک سجدہ کے بعد دوسرا سجدہ کرنا دوسری رکعت کو اتھنے کے آگے واجب ہی
بعد دوسرے سجدہ کے اتھے واسطے قیام کے بغیر ٹیکے کے اور پڑھے دوسری رکعت جیسا کہ پڑھا ہی اول کے
رکعت کو مگر ثنا اور اعوذ پڑھنا اول کے رکعت کے سوائے باقی رکعتان مین ضرور نہین اور دونو ہات نا اتھاوے
کہ سنت نہین جب کہ فراغت پاوے دونو سجدون سے رکعت ثانی کے بچھاوے داوین پاؤن کو اور بیٹھے اس
پاؤن پر اور کھڑا رکھے سیدھا پاؤن کو اور موڑ کر رکھے انگلیان کا اس پاؤن کے قبلہ کے طرف اور دونو رانو
پر دونو ہات رکھے اس صورت سے قاعدہ بیٹھنا سنت ہی اور زن دونو پاؤن نکالے سیدھے طرف کر اور بیٹھے
زمین پر کہ زن کو یون قاعدہ مین بیٹھنا سنت ہی اور پڑھے تشہد ابن مسعود کا وہ تشہد یہہ ہی
اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰۃُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ
وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اور آخر کے رکعتان نماز فرض کے ایک رکعت ہو یا
دو رکعت فاتحہ پڑھے فقط کہ سنت ہی اور ضم سورہ ضرور نہین اور قاعدہ دوسرا بیٹھے جس طرح کہ قاعدہ
اول بیٹھا اور پڑھے اسمین تشہد اور درود اور دعا کہ لفظان اس دعا کے قرآن کے یا حدیث کے ہووین اور وہ
دعا آدمیون کے باتون کے سریکی نا ہووے اکثر کتابون مین یہہ دعا لکھے ہین اَللّٰہُمَّ اغْفِرْلِیْ
وَلِوَالِدَیَّ وَلِاُسْتَاذِیْ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ
وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَآءِ مِنْہُمْ وَالْاَمْوَاتِ بعد دعا کے سلام کرے
یعنے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کہے امام کے سات سیدھے اور داوین طرف
نیت کرتا ہوا اول مین سلام کی مصلیون کو اور جو فرشتے کہ حفاظت کے واسطے آدمیون کے ہین
اور امام کو اگر امام اس طرف ہی اور اگر امام کے برابر مقتدی ہی تو دونو طرف کے سلام مین امام کے بھی نیت
کرے اور امام نیت کرے جو مردان اور زنان اور بچے اور خنثے سبکے ساتھ نماز پڑھیون اور فرشتے اور جنات صالح کے

دونو سلام مین اور امام جہر کرے قرأت مین نماز فرض فجر کے اور اول دو رکعت مین مغرب و عشا کے خواہ وہ نماز
وقتیہ ہووے یا قضا اور نماز جمعہ مین اور نماز عیدین مین اور جہر کرے قرأت مین باقی نمازون کے جیسا کہ نوافل مین دن کے
سر پڑھنا واجب ہی اور منفرد نماز جہریہ مین مختار ہی چاہے جہر سے پڑھے یا سر سے جیسا کہ مختار ہی نفل پڑھنے والا
رات کا اگر ترک کیا امام نے سورہ کو دو رکعت مین اول کے نماز مغرب یا عشا مین تو پڑھے آخر کے رکعتون مین فاتحہ کے
ساتھ جہر سے اور اگر فاتحہ اول رکعتون مین ترک کیا تو آخر کے رکعتون مین نا پڑھے اور قرأت فرض ایک آیت ہی
اور سنت قرأت مین بیچ سفر کے ساتھ جو سورہ چاہے سو پڑھے اور مقیم کو سنت ہی طوال مفصل نماز فجر اور ظہر ۲ فاتحہ اور اسکے ۴
مین اور طوال اوسط نماز عصر اور عشا مین اور طوال قصر نماز مغرب مین اور رکعت اول مین دوسری رکعت سے فجر کی نماز
کے زیادہ پڑھنا اتکا سنت ہی طوال مفصل سورۂ حجرات سے سورۂ بروج تک ہی یعنے جو سورتان حجرات سے
سورۂ بروج تک ہین وہ طوال مفصل ہین اور طوال اوسط سورۂ بروج سے لم یکن تک اور طوال قصر لم یکن سے سورۂ
ناس تک ہی اور کوئی سورہ یا آیت قرآن شریف کے نماز کے واسطے مقرر نا کرے اور مقتدی قیام مین فقط نا پڑھے
بلکہ چپ کھڑا رہے اور سنے باب پانچوان بیان مین امامت کے اسمین پانچ فصل ہین فصل اول بیان مین اس شخص کے
کہ سزاوار امامت کا ہی جماعت سے نماز پڑھنا سنت موکدہ ہی اور مذہب مین اہل سنت و جماعت کے نماز پڑھنا
پیچھے ہر صالح اور فاسق کے درست ہی اور سزاوار امامت کے واسطے اول صاحب خانہ ہی اسکے بعد وہ شخص کہ
حاکم نے اسے امامت کے واسطے نوکر رکھا ہووے اسکے بعد بادشاہ کا اسکے بعد جسے علم نماز کا زیادہ ہووے اسکے بعد
قرأت خوب پڑھتا ہووے اسکے بعد جو متقی ہووے اسکے بعد جو عمر مین زیادہ ہووے اسکے بعد جو نیک خلق ہووے اسکے
بعد جو خوبصورت ہی اسکے بعد جو اشراف ہو نسب مین اسکے بعد جسکی آواز خوب ہووے اسکے بعد جسکے کپڑے
پاک تر ہووین اور اگر سب نماز پڑھنے والے برابر ہووین سب صفتان مین تو قرعہ کرین یا جسے مقتدیان اختیار کرین
وہ امامت کرے اگر مقتدیان باوجود افضل کے دوسرے کو امام کرین تو بدی ہی فصل دوسرا بیان مین مکروہات امامت کے
امامت بندہ کی اور اعرابی کی اور فاسق اور اندھے اور اہل بدعت کی اور ولد الزنا کی اور لیٹی نماز پڑھنے والے
کی مکروہ ہی اور جماعت ننگے آدمیوں کی اور جماعت زنان کی مکروہ ہی اگر زنان جماعت سے نماز پڑھین تو امام انکا

ہی

بیچ مین کھڑے رہے جیسا کہ امام ننگون کا بیچ مین کھڑا رہتا ہی فصل تیسرا بیان مین صفون نماز کے اگر دو شخص نماز جماعت سے پڑھین تو مقتدی سیدھے بازو کو امام کے کھڑا رہے لیکن امام سے آگے نا ہووے اور اگر مقتدی دو شخص ہوون یا زیادہ دو سے تو امام کے پیچھے کھڑے رہین اول صف مردان کے آگے ہووے اُنکے بعد بچون کی صف اُنکے بعد خنثون کی صف اُنکے بعد زنان کی صف کھڑے رہے اگر کوئی زن کسی مصلی کے برابر نماز کے واسطے کھڑے رہے خواہ محرم ہووے یا غیر محرم لیکن بہوت چھوٹے چھوکرے نا ہووے بلکہ لائق جماع کے ہووے اور وہ نماز رکوع اور سجود کی ہووے اور مشترک ہووے تکبیر تحریمہ مرد اور زن کے اور ایک امام کے پیچھے دونو نماز پڑھتے ہووین اور دونو مین کوئی مسبوق نا ہووے اور ادا کرنا نماز کو دونو پیچھے امام کے حقیقتاً یعنے دونو مدرک ہووین یا حکماً یعنے دونو لاحق ہوون یا ایک مدرک اور ایک لاحق ہووے اور کھڑے رہین ایک مکان مین بغیر حایل کے کہ کوئی چیز درمیان مین حایل نا ہووے اور فاصلہ ایک شخص کے رہنے کے موافق بیچ مین نا ہووے اور امام نیت کرے امامت کی اس زن کے اور وہ مرد کہ جسکے برابر زن کھڑے رہتی ہی پیچھے کھڑے رہنے کے واسطے اس زن کو اشارہ نا کرے یہہ سب صورتان ہووے تو نماز اس مرد کی فاسد ہوتی ہی اور اگر وہ مصلی اشارہ کیا اور وہ زن اسکا اشارہ نا مان کر پیچھے نہیں کھڑے رہے تو نماز اس زن کی فاسد ہوی اگر دو مرد دونو طرف ایک زن کے اور تیسرا مرد برابر پیچھے اسکے جو کھڑا ہوگا تو ان تینون کی نماز فاسد ہوتی ہی اور اگر دو زن ایک صف مین کھڑے رہین تو نماز چار مرد کی فاسد ہوتی ہی دو مرد دونو طرف کے اور دو پیچھے کے اور اگر تین زنان صف مین برابر کھڑے رہین تو نماز دو مرد کی دونو طرف کے اور تین تین مرد انکے ہر صف مین سے کہ ان زنان کے برابر پیچھے کھڑے ہووینگے آخر صف تلک نماز فاسد ہوتی ہی کس واسطے کہ تین زنان کی ایک صف ہوتی ہی اور صف زنان کی فاسد کرتی ہی نماز کو ان مردان کے صف کہ پیچھے زنان کے صف کے کھڑے رہین اور زنان حاضر نا ہووین نماز جماعت مین بلکہ اپنے گھر مین نماز پڑھین فصل چوتھا بیان مین اقتدا کے اقتدا مرد کو زن کے سات جایز نہیں اور طاہر کو معذور کے سات کہ وضو معذور کا ناقص ہی اور قاری یعنے پڑھنے والے کو امی کے سات کہ جسے پڑھنا نہیں آتا اور کپڑے والے کو ننگے سات اقتدا کرنا درست نہیں اور جو شخص کہ نماز رکوع اور سجود سے پڑھتا ہووے اور وہ اگر کسی شخص کے سات کہ اشارے سے نماز پڑھتا ہی اقتدا کرے تو جایز نہین اور نماز فرض پڑھنے والا

اگر اقتدا کرے نفل پڑھنے والیکے سات یا دوسرے فرض پڑھنے والیکے سات تو جایز نہیں اور جایز ہی اقتدا
وضو والیکا تیمم والے کے سات اور دھونے والے کا غسل میں یا وضو میں مسح کرنے والے کے سات خواہ غسل میں
مسح کرے یا وضو میں اور جایز ہی نفل پڑھنے والے کو اقتدا کرنا فرض پڑھنے والے کے سات اور کھڑے رہنے والے کو
بیٹھکر پڑھنے والے اور کوبڑے کے سات اور جایز ہی اقتدا اشارہ سے نماز پڑھنے کو دوسرے اشارہ سے نماز پڑھنے والے کے
سات اور اگر ظاہر ہووے حال امام کا کہ محدث ہی تو مقتدیان اپنے نماز کو اعادہ کریں صورت اسکی یہہ ہی کہ امام کا
مذہب شافعی ہو یا مالکی اور لہو وغیرہ اسکے بدن سے نکلے تو اسکے مذہب کے موافق وضو اسکا فاسد نہیں ہوا لیکن
مذہب حنفی کے موافق وہ امام محدث ہی ویسا امام اگر امامت کرے اور بعد نماز کے معلوم ہو حال اسکا تو حنفی
مقتدیان اس نماز کو پھر اکر پڑھیں اگر امی اور قاری اقتدا کریں ایک امام کے پیچھے اور امام آخر کے دو رکعت میں
خلیفہ کرے امی کو تو نماز فاسد ہوتی ہی سب کی فصل پانچوان بیان میں ساقط ہونے حضور جماعت کے اگر پانی
برستا ہووے یا ٹھنڈ سخت ہو یا کوئی قیدی ہو یا ڈر ہو کسی دشمن وغیرہ کا یا اندھارا ہو بہوت یا اندھا ہو یا
پاؤن اور ہات اسکے کٹے ہون بخلاف یعنے ایک طرف کا پاؤن اور ایک طرف کا ہات اسکا کٹا ہو یا بیمار ہو یا
بوڈھا ہو بہوت تو نماز جماعت کے واسطے حاضر ہونا ضرور نہیں کہ ان سب صورتان میں جماعت ساقط ہوتی
ہی اور معاف ہی ویسیطرح جو شخص فقہ کی کتاب کے تکرار میں ہو یعنے کسی کو پڑھاتا ہو یا آپ پڑھتا ہو اور
وقت حاضر ہونے کھانے کے کہ دل اسکا متوجہ ہو کھانا کھانیکے طرف اور بھوکا ہوا اور جو کوئی سفر کے ارادے
میں ہو اور جو شخص کہ بیمارداری میں ہو کسی بیمار کے اور اگر رات کو باد سخت چلتی ہووے تو بھی جماعت میں
حاضر ہونا ضرور نہیں لیکن خدا تعالیٰ کا فضل ایسا ہی کہ جو کوئی ان عذروں میں کسی سبب سے جماعت میں
حاضر نا ہو سکے اور دل میں نیت کرے کہ اگر یہہ عذر نا ہوتا تو جماعت سے نماز پڑھتا اسی جماعت سے نماز پڑھنے کا
ثواب حاصل ہوتا ہی اس نیت کے سبب سے ثواب نماز جماعت کا بیس پر سات حصہ ہی نسبت کرتے اس
نماز کے کہ اکیلا کوئی پڑھے باب چھٹا بیان میں حدث کے کہ نماز میں واقع ہووے جس کسیکو نماز میں حدث ہووے وہ
شخص نماز کو چھوڑکر وضو کرے اور جہاں سے نماز چھوڑا ہی بنا کرے یعنے شروع کرکر تمام کرے لیکن تین ہوئے سوا

اور جگہ کا ... کرے اور عورت کو اپنے نائب کو بولے اگر امام نے کسیکو مقتدیوں میں اپنا خلیفہ کر کو نماز کے واسطے
کھڑا کرے صورت اسکی یہہ ہے کہ امام کو نماز میں حدث ہوا تو اسے لازم ہے کہ مقتدیوں میں سے ایک کو اپنا نائب
مقرر کرے تا وہ نائب نماز تمام کرے اور امام وضو کو جاوے وضو کر باقی نماز اپنی جہاں سے چھوڑا ہے تمام کر لے
اگر کوئی نماز پڑھتے وقت قرات میں اٹکے اور اتنی قرات نا پڑا ہو کہ جس سے نماز جائز ہوتی ہے وہ امام بھی خلیفہ کرے
جس شخص کو گمان ہو کہ اپنے کو حدث ہوا اور اسکے گمان سے مسجد سے نکل آیا اگر ... نہیں یا اور ... ہووے ... کے نماز
پڑھتا ہو صف کے باہر ہوا اور بعد اسکے معلوم ہوا کہ حدث نہیں ہوا تو نماز اسکی فاسد ہوئی پھر کر نماز از سر نو
پڑھے اور جو کوئی کہ نماز میں دیوانہ ہوا اور بعد تھوڑے دیر کے اسے ہوش آیا یا کسیکو نماز میں احتلام ہوا یا کسیکو
نماز میں بیہوشی ہووے تو پہر کے اپنی نماز پھر اکر پڑھیں اگر کسیکو بعد تشہد کے حدث ہوا وہ وضو کر کر سلام نماز کا
ادا کرے اگر حدث جان کر کیا ہو بعد تشہد کے یا بعد تشہد کے بات کیا تو تمام ہووے نماز اسکی اگر کوئی تیمم کر کر نماز
پڑھتا ہے اور پانی اسے نظر آوے یا کوئی موزے پر مسح کر کر نماز پڑھتا ہے اور مدت مسح کی تمام ہووے یا کسی موزہ
عمل سے موزہ پاؤں سے نکالے یا کوئی امی نماز پڑھتے وقت ایک سورہ یاد کرے یا ننگا ... کپڑا پاوے
یا کوئی قدرت پاوے رکوع اور سجود کی نماز اشارے سے پڑھتے وقت تو نماز ان سب صورتوں میں باطل ہوتی ہے
اور اسی طرح جو کوئی صاحب ترتیب ہوا اور اس پر کوئی نماز کا قضا کرنا واجب ہے اس نماز کو قضا نا کر کر نماز وقتیہ
شروع کرے اور وہ نماز قضا یاد آوے تو جو نماز کہ پڑھتا ہے وہ نماز فاسد ہوتی ہے اور کوئی امام خلیفہ کرے امی کو
یا کسیکو نماز فجر پڑھتے وقت آفتاب نکلے یا نماز جمعہ کی پڑھتے وقت عصر کی نماز کا وقت داخل ہووے یا کسیکو نماز
میں پٹی زخم کی جو کہ بندھی ہو بنیکے سبب سے گر پڑے یا کسی معذور کا نماز میں عذر جاتا رہے تو نماز ان سب صورتوں میں
فاسد ہوتی ہے خلیفہ کرنا مسبوق کو لیکن مسبوق جب تمام کرے نماز امام کی تو کوئی مدرک آگے ہو کر بدل
مسبوق کے نماز کا سلام دیوے اور جو مسبوق کہ خلیفہ ہوا امام کا اگر کوئی فعل نماز کے فساد کا بیش از ادا کرنے بعد
تشہد آخر کے اس سے صادر ہو تو نماز مسبوق کی فاسد ہوتی ہے لیکن قوم کی نماز فاسد نہیں ہوتی ہے اور اسی طرح
فاسد ہوتی ہے نماز مسبوق کی قہقہے سے امام کے بعد تشہد آخر کے نزدیک تمام کرنے تمام کرنے نماز کے اگر امام مسبوق کا

مسجد کے باہر گیا یا بات کیا بعد تشہد آخر کے تو نماز سب کی فاسد نہیں ہوتی اگر مصلی کو رکوع میں یا سجدہ میں
حدث ہوئے تو وضو کرے اور اعادہ کرے رکوع یا سجدہ کو جسمیں حدث ہوا ہو اگر کوئی رکوع میں یا سجدہ میں
یاد کیا کہ اپنے سجدہ باقی ہی اور سجدہ کو اسوقت ادا کیا تو اعادہ کرے رکوع اور سجدہ کو جو آگے کیا تھا اور
اگر کوئی امام ایک مقتدی کے سات نماز پڑھتا ہوا اور اس امام کو حدث ہو تو وہ مقتدی خلیفہ ہوتا ہی امام کا
بغیر نیت خلاف کے باب ساتواں بیان میں فاسدات اور مکروہات وغیرہ نماز کے اسباب میں چار فصل ہیں فصل
اول بیان میں مفسدات نماز کے اگر کوئی نماز میں بات کرے یا دعا مانگے کہ وہ دعا مشابہت رکھے باتوں سے
آدمیوں کے جیسا کہ کہے عربی یا اور کسی زبان میں کہ ای خدا مجھے کھانا دے یا کپڑا دے یا کوئی آہ یا اوہ کرے یا کوئی
روئے درد سے یا مصیبت سے تو نماز فاسد ہوتی ہی اگر کوئی ذکر سے بہشت کے یا دوزخ کے نماز میں روئے تو نماز
نہیں ہوتی ہی اگر کوئی کھانسے نماز میں بغیر عذر کے یا جواب دے چھینکنے کا یرحمک اللہ کر کر تو نماز جاتی ہی
اور اگر کوئی شخص نماز میں اپنے امام کے سوائے اور کسی مصلی کو غلطی میں قراءت کے لقمہ دیا تو نماز اسکی فاسد ہوتی
ہی اگر کوئی جواب نماز میں لا الہ الا اللہ کر کر کسیکے سوال کا جواب دیا یا کوئی کسیکے سلام کا جواب علیکم السلام
دیا یا کسیکو سلام کیا تو نماز فاسد ہوتی ہی اگر کوئی نماز ظہر کی پڑھتا ہوا اور آگے تمام کرنے اسیکے نماز عصر کی
کہ اسپر فائتہ ہو یا نفل کی نیت کر کو بغیر اٹھانے ہات کے تکبیر بول کر شروع کرے تو نماز عصر کی یا نفل کی شروع
کرنا درست ہی لیکن وہ ظہر کی نماز فاسد ہوتی ہی اور اگر کوئی نماز ظہر کی ایک یا دو رکعت پڑھ کر دوسرے دفعہ
نیت اسی ظہر کے نماز کی کر کر بغیر اٹھانے ہات کے تکبیر کیا تو نماز ظہر کی جو اول پڑھتا تھا فاسد نہیں ہوتی
اور وہ نیت لغو یعنے بے فائدہ ہوتی ہی اگر نماز میں قرآن سے دیکھ کر کچھ پڑھا یا کھاوے یا پیوے تو نماز فاسد
ہوتی ہی اور اگر کوئی نماز میں دیکھا کچھ لکھا ہوا کسی جاگہ پر اور سمجھا اسکے مضمون کو یا کھایا کوئی چیز دانتوں
میں اٹکی ہوئے دانہ سے ہر بھر سے کے یا کوئی مصلی کے آگے سجدے کی جاگہ سے گیا تو نماز فاسد نہیں ہوتی
مگر وہ جانے والا گناہ گار ہوتا ہی فصل دوسرا بیان میں مکروہات نماز کے مکروہ ہی نماز میں کپڑے سے
کھیلنا یعنے کپڑے کو بغیر ضرورت کے حرکت دینا یا سرکانا اور بدن سے کھیلنا اور دور کرنا یا سرکانا کنکروں کا

مگر واسطے سجدہ کیے اگر ایکبار سرکا یا تو مکروہ نہیں اور مکروہ ہی توڑنا انگلیوں کا اور کمر کے اوپر ہات رکھنا اور
دیکھنا سیدھے یا داہنوں طرف اور بیٹھنا دو ہات اور چوتڑ ٹیک کر کتے کے سرکا اور زمین پر رکھنا دونو
ہات کھنیوں تک اور سلام کا جواب کسیکو ہات سے دینا اور چار زانو بیٹھنا بے عذر اور بے باندھے ہوے
رکھنا بالاں اپنے سر کے نماز میں اور سمیٹنا کپڑیکا آگے سے یا پیچھے سے سجدہ میں جاتے وقت اور مکروہ ہی اگر کوئی
نماز میں کپڑا سر پر یا کاندھے پر ڈالے اور کنارے اسکے دوسرے طرف لٹکتے رہیں اور جمائی لینا مکروہ ہی اگر جمائی آوے تو
داہنوں ہاتھ سے بند کرے اور بند کرنا دونو آنکھوں کا نماز میں اور کھڑا رہنا امام کا محراب میں مکروہ ہی لیکن سجدہ کرنا
امام کا محراب میں مکروہ نہیں اور مکروہ ہی اکیلا کھڑا رہنا امام کا دوکان میں اور مقتدیاں زمین پر یا عکس اسکا کہ
امام نیچے زمین پر کھڑا رہے اور مقتدیاں سب اوپر کھڑے رہیں دوکان میں اور پہننا اس کپڑیکا کہ جس میں تصویراں
ہوویں کیا نماز میں کیا غیر نماز میں اور جس جاگہ نماز پڑھتا ہی اس جاگہ میں سر کے اوپر یا سامنے یا مقابلہ میں صورت ہووے تو
مکروہ ہی اگر سر اس کا توڑ دیا ہو یا صورت بہوت چھوٹی ہو کہ نظر نا آوے یا جاندار کی صورت نا ہووے تو مکروہ
نہیں اور نماز میں گننا آیتوں کا اور تسبیح کا ہات سے مکروہ ہی اور مکروہ نہیں مارنا سانپ و بچھو کا اور نماز پڑھنا پیچھے کسیکے
کہ بیٹھا ہوا باتیں کرتا ہو یا آگے مصلی کے مصحف دھرا ہو یا تلوار لٹکی ہو یا شمع یا چراغ روشن ہو یا کوئی نماز پڑھے
تصویر کے کپڑے پر بشرطیکہ سجدہ نا کرے اس کپڑے پر تو مکروہ نہیں اگر سجدہ اس کپڑے پر کیا تو مکروہ ہی اور کمر
باندھنا اور تلوار وغیرہ ہتیار کا باندھنا اگر مشغول نا کرے نماز میں حرکت اسکی تو مکروہ نہیں اور پونچھنا پسینے
سے مٹی یا گہاس بعد از نماز کے مکروہ نہیں اگر اندیشہ ہووے تو نماز میں بھی جایز ہی اور اگر کوئی نماز نفل میں ایک سورہ کو
پھر اگر دو رکعت میں پڑھے تو بھی جایز ہی اور مکروہ نہیں فصل تیسرا بیان میں ان چیزوں کے کہ توڑنا نماز کا اور تاخیر
کرنا نماز کا ان چیزوں سے جایز ہی واجب ہوتا ہی قطع کرنا نماز کو اگر کوئی مظلوم فریاد کرے ظلم سے کسی ظالم
کے مصلی سے اور اگر چوری جاتا ہو مال ایک درم کا خواہ اپنا مال ہو یا غیر کا اور اگر لانڈگا بکری کو لیجاتا ہووے
یا کوئی اندھا باوڑی میں گرتا ہووے تو بھی قطع کرنا نماز کو جایز ہی اور جنانے والی دائی کو اگر پیدا ہوتا ہوا بچہ
کے مرنے کا اندیشہ ہووے تو نماز کو تاخیر کرنا جایز ہی دوسرے وقت قضا کرے اور اگر مسافر کو ڈر ہو چوراں

اور قرآن کا تو وہ بھی نماز کو تاخیر کیا تو جایز ہے دوسرے وقت قضا کرے جو کوئی نماز نا پڑھے
جانکر کاہلی سے تو مارنا اسی سخت مار کہ لہو جاری ہو بدن سے اسکے اور قید کرنا تاکہ نماز پڑھے اور یہی حکم
ہی اسکا کہ جو کوئی رمضان شریف کے روزے نا رکھے اگر کوئی انکار کرے نماز یا روزہ یا زکات یا حج کی فرضیت
کا یعنی فرض نا جانے تو اسے قتل کرنا ضرور ہے فصل چوتھا بیان میں مکروہات کے کہ نماز کے سوا مکروہ ہیں
مکروہ ہے بند کرنا مسجد کے دروازے کا اور وطی کرنا پیشاب کرنا یا جا ضرور پھیرنا مسجد کے اوپر اور مکروہ
نہیں اس گھر پر جسمیں کوئی جاگہ نماز کے واسطے مقرر کیا ہو اور جنب و حایض اور نفسا بھی اس گھر پر
جاویں تو جایز ہے اگر کوئی مسجد کو نقش کرے گچ سے یا سونے کے پانی سے تو مکروہ نہیں ہے باب آٹھواں بیچ بیان
وتر کے اور نوافل کے اس باب میں چار فصل ہیں فصل اول بیان میں وتر کے نماز وتر کی واجب ہے اور وہ تین رکعت
ہیں ایک سلام سے جیسا نماز مغرب کی اور دو رکعت علیحدہ اور ایک رکعت نا پڑھے اور واسطے
تیسری رکعت میں وتر کے دعاے قنوت پڑھنا اسطرح ہے کہ بعد تمام ہونے سورہ کے دونوں ہاتھ اٹھا کر
تکبیر کہے اور ہات باندھ کر قنوت پڑھے اور قنوت بارہ مہینے وتر میں پڑھنا واجب ہے بعد قنوت پڑھنے کے
رکوع کرے اور سوا وتر کے دوسری نماز میں قنوت نا پڑھے اور تینوں رکعت میں وتر کے فاتحہ اور دوسرا
سورہ پڑھے اور مقتدی متابعت کرے امام کے قنوت پڑھنے میں یعنی مقتدی بھی پڑھے دعا قنوت یہ ہے

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَهْدِيْكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَيْكَ وَ
نُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ كُلَّهٗ نَشْكُرُكَ وَلَا
نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَ
نَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ
عَذَابَكَ الْجِدَّ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ

اور جسکو دعاے قنوت یاد نا ہووے یا پڑھا نا جاوے تو اسکے بدل تین دفعہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ کہے یا رَبَّنَا اٰتِنَا
فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور اسکو بھی یاد نہ ہووے تو

یارب یارب تین باری کہے اور اگر کوئی اقتدا کرے فجر کی نماز میں پیچھے اس شخص کے کہ فجر کی نماز میں قنوت پڑھتا ہو تو
تو خاموش کھڑا رہے امام کے ساتھ اور دونوں ہاتھ چھوڑ دیوے یا باندھ رکھے اور اگر کوئی قنوت کو بھول کر رکوع کیا تو
رکوع میں یا بعد رکوع کے تو مت یاد کیا قنوت کو تو نہ پڑھے اور اگر پڑھا بعد رکوع کے تو پھر رکوع نہ کرے اور سجدہ سہو کرے
دونوں صورت میں اور اگر نہ کیا تمام کرنے مقتدی قنوت کو امام رکوع کرے یا مقتدی نے قنوت شروع نہ کی تھی کہ امام رکوع
میں چلا جاوے اور اندیشہ ہو مقتدی کو کہ اگر مقتدی قنوت پڑھے گا تو رکوع امام کے ساتھ نہیں ملنے کا تو متابعت کرے امام کی
اور قنوت کو چھوڑ دیوے اور اگر امام ترک کیا قنوت کو تو مقتدی پڑھے اگر مل سکتا ہو رکوع میں امام کے ساتھ والا ترک کرے
اور اگر کوئی امام کے ساتھ تیسری رکعت کے رکوع میں شریک ملے تو وہ پایا قنوت کو باقی نماز میں اپنے قنوت کو نہ پڑھے

فصل دوسری بیان میں سنتوں مؤکدہ او غیر مؤکدہ پانچوں وقت کی نمازوں کے دو رکعت آگے نماز فجر کی اور دو رکعت بعد
نماز ظہر کے اور دو رکعت بعد نماز مغرب کے اور دو رکعت بعد نماز عشا کے اور چار رکعت ایک سلام سے آگے نماز ظہر کے اور جمعہ
کے اور چار رکعت بعد نماز جمعہ کے سنت مؤکدہ ہیں اور چار رکعت آگے عصر کے نماز کے اور چار رکعت آگے عشا کے نماز
کے اور چھ رکعت بعد مغرب کے نماز کے مستحب اور غیر مؤکدہ ہیں فصل تیسرا بیان میں حکم نوافل کے مکروہ ہے چار رکعت سے زیادہ
پڑھنا نوافل میں ایک سلام سے دن کو اور آٹھ رکعت سے زیادہ پڑھنا رات کو اگر کوئی نوافل قرات زیادہ پڑھا تو
بہتر ہے یا زیادہ رکعت سے پڑھے اپنے دو رکعت اپنی قرات سے پڑھنا بہتر چار رکعت سے کہ تھوڑی قرات سے پڑھے اور
فرض کی دو رکعت اخیر میں اور وتر کی تینوں رکعت میں اور سنت اور نوافل کے اور واجب ہے ادا کرنا نوافل کا
جب شروع کرے اگرچہ شروع کیا ہو اوقات مکروہ میں یا غروب ہونے کے وقت بھی ادا کرنا اسکا واجب ہے اور قضا
کرنا دو رکعت اگر کوئی نیت کیا ہو چار رکعت کی اور توڑا ہو اس نماز کو بعد از قاعدہ اول کے یا آگے قاعدہ
اول کے یا کوئی نہ پڑھا ہو رکعتوں میں کچھ قرات یا قرات دو رکعت میں اول کے پڑھا اور اخر کے دو رکعت میں قرات
ترک کیا یا آخر کے دو رکعت میں قرات پڑھا اور اول کے دو رکعت میں ترک کیا یا پڑھا قرات اول کے دو رکعت میں اور
ایک رکعت میں آخر کے اور ایک رکعت میں ترک کیا پڑھا قرات ایک رکعت میں آخر کے فقط یا پڑھا قرات دو رکعت
میں آخر کے اور ایک رکعت میں اول کے تو یہ سب صورتوں میں دو رکعت قضا کرے اور بیٹھ کر پڑھنا

نفل خواہ ابتدا میں بیٹھکر شروع کرے یا ایک دو رکعت کھڑے رہکر پڑھے بعد باقی نماز بیٹھکر تمام کرے باوجود
قدرت کھڑے رہکر پڑھنے کی جایز ہی لیکن آدھا ثواب ہی بیٹھکر پڑھنے والیکو اور اگر عذر ہی تو پورا
ثواب ہی بیٹھکر پڑھنے کی صورت نماز کی یون ہی کہ جیسا تشہد مین بیٹھتے ہیں اسطرح سے بیٹھے اور دونو ہات
ناف کے نیچے باندھے اور رکوع مین دونو زانو پر دونو ہات رکھکر جھکے باقی سجدہ اور قاعدہ وغیرہ کھڑے
رہکر نماز پڑھنے کے موافق پڑھے اور جایز ہی نماز نفل گھوڑے وغیرہ جانور پر سوار رہمین باہر شہر کے اشارے سے
جس طرف کو منہ اس جانور کا ہووے اور قبلہ کے طرف ہونا شرط نہیں اور اگر کوی شروع کرکر نماز سواری مین
اترے تو جایز ہی بنا اسپر یعنے جہاں سے چھوڑا ہی نماز اترنے وقت وہین سے باقی نماز تمام کرے زمین پر لیکن اگر
کوی شروع کرے نماز زمین پر اور چاہے کہ تمام کرے اسے سوار ہوکر تو جایز نہیں اگر کوی سوار ہوکر پانچ وقت کی
نماز کے سنن بھی پڑھا تو جایز ہی لیکن سنت فجر کی وتر کی پڑھے کہ تاکید فجر کی سنت اور سنتاں سے زیادہ ہی
اگر نماز نفل مین ماندگی کے سبب سے کسی چیز کو تکیا دیکر کھڑا رہے تو بغیر کراہت کے درست ہی اگر بے سبب تکیا دیا تو
مکروہ ہی اور جس جانور پر سوار ہوکر نماز پڑھتا ہی اگر اسے نجاست لگی ہووے یا زین یا رکابان اسکے نجس ہووین تو
بھی نماز جایز ہی اگر کوئی پاؤن سے چلتے ہوے نماز پڑھے تو جایز نہیں اور نماز فرض اور واجب اور نماز جنازہ
اور سجدہ تلاوت کہ پڑھا ہووے زمین پر آیت سجدے کو سوار ہمین جایز نہیں فصل چوتھا بیان میں اقسام نوافل
کے سنت ہی رمضان مین بیست رکعت پڑھنا تراویح کے دس سلام سے اور سنت کفایت ہی جماعت اسکی
یعنے اگر سب ترک کرین جماعت تراویح کو تو سب گناہگار ہووینگے اور اگر تھوڑے لوگ بھی جماعت سے
تراویح کی نماز پڑھے تو سب سے سنت جماعت کی ادا ہوتی ہی اور وقت تراویح کا بعد از نماز عشا کے ہی
وتر کے آگے اور بعد وتر کے بھی وقت تراویح کا ہی اور مستحب ہی بیٹھنا بعد ہر چار رکعت کے موافق چار رکعت
پڑھنے کے اور مستحب ہی اسیطرح وقفہ کرنا بعد تراویح کے پیش از وتر کے اور ایکبار ختم قرآن شریف کرنا تراویح
مین سنت ہی اور اگر فوت ہو تراویح تو قضا کرنا ضرور نہیں نا جماعت سے نا اکیلا اور سنت ہی تحیۃ المسجد
دو رکعت ہیں کہ مسجد مین جاتے ہی بیٹھنے کے آگے پڑھے اگر کوئی اور نماز سوا اسکے ہی مسجد مین جاتے ہی پڑھا تو

تحیۃ المسجد ادا ہوتی ہی اور مستحب دو رکعت بعد وضو کے کہ اسے تحیۃ الوضو کہتے ہیں اور مستحب ہی نماز ضحی وہ دو رکعت سے بارہ رکعت تک ہی اور وقت نماز ضحی کا بعد بلند ہونے آفتاب کے تا زوال ہی اور نماز استخارہ اور نماز حاجت یہہ بھی دو رکعت ہیں اور مستحب ہی نماز رات کی کہ جسے تہجد کہتے ہیں اور وہ بھی دو رکعت سے آٹ رکعت تک ہیں اور وقت تہجد کا بعد دو پہر رات کے صبح صادق تک ہی اور نماز تسبیح بھی نوافل میں ہی فضیلت اس نماز کی حدیث میں یون آئی ہی کہ جو کوئی پڑھیگا اس نماز کو تو بخشیگا اللہ تعالی اسکے اول و آخر کے پرانے اور نئے اور چھوٹے اور بڑے اور چھپے ہوے اور ظاہر کے گناہاں کو چاہیے کہ اس نماز کو ہر روز پڑھے ایکدفعہ اور اگر نا پڑسکے تو ہر جمعہ کو ایکبار پڑھے اگر یہہ بھی نا پڑہ سکے تو ہر مہینے کو ایک بار پڑھے اگر یہہ بھی نا ہو سکے تو سال میں یکبار پڑھے اگر سال میں بھی ایکبار نا پڑھے تو تمام عمر میں ایکبار تو بھی پڑھے یہاں تک مضمون حدیث کا ہی ترکیب نماز تسبیح کی یہہ ہی کہ چار رکعت کی نیت کرے اور تکبیر تحریمہ کہے اور بعد ثنا کے پندرہ بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے بعد اسکے اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھکر فاتحہ اور سورہ الہکم پڑھے اسکے بعد پھر دس بار سبحان اللہ تا آخر پڑھکر رکوع کرے اور رکوع میں اور قومہ اور دونو سجدوں میں اور جلسہ میں دس دفعہ پڑھے اور تین رکعتوں میں بھی اسیطرح پڑھکر تمام کرے لیکن اول پندرہ بار پڑھنا ان تینوں رکعت میں ضرور نہیں اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ کے والعصر اور تیسری رکعت میں سورہ کافرون اور چوتھی رکعت میں سورہ اخلاص پڑھے اور مستحب ہی شب بیداری عبادات سے آخر کے دس رات میں رمضان کے اور دونو رات میں عیدین کے اور پندرہویں رات میں شعبان کے بھی مستحب ہی لیکن جماعت سے نماز پڑھنا ان راتوں میں شب بیداری کے واسطے مسجدوں میں مکروہ ہی

باب نوان بیان میں پانے نماز فرض سات امام کے اگر کوئی شروع کرے نماز فرض اکیلا بعد اسکے جماعت کھڑے رہے تو قطع کرے وہ اپنی نماز کو اور اقتدا کرے امام کے سات بشرطیکہ سجدہ نا کیا ہو یا سجدہ بھی کیا ہو لیکن وہ نماز چار رکعت نا ہووے اور اگر سجدہ کیا ہو چار رکعت کی نماز میں تو ملاوے اسکے سات دوسرے رکعت کو اور قاعدہ بیٹھے اور سلام پھیر کر اقتدا کرے امام کے سات یہہ دو رکعت جو اکیلا پڑھا سو نفل میں داخل ہووے

اور اگر تین رکعت پڑھا چار رکعت کی نماز میں اسکے بعد جماعت کھڑی ہوئے تو تمام کرے اپنی نماز کو چوتھی
رکعت پڑھکر اور بعد تمام کرنے کے اقتدا کرے امام کے ساتھ نیت سے نفل کے تا ثواب جماعت کا حاصل ہووے
مگر نماز فجر اور عصر میں جائز نہیں بعد ان دونوں کے نوافل مکروہ ہیں اگر کوئی ایک رکعت نماز فجر یا نماز مغرب
میں پڑھا ہووے اور اسکے بعد جماعت کھڑی ہووے تو توڑے نماز کو اور اقتدا کرے اگر کوئی شروع کیا سنت جمعہ
کی اور نکلے خطیب خطبہ کے واسطے یا سنت شروع کیا ہو ظہر کی اور اقامت جماعت کی واسطے ہووے ان دونو
صورت میں دو رکعت پڑھکر تمام کرے اور بعد ادا کرنے فرض کے چار رکعت سنت قضا پڑھے اور جو کوئی نہ
پاوے امام کو نماز فرض میں اقتدا کرے سوائے نماز فجر کے اور مشغول نا ہووے ادا کرنے میں سنت کے مگر فجر کی کہ تاکید اسکی
سب سے زیادہ ہی بشرطیکہ یقین ہو کہ سنت فجر کی پڑھتے تک امام کے ساتھ نماز بات آویگی اگر سمجھیگا کہ دو رکعت
امام کے ساتھ نا ملیگی تو سنت فجر کی بھی نا پڑھے اور اقتدا کرے امام کے ساتھ اور قضا کرنا سنت فجر کو درست
نہیں مگر فرض کے ساتھ اگر فوت ہووے تو آگے زوال کے قضا کرے اسی دن اور سنت اول ظہر کے تمام کرے بعد
فرض کے ظہر کا وقت اسی روز کا جانیکے آگے پیش از ادا کرنے دو رکعت آخر کے سنت کو اگر کوئی ایک یا دو
رکعت ظہر کے پایا امام کے ساتھ تو انہی جماعت کو نہیں پایا لیکن ثواب جماعت کا اسے ملتا ہی بلکہ اگر
کوئی تشہد آخر میں بھی امام کے ساتھ اقتدا کرے تو ثواب جماعت کا اسے بھی حاصل ہے اور نفلاں پڑھنا
درست ہی آگے فرض پڑھنے کے لیکن وقت کی رعایت رکھے ایسا نا ہو کہ نفلاں پڑھنے میں وقت نماز کا کھووے
اگر وقت کے جانیکا اندیشہ ہووے تو نفلاں نا پڑھے اور جو کوئی پایا امام کو رکوع میں اور تکبیر کہہ کر اقتدا کیا اور
کھڑا نہیں رہا لیکن امام رکوع سے فارغ ہو کر سر اٹھایا تو وہ رکعت اس مقتدی کو نہیں ملی اور اگر کوئی امام موافق
درست ہونے نماز کے قرات پڑھے اسکے بعد کوئی مقتدی رکوع کرے اور وہ رکوع سے سر نہیں اٹھایا
تک امام بھی رکوع کیا تو صحیح ہی نماز اسکی اور اگر امام اسکے رکوع میں نہیں ملا اور سر اٹھایا اس مقتدی نے
رکوع سے تو نماز اسکی جائز نہیں اور جو کوئی مسجد میں اذان سننے بغیر نماز پڑھے کے اسے وہاں سے نکلنا
مکروہ ہی مگر وہ شخص کہ دوسرے مسجد کا امام یا موذن ہووے تو مکروہ نہیں اور جو کوئی اذان سے بعد اکیلا نماز

پڑھکر نکلے تو بھی مکروہ نہیں لیکن شرط ہی کہ اسکے نکلنے تک جماعت نا کھڑے ہو اگر جماعت کھڑے
ہوی تو ظہر او عشا کی نماز میں نیت سے نفل کے اقتدا کرے باقی نمازوں میں ضرور نہیں اور پڑہنا ایک
نماز کو دو بار درست نہیں یعنے پہلے نماز پڑھا سو ویسے ہی دوسرے دفعہ اسی وقت میں پڑھے باب
دسواں بیان میں نماز فوایت کے ترتیب درمیان نماز قضا کے اور وقتیہ کے اور درمیان میں قضاے فوایت کے
بایکدیگر فرض ہی یعنے اول قضا کرے بعد وقتیہ پڑھے اور فوایت میں اسیطرح رعایت ترتیب کی کرے
کہ اگر چار پانچ نماز فوت ہوین تو اول جو نماز فوت ہوی ہی اسے قضا کرے اسکے بعد دوسری نماز قضا
کرے اگر وقت مستحب نماز کا تنگ ہووے یا کوئی بھول کر نماز وقتیہ آگے قضا کرنے فایتہ کی پڑھے یا کسیکے چھہ وقت کی
نماز فوت ہووے سوا وتر کے تو یہہ تینوں صورتوں میں ترتیب ساقط ہوتی ہی اور باقی نہیں رہتی جب کہ ترتیب ساقط
ہووے پھر کر عود نہیں کرتی اگر کوئی پڑھا نماز وقتیہ یاد رکھہ کر نماز فایتہ کو اگرچہ وہ فایتہ وتر بھی ہووے تو
فاسد ہوتی ہی نماز وقتیہ لیکن فساد اسکا موقوف ہی ادا کرنے پر نماز فایتہ کی صورت اس مسئلہ کی یہہ
ہی کہ کوئی نماز فجر کی فوت کیا اور اسے قضا نا کر یاد رکھا کہ اپنے پر فجر کی نماز فایتہ ہی اور ظہر کی نماز
پڑھا تو نماز ظہر کی فاسد ہووے لیکن وہ شخص فجر کی نماز کو قضا کیا تو یہہ ظہر کی نماز باطل ہووے اسے بھی
پھر اگر پڑھے اگر فجر کی نماز قضا نہیں کیا اور بعد ظہر کے پھر بھی یاد رکھہ کر عصر کی نماز پڑھا اور اسیطرح
پڑھتا گیا تا پانچ نماز اس فجر کی نماز فایتہ کو یاد رکھہ کر پڑھا اور وقت پانچویں نماز کا اس فجر کی نماز کے
سوا گذر گیا تو یہہ پانچوں نماز ان پڑھا سو صحیح اور درست ہووے لیکن ترتیب ساقط ہوئی فجر کی نماز
فایتہ جب چاہے تب قضا کرے اگر پانچویں نماز کا وقت جانیکے اندر فجر کی نماز کو قضا کیا تو یہہ پانچوں نماز
فرض بدل ہو کر نفل ہو گئے ان سب کو پھر اگر ترتیب کے موافق پڑھے اور ترتیب باقی رہے اگر دو تین نماز
پڑھنے کے بعد بھی وہ فجر کی نماز کو قضا کیا تو بھی حکم ہی کہ انکو پھر اگر پڑھے اور وہ فرض بدل کر نفل
ہوتے ہیں اگر کوئی شخص کے بہت نمازاں فوت ہوئے ہوین تو ضرور ہی کہ ادا کرے اسطرح جسکے نیت کرے
پڑھتا ہوں میں واسطے خدا کے اول کی نماز فلانے وقت کی کہ ذمہ پر اپنے ہی اور وقت اسکا پایا اور نہیں پڑھا

جب ایک نماز قضا کیا تو دوسری اسکے اسی وقت کی نماز رہی ہو حکم مین اول کے نماز کے ہووے اگر بجا اول کے
آخری نماز کی نیت کیا تو بھی درست ہی اور یہی صورت ہوتی ہی باب کیا روان بیان مین سجود سہو کے واجب
ہونے مین دو سجدے بعد از سلام کے اور بعد انکے تشہد اور بعد تشہد کے سلام ترک یا تکرار یا تاخیر کرنے سے
کسی واجب کو نماز مین اگر ایک نماز مین دو واجب یا ایک ہی واجب دو بار ترک کیا ہووے تو بھی ایکدفعہ دو سجدہ
سہو وغیرہ سے ادا ہوتا ہی اور اگر کوئی ترک کرے واجب نماز مین جان کر تو گنہگار ہوتا ہی اور نماز پھر پڑھنا
واجب ہی اور سنت ہی سجدہ سہو کرنا ایک سلام کے بعد سیدھے ہات کے طرف اور ساقط ہوتا ہی سجدہ سہو طلوع
ہونے سے آفتاب بعد سلام کے نماز فجر مین اور اسیطرح ساقط ہوتا ہی سجدہ سہو اگر سرخ ہونے آفتاب کے
اگر سلام دیوے تو کوئی نماز عصر مین اور واجب ہوتا ہی سجدہ سہو مقتدی پر سہو سے امام کے اگر کوئی مقتدی سے
سہو ہووے تو سجدہ سہو واجب نہین ہوتا مقتدی پر اور سجدہ سہو کرے مسبوق امام کے ساتھ بعد اسکے
باقی نماز اپنی تمام کرے مسبوق باقی کی نماز مین اپنے کوئی واجب ترک کیا تو اسکے واسطے سجدہ علیحدہ کرے
اور جو کوئی کہ لاحق ہی وہ سجدہ سہو نا کرے امام کے ساتھ بعد اسکے باقی نماز اپنی پڑھے بعد سجدہ سہو
کرے نماز جمعہ اور نماز عیدین مین اگر امام پر سجدہ سہو واجب ہووے تو سجدہ سہو نا کرے اور جو کوئی سہو
کیا قاعدہ اول کو اور چاہا کہ تیسرے رکعت کے واسطے کہڑا ہوے اگر ابھی قاعدہ کے نزدیک ہی اور یاد
کیا قاعدہ کو کہ نہین بیٹھا تو بیٹھ جاوے اور تشہد پڑھے اور اگر نزدیک کھڑے رہنے کے ہو چکا اور پھر
یاد کیا تو قاعدہ کے واسطے نا بیٹھے اور سجدہ سہو کرے اگر وہ پھر قاعدہ کے واسطے بیٹھا تو اسکی نماز
صحیح ہونے مین اختلاف ہی اگر کوئی قاعدہ آخر کا سہو کیا جب تک کہ پانچوین رکعت کا سجدہ نہین کیا ہی قاعدہ
کے واسطے بیٹھے اور سجدہ سہو کرے اور اگر سجدہ پانچوین رکعت کا کیا تو پھر سر اٹھاتے ہی سجدہ سے فرض
نماز اسکی باطل ہو کر نفل ہو گئی اور چھٹی رکعت اسکے ساتھ ملاوے تا یہہ چھے رکعت نفل ہووین اور سجدہ
سہو نا کرے اگر کوئی قاعدہ آخر کا تشہد کے موافق بیٹھ کر پانچوین رکعت کے واسطے کھڑا ہوا جب تک کہ سجدہ
اس رکعت کا نہین کیا اور یاد کیا کہ نماز تمام ہوئی پھرے قاعدہ کے واسطے اور بغیر پڑھنے تشہد کے

سلام پھیرے اور اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کیا تو نماز فرض اسکی تمام ہوئی لیکن چھٹی رکعت اسکے سات ملاوے کہ چار رکعت فرض کے اور دو رکعت نفل کے تمام ہوتے ہیں اور سجدہ سہو کرے اگر کوئی سجدہ سہو کیا دو رکعت نفل کے پڑھکر دوسرا دوگانہ نفل بنا نا کرے کہ جائز نہیں اگر کسی کو سہو ہوا نماز مین اور اوسنے سلام دیا اور بعد سلام کے دوسرا کوئی شخص اسکے سات اقتدا کیا اگر وہ سہو کرنے والا سجدہ سہو کیا تو اقتدا درست ہی اگر نہ کیا تو اقتدا اسکا درست نہیں اگر کوئی سہو کیا اور سلام نماز کا تمام کرنے کے واسطے پھیرا جب تک کہ قبلہ کے طرف سے موںھ نہیں پھیرا یا بات نہیں کیا تو سجدہ کرے اور اگر کسیکو نماز مین شک ہووے کہ کتنے رکعت پڑھا ہی اگر یہہ شک اول مرتبہ ہی تو نماز اسکی فاسد ہوی اور اگر شک بہت دفعہ ہوا ہی تو تحری کرے اور اگر جو کچھ اسے یقین ہووے اسطرح پڑھے اور اگر تحری کرنے مین بھی یقین اسکا کسی بات پر نا ٹھہرے تو تھوڑے رکعتوں کو پڑھے ہوئے حساب رکھکر باقی رکعتاں پڑھے اور جس جس رکعت کو آخر کی رکعت اسنے گمان کیا ہوا اس رکعت کے آخر کو قاعدہ بیٹھتا جاوے اور آخر نماز کے سجدہ سہو کرے اگر کوئی گمان کیا کہ تمام کیا ہوں چار رکعت نماز کے اور سلام دیا بعد اسکو معلوم ہوا کہ دو رکعت پڑھا ہی تو تمام کرے باقی نماز کو اور سجدہ سہو دیوے باب بارہوان بیان مین بیمار کے نماز کے اسباب مین تین فصل مین فصل اول بیان مین بیمار کے نماز کے اگر کسی بیمار کو کھڑا ہو کر پڑھنا نماز کا مشکل ہووے یا کھڑے رہکر پڑھنے سے زیادہ ہونیکا مرض کے اندیشہ ہووے تو نماز بیٹھکر پڑھے رکوع اور سجود کے سات اور اگر رکوع اور سجود نا کر سکے تو اشارہ سے کرے لیکن اشارہ سجدہ کا رکوع سے جھکا ہوا کرے اور کوئی چیز اٹھا کر سجدہ اس پر نا کرے اگر کیا اور رکوع سے زیادہ سر جھکایا تو صحیح ہی نماز اسکی والا صحیح نہیں اگر بیٹھکر بھی نا پڑھ سکے تو اشارہ سے چتا پہلو سے لیٹ کر یوں بھی نا پڑھ سکے تو تاخیر کرے نماز کو یعنے فرضیت نماز کی اس سے ساقط ہوتی ہی اگر اس بیمار کو صحت حاصل ہووے اگر وہ حال کہ جس مین اشارہ سے بھی نماز نا پڑھ سکے ایکدن اور ایک رات سے کم تھا تو جتنے نماز فوت ہوئے ہین

اسے قضا کرے اگر ایک دن ایک رات سے زیادہ وہ احوال اس بیمار پر گذرے تو قضا اس نمازوں کی ساقط ہوتی
ہی اور اگر وہ مریض اسی حال میں مر گیا تو اس پر کچھ نہیں اور فدیہ بھی اس نمازوں کا دینا ضرور نہیں اور
اشارہ سے دل کے اور آنکھوں کے اور بھوان کے نماز نا پڑھے اگر کوئی رکوع اور سجود نا کر سکے لیکن
کھڑا ہو سکتا ہی تو بیٹھ کر اشارہ سے پڑھے اگر کوئی شخص نماز میں بیمار ہووے تو تمام کرے اس نماز کو
جس طرح مقدور پاوے اگر کوئی بیٹھ کر نماز پڑھتا ہی تو رکوع اور سجود سے اور اس نماز میں صحت پاوے
اور کھڑا ہو کر پڑھے تو جائز ہی اور اگر بیٹھ کر اشارے سے پڑھتا ہووے اسے درست نہیں ہی کہ بعد
قدرت پانیکے رکوع اور سجود سے تمام کرے بلکہ اس نماز کو پھر اگر پڑھے نماز اسکی فاسد ہوی اور اگر کوئی
نماز نفل میں کسی چیز کو عاجزی سے ٹیکا دیکر کھڑا رہے تو درست ہی اگر کوئی بیہوش یا دیوانہ ہووے تو
پانچ نماز کی قضا اس پر ہوتی ہی اگر بیہوشی اور دیوانگی پانچ وقت کی نماز سے زیادہ ہووے تو قضا نہیں

فصل دوسرا بیان میں اسقاط نماز اور روزہ کے اگر کوئی بیمار مرے اور مقدور نا پاوے بیماری میں نماز
پڑھنے کا اشارے سے خواہ وہ نمازاں بہوت ہوں یا تھوڑے اسقاط ان نمازوں کا لازم نہیں اور یہی
حکم ہی روزوں کا رمضان کے اگر کوئی مریض یا مسافر روزے رمضان کے افطار کیا اور مقیم یا چنگا ہونے
کے آگے مر گیا اور اسے قضا کرنے کے دن نہیں ملے تو اس روزوں کا بھی اسقاط لازم نہیں بیمار کو لازم ہی
کہ وصیت کرے اپنے وارثوں کو یا اپنے وصی کو اسقاط کے واسطے نمازاں روزوں کے کہ اس پر قضا
اس نمازاں اور روزوں کی واجب ہوئے اور لازم ہی وارث یا وصی کو کہ اس میت کے مال کے تیسرے حصے میں
سے اسقاط اسکے نماز اور روزوں کا دیوے اگر وہ مال سے اسقاط ادا نہ ہووے تو سب وارثوں سے اس
میت کے باقی مال کے واسطے حکم لیوے اور اسقاط ہر وقت کے نماز کی اور روزے کی اور ہر دن کے روزے
واسطے آدھا صاع گیہوں یا قیمت اسکی نقد دیوے کہ دینا قیمت کا افضل ہی اگر بیمار وصیت اسقاط
کے واسطے نا کیا ہو تو وارثاں اسکے دیویں اگر کوئی میت کا وارث میت کے طرف سے نماز پڑھے یا روزہ
رکھے تو جائز نہیں اگر نمازاں اور روزے بہوت ہوویں اور مال کا تیسرا حصہ اسقاط کو وفا نا کرے اور

وارثان مال باقی میں سے میت کے نادیویں اسقاط اسطرحسے دیویں کہ وہ مال جتنے نماز اور روزوں کی وفا کرے اتنے نمازاں اور روزے حساب کرکر فقیر کو دیوے اور میت کے ذمہ سے ادا کرے بعد اس مال کو فقیر ہبہ کرے وارثکو یا وصی کو پھر دوسری باری اسیطرحسے اتنی ہی نماز اور روزے ادا کرے اور اسیطرح جتنے دفعہ میں ادا ہووے اتنے بار دیو تاکہ سب نمازاں اور روزوں کا اسقاط ادا ہووے اور سب نماز روزوں کا اسقاط ایک فقیر کو دیا تو جایز ہی

فصل تیسرا بیان میں اس نماز کے کہ کشتی میں پڑھے اگر کشتی جاری ہووے اور بیٹھ کر رکوع او سجودسے اسمیں نماز پڑھے تو جایز ہی بغیر عذر کے نزدیک امام کے اور نزدیک صاحبین کے بعذر جایز نہیں اور عذر کشتی میں پھرنیکا اور باہر نکل سکنے کا ہی اور نماز جایز نہیں اشارے سے کشتی میں اور اگر کشتی بندھی ہوئی ہووے بیچ پانی میں کنارے دریا کے اور سخت بارسے ملتی رہی تو حکم میں چلنے کے ہی الا حکم میں کھڑے رہنے کے ہی اور اگر کشتی بندھی ہوئی ہووے ندیمیں تو اسمیں بیٹھ کر نماز پڑھنا جایز نہیں اگر وہ کشتی ندیمین بندھی ہوا اور زمین پر نیچے کا تختہ اسکا لگا ہووے تو نماز پڑھنا اسمیں کھڑے رہ کر درست ہی والا نماز اسمیں درست نہیں مگر اس شخص کو کہ اسمیں سے نکل نہیں سکتا ہووے کسی سببسے تو اسے نماز پڑھنا جایز ہی ترکیب نماز پڑھنے کی کشتی میں یہہ ہی کہ مصلی قبلہ کے طرف کھڑا رہکر نماز شروع کرے اور اگر کشتی پھرے تو یہہ مصلی بھی پھرتا جاوے تاکہ تمام ہووے نماز اسکی قبلہ کے طرف

باب تیسراں بیان میں سجدہ تلاوت اور سجدہ شکر کے اسباب میں دو فصل ہیں

فصل اول بیان میں سجدہ تلاوت کے واجب ہوتا ہی سجدہ تلاوت چودہ آیت سے کہ اسمیں اول سجدہ سورہ حج کا اور سورہ صاد کا داخل ہی اور واجب ہوتا ہی سجدہ تلاوت نماز میں آیت سجدہ پڑھنے سے فوراً اور خارج نماز میں تراخی کے ساتھ لیکن تاخیر کرنا خارج نماز میں بھی سجدہ تلاوت کا مکروہ تنزیہی ہی اور واجب ہوتا ہی سجدہ آیت سجدہ پڑھنے والے پر اگرچہ فارسی سے ہی پڑھے تو بھی سجدہ واجب ہوتا ہی اور واجب ہوتا ہی سجدہ حرف سجدہ رہنے سے آخر اور اول کے کلمہ کے ساتھ اس آیت میں اور واجب ہوتا ہی سجدہ تلاوت سننے سے خواہ سننے کا قصد کرے یا نکرے اگر کوئی زن حایض او نفسا سنے تو اسپر واجب نہیں ہوتا اگر کوئی سنے حایض و نفسا سے یا جنب یا کافر یا بچے سے تو سننے والے پر سجدہ واجب ہوتا ہی اگر امام پڑھے تو امام پر اور مقتدیوں پر واجب ہوتا ہی

اگر کوئی مقتدی پڑھے تو نا امام پر واجب ہوتا ہے نا مقتدی پر اور اگر امام اور مقتدیان یا منفرد اور کسی سے
خواہ وہ انکی جماعت کے سوائے نماز پڑھتا ہو یا خارج نماز ہو سنے تو سجدہ واجب ہوتا ہے لیکن
ادا کریں اس سجدہ کو بعد نماز کے اگر نماز میں سجدہ کئے تو بعد نماز کے پھر سجدہ کریں نماز انکی درست
ہے اعادہ اس نماز کو ضرور نہیں اگر کسی سوتے ہوئے آدمی سے یا کسی دیوانے سے آیت سجدہ
کی کسی نے سنا ہووے تو اختلاف ہے واجب ہونے میں سجدہ کے اور اگر کوئی نشان میں
آیت سجدہ کے پڑھے تو اس پر اور جو سنے اس پر سجدہ واجب ہوتا ہے اگر کسی پرند جانور سے
سنے تو واجب نہیں ہوتا اگر کوئی سنے امام سے اور لگے اسکے سجدہ کرنیکے اقتدا کرے تو ساتھ اس امام
کے وہ بھی سجدہ کرے اگر سجدہ کئے بعد امام کی اقتدا کیا یا اقتدا اسکے ساتھ کیا نہیں تو خارج نماز سجدہ
کرے اور اگر وہ شخص بعد سجدہ کرنے امام کے اسی رکعت میں اقتدا کیا تو سجدہ نا کرے ہرگز نہ نماز میں نہ
باہر نماز کے کس واسطے کہ وہ حکم میں رک کے ہوا اور وہ رکعت اسے ملینگی سبب سے وہ سجدہ اس
حکما ادا ہوا اور اگر کوئی سجدہ نماز میں بھولا تو نماز کے خارج سجدہ کرنا درست نہیں اگر وہ سجدہ کو نماز میں
جان کر نہیں کیا تو بھی خارج نماز نا کرے اور توبہ کرے اسکے ترک کرنے کے واسطے اگر کوئی خارج نماز آیت
سجدہ کی پڑھا اور سجدہ کیا اور اسکے بعد نماز شروع کیا اور وہی آیت نماز میں پھر اگر پڑھا تو نماز میں پھر
سجدہ کرے اور اگر اول نماز شروع کرنیکے سجدہ نہیں کیا تو نماز کے اندر سجدہ تلاوت کرنے سے دونو سجدونکو
کفایت کرتا ہے اگر کوئی ایک آیت کو بہوت بار پھر اگر ایک مجلس میں پڑھے اور بعد اسکے ایک سجدہ کرے تو بس ہے
اگر دو مجلس میں ایک آیت پڑھا تو دو سجدے کرنا واجب ہے اور تبدیل مجلس کی تین قدم چلنے سے ہوتی ہے اگر کوئی گھر
اندر یا مسجد میں ایک کونے سے دوسرے کونے کو جاوے اگرچہ گھر یا مسجد بڑی ہووے تو بھی تبدیل مجلس نہیں ہوتی
اور کشتی چلنے سے بھی تبدیل مجلس نہیں ہوتی اور اگر کوئی ایک یا دو رکعت نماز کے پڑھے یا پانی وغیرہ پیوے یا دو لقمہ
کھاوے یا دو قدم چلے تو بھی تبدیل مجلس نہیں ہوتی اور واجب ہوتا ہے سجدہ سننے والے پر تبدیل مجلس سے یعنی ایک
شخص ایک مجلس میں بیٹھا پڑھتا ہے اور دوسرا شخص اس سے سنا اور وہاں سے اٹھ کر گیا اور پھر آیا اور وہی آیت

کو پھر سنا تو اسپر پھیر کو دوسرا سجدہ وجب ہوا پڑھنے والے پر ایک ہی سجدہ وجب ہوتا ہی اور اگر کوئی ایک
جاگہ بیٹھا ہووے اور کوئی دوسرا آیت سجدہ پڑھکر وہان سے جاوے اور پھر اگر وہی آیت کو پھر کر پڑہے تو سننے والے پر
دو سجدے واجب ہووے کیفیت سجدۂ تلاوت کی یہہ ہی کہ سجدہ کوئی شرطوں سے نماز کے یعنے جو شرطان نماز
مین ہین جیسا کہ پاکی حدث و جنب سے او ستر عورت و استقبال قبلہ کا اسکی شرطان سے سجدۂ تلاوت کرے اور اول
آخر تکبیر کہے کہ سنت ہی لیکن ہات نا اٹھاوے او تشہد نا پڑھے او سلام نا دیوے اور اگر کوئی بجا سجدۂ تلاوت کے نماز مین
رکوع کیا نماز کے رکوع کے سواے تو بھی جائز ہی لیکن سجدہ کرنا افضل ہی اگر کوئی نماز کی رکوع مین بھی نیت سجدہ
کی کیا تو درست ہی اور اسیطرح سجدہ سے بھی نماز کے سجدۂ تلاوت ادا ہوتا ہی خواہ نیت کرے یا نا کرے بشرطیکہ فور
تلاوت باقی ہووے وحد فور تلاوت کا دو آیت ہی اگر دو آیت سے زیادہ پڑھا ہو تو فور تلاوت گیا اور مکروہ ہی کہ کوئی تمام سورہ پڑھے
اور آیت سجدہ کی اس سبب سے کہ سجدہ تلاوت کرنا واجب ہوتا ہی چھوڑ دیوے اور اگر کوئی آیت سجدہ کی پڑھے اور سورہ تمام
پڑھنا چھوڑ دیوے تو مکروہ نہین فصل دوسرا بیان مین سجدۂ شکر کے سجدۂ شکر مکروہ ہی نزدیک امام کے اور قربت ہی نزدیک
صاحبین کے معنی قربت کی نزدیکی ہی یعنے سجدہ شکر کرنا ثواب ہی اور کیفیت سجدہ شکر کی سجدۂ تلاوت کے برابر ہی

باب چودھوان بیان مین نماز مسافر کے جو شخص بستی کے باہر ہوا سفر کا ارادہ کر کر تین دن کی راہ کا کہ وہ منزل نا بڑی
ہووے نا چھوٹی بلکہ دونو کے بیچ مین ہووے یا سفر تین دن کی راہ سے زیادہ ہو خواہ خشکی مین یا دریا مین کشتی پر یا پہاڑ کا
سفر ہووے تو اس مسافر پر قصر پڑھنا نماز فرض کے چہار رکعت کو واجب ہی یعنے چہار رکعت کو دو رکعت پڑھے اور
تین رکعت مغرب کے اور وتر کے قصر نا کرے وہ سفر خواہ طاعت کے واسطے ہو یا معصیت کے واسطے برابر ہی حکم فقہ
اگر کوئی بعد قاعدۂ اول کے چہار رکعت تمام کرے تو نماز اسکی صحیح ہی اگر قاعدۂ اول کا نا بیٹھ کر چہار رکعت پڑھا
نماز درست نہین کہ اول کا قاعدہ سفر کی نماز مین قصر کے سبب سے آخر کا قاعدہ ہوتا ہی اور وہ فرض ہی ترک سے
اسکے نماز جاتی ہی اور قصر پڑھتا رہے جب تک کہ اپنے شہر کو آوے یا نیت پندرہ دن کی رہنے کی
کسی بستی مین کرے تو وقت قصر موقوف کرے اور اگر دو شہر مین نیت اقامت کی کیا تو جائز نہین اور اسیطرح
جائز نہین نیت اقامت کی جنگل مین مگر ان لوگون کو کہ ہمیشہ جنگل مین خیمے گھر سے کر کر رہتے مین

اور اگر کوئی پندرہ دن سے کم اقامت کی نیت کیا یا نیت اقامت کی کہیں نہیں کیا اور کئی برس کسی جاگہ
رہا تو بھی قصر پڑھے اور نیت اقامت کی درست نہیں ہمارے لشکر میں بیچ دار حرب کے اگرچہ محاصرہ کافروں
کے شہر کو کئے ہوں یا محاصرہ کئے ہوں باغیوں کو ہمارے ملک میں ہمارے لشکر کے لوگوں نے تو بھی درست
نہیں دار حرب اسے کہتے ہیں کہ وہ ملک کافروں کے ہاتھ میں ہووے اور وہ کافر ان مسلمانوں کو جزیہ نا دیتے ہوں
اور اطاعت مسلمانوں کی نا کریں اور باغی اسے کہتے ہیں کہ کوئی مسلمان بادشاہ اسلام کی اطاعت سے نکل کر
اس سے لڑے اور حکم اس بادشاہ کا نا مانے اور اگر اقتدا کرے کوئی مسافر مقیم کے سات کسی نماز کے
وقت میں تو جائز ہی اور چہار رکعت تمام کرے اگر وقت نماز کا گئے بعد قضا کے واسطے اقتدا کرے مسافر
مقیم کے پیچھے تو درست نہیں اور اگر مقیم مسافر کے سات اقتدا کرے خواہ نماز کے وقت میں یا بعد وقت کے
جائز ہی مسافر کی نماز تمام ہوئی بعد مقیم اپنی باقی کی نماز تمام کرے اور مستحب ہی مسافر کو کہ کہے مقیم سے
میں مسافر ہوں تو اپنی نماز تمام کر لے اگر نماز پڑھنے کے آگے کہے تو بہتر ہی اور جائز ہی مقیم بعد فراغت
امام مسافر کے اپنی نماز میں قراءت نہ کرے وطن تین قسم پر ہیں وطن اصلی اور وطن اقامت اور وطن مسکن وطن اصلی
اسے کہتے ہیں کہ جس بستی میں کوئی پیدا ہوا ہووے یا جورو کیا ہو یا ارادہ کیا ہووے وہاں ہمیشہ رہنے کا اور وہاں سے
نکلنے کا ارادہ نا ہووے اور وطن اقامت اسے کہتے ہیں کہ جس بستی میں پندرہ دن کے رہنے کی یا زیادہ پندرہ دن سے
رہنے کی نیت کیا ہو اور وطن مسکن اسکا نام ہی کہ جس بستی میں پندرہ روز سے کم رہنے کی نیت کیا ہو وطن مسکن کچھ اعتبار
نہیں رکھتا اور وطن اصلی سفر سے باطل نہیں ہوتا مگر اور کوئی جاگہ وطن اصلی مقرر کرے تو اس سے باطل ہوتا
اور وطن اقامت باطل ہوتا ہی سفر سے اور دوسرے وطن اقامت سے اور وطن اصلی سے باطل ہونا وطن کا
یہ ہی کہ پھر اس میں جبتک نیت اقامت کی نا کرے تب تک نماز قصر پڑھے اور جو نماز ان سفر میں فوت ہو
وے تو اسے قضا بھی وہی رکعت کرے خواہ سفر میں یا اقامت میں اور جو نماز ان اقامت میں
فوت ہوئے ہوویں اسے قضا چار کرے اقامت میں ہو یا سفر میں اور معتبر ہی قضا کو آخر وقت نماز کا اگر
آخر وقت نماز فائتہ کا سفر میں گذر رہا ہی تو قصر اور اگر آخر وقت فائتہ کا اقامت میں گذرا ہی تو چار

رکعت قضا کرے اور اعتبار ہی نیت کو اقامت اور سفر کی نیت اصل کی اور نیت تابع کی معتبر نہیں
جیسا کہ زن تابع ہی مرد کی نیت کے اور غلام تابع اپنے صاحب کے اور لشکر تابع ہی امیر کے باب بیچ
بیان مین نماز جمعہ کے نماز جمعہ کی فرض عین ہی اس شخص پر کہ جسمیں سات شرطاں پائے جاویں وے
شرطاں یہہ ہیں اول مرد ہووے دوسرا حر ہووے یعنے کسی کا غلام نا ہووے تیسرا مقیم چوتھا تندرست پانچواں
کسی ظالم کے ظلم کا اندیشہ نا ہووے چھٹا سلامت ہووین آنکھیں ساتواں دونو پاؤں اسکے سلامت
ہووین اسصورت مین زن پر اور بندے پر اور مسافر پر اور مظلوم پر اور اندھے پر اور جس کسیکے
دونو پاؤں آزار سے اکڑ گئے ہوں اس پر نماز جمعہ کی فرض نہیں صحیح ہونیکے واسطے نماز جمعہ
کے چھے شرط ہیں اول شہر یا فنا شہر فنا اسے کہتے ہیں کہ شہر کے نزدیک کوئی زمین مردوں کے دفن
کرنیکے واسطے یا گھوڑے دوڑانیکے واسطے اور آرایش فوج کے یا اور کاموں کے واسطے شہر کے علاقہ کے
مقرر کئے ہووین اور شہر اسے کہتے ہیں کہ جسمین بادشاہ یا نایب بادشاہ کا ہووے اور مفتی اور قاضی ہو
ایسا قاضی کہ اقامت کرے حدود کو اور جاری کرے احکام شرع کو بغیر حکم حاکم کے دوسرا بادشاہ
ہو یا نایب ہو اسکا تیسرا وقت ظہر کا شرط ہی آگے ظہر کے وقت کے نماز جمعہ کی صحیح نہیں اور باطل ہوتی
ہی نماز جمعہ کی ظہر کا وقت جانے سے چوتھا پڑھنا خطبہ کا آگے نماز جمعہ کے ظہر کے وقت میں روبرو
مقتدیاں کے کہ نماز جمعہ کے واسطے جمع ہوئے ہووین اگرچہ ایک مقتدی ہوا تو بھی کافی ہی پانچواں
اذن عام ہووے کہ حاکم کے طرف سے کسیکو ممانعت نا ہووے چھٹا جماعت کے تین آدمی سے کم مقتدی
نا ہووین اگرچہ اُن مین بندے ہوں یا مسافر یا بیمار تو بھی درست ہی لیکن اول کی رکعت کا امام سجدہ
کئے تک رہنا اُن کا شرط ہی اسکے سات اگر اول کی رکعت کے سجدہ کرنیکے آگے جاتے رہیں تو نماز جمعہ کی نہیں
ہوتی ہی اگر سجدہ کئے بعد گئے تو امام تمام کرے نماز جمعہ کو اور درست ہی نماز جمعہ کی ایک زن یا ایک
بچے سے دو مردوں کے سات اور جایز ہی غلام کو اور بیمار کو امامت کرنا جمعہ کی نماز کی حکم سے حاکم کے
یا خطیب کے اور جایز ہی جمعہ کی نماز پڑھنا منا بیچ موسم حج کے بادشاہ اور حاکم حجاز کو اور خطبہ مین

اٹھارہ سنتان مین اول طہارت دوسرا ستر عورت تیسرا بیٹھنا منبر پر آگے پڑھنے خطبہ کے چوتھا اذان کہنا روبرو خطیب کے پانچوان کھڑے رہنا خطیب کا چھٹا تلوار داہنے ہاتھ مین لینا اور ٹیکنا اُسے اُس شہر مین کہ اُسے مسلمانان زور سے لڑکر فتح کیئے ہون اور عصا ہاتھ مین لینا اُس شہر مین کہ صلح سے فتح کیئے ہون کافرون کے ہاتھ سے ساتوان مقتدیون کی طرف منھ کر کر کھڑے رہنا خطیب کا آٹھوان شروع کرنا خطبہ کا حمد و تعریف سے خداتعالی کے نوان کلمہ شہادت کا پڑھنا خطبہ مین دسوان درود پڑھنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر گیارہوان بیان کرنا امر معروف و نہی منکر کا خطبہ مین بارہوان پڑھنا ایک آیت قران شریف کی خطبہ مین تیرہوان دو خطبہ پڑھنا چودھوان بیٹھنا درمیان دونو خطبے کے پندرہوان پھر کر پڑھنا حمد و ثنا اور درود کو ابتدا مین دوسرے خطبے کے سولہوان دعا کرنا مومنین و مومنات کو مغفرت کے واسطے سترہوان سننا مقتدیان خطبہ کو اٹھارہوان کوتاہ کرنا دونو خطبون کو موافق سورہ طوال مفصل کے اور واجب ہی سعی یعنے جانا جمعہ کے واسطے اور ترک کرنا تجارت وغیرہ دنیا کے کامون کا اذان جمعہ کی سنتے ہی جبکہ امام خطبہ کے واسطے نکلے تو درست نہین ہی بات کرنا اور نماز پڑھنا اور سلام کرنا یا جواب سلام کا دینا یا جواب چھینکنے والیکا دینا جب تلگ فراغت جمعہ کی نماز کے ادا سے ہووے اور خطیب منبر پر کھڑا ہو کر کسی مقتدی وغیرہ کو سلام نا کرے اور مکروہ ہی نکلنا شہر سے اذان جمعہ کے سننے بعد جب تلگ نماز نا پڑھے اور جس کسی پر کہ نماز جمعہ کی واجب نا ہووے اور وہ جمعہ کی نماز پڑھے تو فرض وقت یعنے ظہر کی نماز ادا ہوتی ہی اسکے ذمہ سے اور جس کسیکو عذر نا ہو اور وہ ظہر کی نماز جمعہ کی نماز کے آگے پڑھے تو حرام ہی اور بعد نماز ظہر پڑھنے کے اگر وہ جمعہ کی نماز کے واسطے جاوے خواہ اُسے نماز جمعہ ملے یا نا ملے ظہر کی نماز اسنے پڑھا سو باطل ہوئی اور مکروہ ہی معذور اور قیدیکو پڑھنا ظہر کا شہر مین جماعت سے جمعہ کے روز اور جو کوئی نماز جمعہ کے روز تشہد مین یا سجود سہو مین امام کے ساتھ جا کر ملا تو نماز جمعہ کو تمام کرے

باب سولہوان بیان مین نماز عیدین کے اسباب مین تین فصل مین

فصل اول بیان مین نماز عید فطر کے واجب ہی نماز عیدین کی اس شخص پر کہ جسپر نماز جمعہ کی واجب ہوتی ہی شرطان سے جمعہ کے یعنے جو شرطان جمعہ کی نماز کے واجب ہونیکے مین وہی شرطان عیدین کی نماز کے بھی واجب ہونیکے مین سوا خطبہ کے کہ جمعہ کی نماز مین خطبہ شرط ہی اور عیدین کے نماز مین خطبہ سنت ہی اگر کوئی نا پڑھے تو

گنہ گار ہوگا لیکن نماز عیدین کی جایز ہی اور عید فطر مین تیرہ چیزین مستحب ہین اول کھانا بعد فجر کے آگے جانیکے
نماز کو دوسرا کھانا کچھ چیز میٹھا یعنے کھجوران ہوویں تیسرا کھجوران طاق ہوویں چوتھا نہانا پانچوان مسواک کرنا
چھٹا خوشبو لگانا کپڑوں کو ساتوان بہتر کپڑے پہننا آٹھوان صدقہ فطر دینا جسپر واجب ہووے نوان ظاہر کرنا
خوشی عید کی دسوان صدقہ دینا خدا کے واسطے موافق مقدور کے گیارہوان دم صبح اٹھنا اور عیدگاہ کو جانا
بارہوان نماز فجر کی جس مسجد اپنے محلہ کی پڑھتا ہو اسمین پڑھنا تیرہوان عیدگاہ کو پیادہ یا آہستہ تکبیر کہتے ہوے جانا
اور عیدگاہ کو پہنچے کے بعد تکبیر موقوف کرنا اور مکروہ ہی نماز نفل پڑھنا آگے عید کی نماز کے گھر میں اور عیدگاہ
میں اور بعد نماز عید کے فقط عیدگاہ میں مکروہ ہی اور وقت نماز عید کا ایک نیزہ یا دو نیزہ کے موافق آفتاب
بلند ہوے بعد آفتاب کے زوال تک ہی اور کیفیت نماز عید کی یہہ ہی کہ نیت کرے عید کی نماز کی اور کہے زبان سے
کہ نماز پڑھتا ہوں واسطے خدا کے عید کی اگر امام ہی تو امامت کی نیت کرے اور مقتدی ہی تو امام کے متابعت
کی نیت کرے بعد نیت کے تکبیر تحریمہ کہے بعد اسکے ثنا پڑھے بعد ثنا کے تکبیرات زواید یعنے تین تکبیر دونو ہاتھ اٹھا کر کہے
بعد اعوذ و بسم اللہ پڑھکر فاتحہ اور سورہ پڑھے اور مستحب ہی سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی پڑھے بعد رکوع کرے
اور سجود سے فراغت پاکر اٹھے دوسری رکعت کے واسطے اور ابتدا کرے بسم اللہ سے اور فاتحہ اور سورہ پڑھے اگر سورہ
غاشیہ پڑھے تو مستحب ہی بعد تمام کرنے سورہ کے تکبیرات زواید تین تکبیر کہے دونو ہاتھ اٹھا کر اگر کوئی تکبیرات رکعت
ثانی قرات سے اول کہے تو بھی جایز ہی بعد دو رکعت نماز کے دو خطبے پڑھے جیسا کہ جمعہ کی نماز میں اور دو خطبے پڑھے
ہیں اور خطبے میں بیان کرے احکام صدقہ فطر کے اگر کسیکو نماز عید کی امام کے ساتھ نہیں ملے تو قضا نا کرے اسے

اور عید فطر کی نماز اگر کسی عذر سے عید کے دن نہیں پڑھے تو دوسرے روز پڑھنا درست ہی فصل دوسرا بیان مین
احکام عید اضحی کے جو احکام اور شرطاں عید فطر کے ہیں وہی شرطاں اور احکام عید اضحی کے بھی ہیں مگر آگے نماز
کے کھانا نا کھاوے اور تکبیر پکار کے کہتے ہوے عیدگاہ جاوے کہ مستحب ہی اور خطبے مین بیان کرنا احکام اضحیہ یعنے قربانی
کی اور تکبیر تشریق کی اور اگر نماز عید اضحی کی کسی عذر سے نا پڑھے جاوے عید کے روز تو تین دن تک پڑھنا درست ہی
اور واجب ہی تکبیر تشریق فجر کی نماز کے بعد سے روز عرفہ کے عید کے دن تیسرے عصر کی نماز تک بعد ہر فرض نماز کے

فوائد کہ وہ نماز فرض ادا ہوی ہو جماعت مستحب سے یعنے مرداں کی جماعت سے کہ زناں کی جماعت نا ہووے
اور شہر ہو معہ اور اگر کوی مسافر یا زن امام کے ساتھ اقتدا کرے تو اُنپر بھی تکبیر تشریق واجب ہوتی ہے
یہہ نزدیک امام کے ہی اور صاحبین کے نزدیک تکبیر تشریق فجر کی نماز سے روز عرفہ کے پانچوین دن کی عصر کی
نماز تک ہی اور اسی ہو اتفق سب عمل کرتے ہیں اور فتوی بھی اسی عمل پر ہی اور بعد نماز عیدین کے اگر کوی
تکبیر کہے تو مضایقہ نہیں اور تکبیر یہہ ہی اللّٰه اکبر اللّٰه اکبر لا اله الا اللّٰه واللّٰه اکبر اللّٰه اکبر وللّٰه
الحمد فصل تیسرا بیان میں اضحیہ یعنے قربانی کے واجب ہی قربانی ایک بکرا اور ہر کے کہ مسلمان ہو اور مقیم ہو اور
موسر یعنے مالدار ہو کہ جسپر زکوة فرض ہی اور واجب نہیں اُسپر اسکے بچوں کے طرف سے قربانی کرنا اور صحیح
میں اگر کیا تو مستحب ہی اور سات آدمی ملکر قربانی کئے تو ایک اونٹ یا ایک بیل یا گائی واجب ہی اگر ان دونو
میں یادہ ہوین تو افضل ہی اور سے وقت قربانی کا فجر سے روز عید کے تین دن تک ہی جو کوئی شہر میں رہتا ہووے
اُسے عید کی نماز کے آگے قربانی کرنا جائز نہیں سوائے اسکے گاؤں یا جنگل میں رہنے والیکو جسوقت کرے درست ہی
اور جائز ہی قربانی اُس بیل اور بکرے کہ اسے سینگ ہوں یا نا ہوں یا خصی یا دیوانہ ہو اور درست نہیں
قربانی اس جانور کی کہ اندھا ہو یا ایک آنکھ سے کانا ہو یا دبلا ہو یا لنگرا ہو یا کان کٹا ہو یا سینگ ٹوٹا ہو
یا اسکی آنکھ کٹی ہو یا دم اسکی کٹی ہو اور درست ہی تین قسم کے جانوراں سے اونٹ اور بیل اور بکرا
اُن تین جانوراں کے سوائے اور کسی جانور سے قربانی درست نہیں اور شرط ہی قربانی میں اگر اونٹ ہووے تو
پانچ برس کا اور بیل ہووے تو دو برس کا اور بکرا ہی تو ایک برس کا اور چھیلا اور مینڈھی کے قسم سے ہووے تو
چھ مہینے کا بھی درست ہی اس سے کم اگر ہووے تو جائز نہیں اگر سات آدمی ملکر قربانی کرتے ہوں اور اسمیں سے
ایک آدمی مر جاوے اور اسکے وارثاں کہیں کہ ذبح کرو اس میت کے اور اپنے طرف سے تو صحیح ہی اگر سات شخص
میں ایک نصرانی ہو یا مرتد ہو یا کوی سات آدمی میں نیت گوشت کی رکھا ہو اور قربانی کی نیت نا کیا ہو تو درست
نہیں ہی گوشت قربانی کا کھانا اس شخص کو کہ جنے قربانی کیا خواہ فقیر ہو یا غنی مگر درست ہی اور رکھا کر رکھنا اُس
گوشت کو بھی جائز ہی اور مستحب ہی کہ تیسرا حصہ قربانی کے گوشت کا صدقہ دیوے یعنے فقیروں کو تقسیم کرے

اور باقی دو حصے رہے سو اسمیں آدھا یا زیادہ آدھے سے اپنے قرابت کے لوگوں کو اور اپنے دوستوں کو بانٹے باقی رہا سو اپنے عیال کے خرچ میں لاوے اور پوست قربانی کا تصدق دیوے یا مشک وغیرہ کوئی چیز اسکی بناوے اور مستحب ہی کہ قربانی اپنے ہات سے ذبح کرے اگر ذبح کرنا جانتا ہووے تو دوسرے کسیکے ہات سے ذبح کراوے اور آپ نزدیک کھڑا رہے اور ذبح کرنیوالا کہے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَاِلَيْكَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ یعنے اپنا نام اور اپنے باپ کا نام لیوے بجاے فلان بن فلان

باب سترواں بیان میں نماز کسوف کے کسوف آفتاب گران اور خسوف چاند گران کو کہتے ہیں سنت ہی کسوف کے دو رکعت نماز مانند نفل کے امام جمعہ کے ساتھ بغیر اذان اور اقامت کے آہستہ پڑھنا یعنے اس نماز میں جہر نکرے اور خطبہ نا پڑھے بلکہ موذن پکارے الصلوٰۃ جامعۃ اور سنت ہی نماز کسوف میں دراز کرنا رکعتوں کا اور طول کرنا رکوع اور سجود کا اور دعا کرے امام قبلہ کیطرف بیٹھکر اور اگر چاہے امام کھڑا ہو مقتدیوں کیطرف منھ کرکر دعا کرے اور یہہ بہتر ہی اور مقتدی یاں آمین کہیں جب تک کہ آفتاب صاف روشن ہووے اور اگر امام حاضر نا ہووے تو علیحدہ نماز پڑھیں جیسا کہ خسوف کے واسطے یا دنکو اندھارا ہووے اسکی جانے کے یا سخت باؤ چلتی ہی اسکے دفع ہونیکو یا کسی ڈر کے واسطے نماز علیحدہ علیحدہ پڑھنا ہی

باب اٹھارواں بیان میں نماز استسقا کے استسقا بارش کے واسطے دعا مانگنے کو کہتے ہیں سنت ہی نماز استسقا کی بغیر جماعت کے اور دعا کرنا اور استغفار کرنا بغیر پھیرنے چادر کے اور جائز نہیں حاضر ہونا ذمی کا اور تین دن تک نماز کے واسطے نکلیں پیادہ یا پرانے کپڑے دھوے ہوے یا پیوند لگے ہوے پہنکر خواریکی ساتھ ڈرتے ہوے خدا تعالیٰ سے اور سر اپنے نیچے کئے ہوے اور آگے نکلنے کے ہر روز صدقہ دیویں اور مستحب ہی مویشی کو اور بہت بوڑھوں کو اور بچوں کو ساتھ لیکر نکلنا اور امام قبلہ کیطرف کھڑا رہے اور دعا کرے دونو ہاتھ اٹھاکر اور سب لوگ آمین کہیں بیٹھے ہوے قبلہ کیطرف ہاتھ اٹھاکر دعا یہہ ہی اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا هَنِيْئًا مَرِيْئًا مَرِيْعًا غَدَقًا مُجَلِّلًا عَامًّا طَبَقًا دَائِمًا اور ایسی ہی دعا آہستہ یا پکار کر پڑھے

باب انیسواں بیان میں نماز خوف کے اگر خوف دشمن کا یا پانی میں ڈوبنے کا یا آگ میں جلنے کا یا پھاڑ کھانے والے جانور کا
بہت ہووے اور سب لوگ چاہیں کہ ایک امام کے ساتھ نماز پڑھیں تو چاہیے کہ دو طایفہ یعنی دو حصہ کریں فوج کو اور
ایک طائفہ دشمن کے یا جس چیز کا ڈر ہے اس چیز کے مقابلہ میں کھڑے رہیں اور دوسرا طائفہ امام کے ساتھ نماز شروع کرے
اور ایک رکعت اگر نماز دو رکعت کی ہے یا دو رکعت اگر اس نماز میں چار رکعت ہیں یا مغرب کی نماز ہووے تو امام کے
سات پڑھیں اور امام اپنی نماز میں رہے اور یہ طایفہ جو امام کے سات نماز کے بعد دو رکعت پڑھا جاوے اور
دشمن کے مقابل کھڑے رہے اور دوسرا طایفہ کہ دشمن کے مقابل میں کھڑا تھا آوے اور امام کے ساتھ باقی نماز
امام کی جو ہے سو پڑھے اور امام اپنی نماز تمام کر کر سلام دیوے بعد پھر طایفہ دشمن کے مقابلہ کے واسطے جاوے اور
طایفہ اول آکر اپنی نماز بغیر قرات کے تمام کرے اور پھر جاوے دشمن کے مقابلہ میں اور دوسرا طایفہ آوے اور
باقی نماز اپنی قرات سے تمام کرے مغرب کی نماز میں اول کے طایفہ کو دو رکعت اور دوسرے طایفہ کو ایک
رکعت امام کے سات ملات آوینگی اور دونو طایفوں میں سے جو طایفہ دشمن کے سات اسوقت لڑائی کرے
اسکی نماز باطل ہووےگی اور اگر زیادہ ہو خوف تو سوار ہو کر علیحدہ علیحدہ نماز پڑھیں جسطرف منھ کر کر
پڑھے جاوے قبلہ کا طرف اسوقت شرط نہیں اور نماز خوف جایز نہیں ہے کسو وقت میں جب تک دشمن
مقابلہ میں حاضر نا ہووے اور مستحب ہے بہتر یا بہ ہے کہ نماز پڑھنا خوف کے وقت اگر ہر طایفہ راضی ہووے دو
امام کے سات جدا جدا تو ہر طایفہ ایک ایک امام کے سات تمام نماز اپنی جیسا کہ امن کے وقت پڑھتے
ہیں اسطرح پڑھیں باب بیسواں بیان میں نماز بیچ کعبہ کے صحیح ہے نماز فرض اور نفل اندر اور اوپر کعبے کے لیکن اوپر
کعبے کے مکروہ ہے بے ادبی کے سبب سے اور جو کوئی پھیر اوے منھ کو اپنے اسطرف سے کہ منھ امام کا اسطرف ہے
یعنی دوسرے طرف منھ کر کر کھڑا رہے بیچ کعبے کے یا اوپر اسکے تو اقتدا اسکا درست ہے اور کوئی پیٹھ اپنی
امام کے منھ کے طرف کر کر کھڑا رہے تو اسکا اقتدا درست نہیں اور اگر امام کعبے کے اندر کھڑا رہے اور
مقتدیان باہر رہیں اور دروازہ کھلا رہے تو درست ہے اقتدا ان کا امام کے سات اور اگر حلقہ کریں مقتدیاں
کعبے کو اور امام بھی باہر کھڑا رہے جایز ہے اقتدا سب کا اور جو کوی امام کے نسبت کرتے کعبے کے نزدیک

کھڑا ہو اگر جسطرف امام کھڑا ہے اسطرف یہہ مقتدی نا ہووے تو درست ہی اقتدا اسکا اور اگر جسطرف امام کھڑا ہے اسی طرف یہہ مقتدی بھی کھڑا ہے تو اقتدا اسکا درست نہیں باب اکتیسواں بیان میں سترہ کے سترہ اسے کہتے ہیں کہ مصلی اپنے آگے ایک لکڑی گاڑے اگر گمان مصلی کو نماز کے آگے سے جانیکا کسو کے ہووے تو مستحب ہی اسے گاڑنا سترہ کا کہ وہ سترہ ایک ہاتھ کا یا زیادہ اس سے ہووے طول میں اور ایک انگلی کے موافق موٹا ہووے اور سنت ہی کہ سترہ کے نزدیک کھڑا رہے اور سترہ کو بیچ میں نا رکھے بلکہ مقابل میں ایک آنکھ کے یا ابرو کے رہے اگر مصلی کو کوئی چیز سترہ کے واسطے نا ملے تو زمین پر ایک خط کھینچے سیدھا یا آڑا چاند کے مانند خط کھینچے اور مستحب ہی منع نا کرنا آنے والیکا روبرو سے کسو واسطے کہ نماز میں کوئی حرکت خلاف نماز مناسب نہیں اور رخصت ہی منع کرنا آنے والیکو اشارہ سے یا تسبیح سے تسبیح سبحان اللہ بولنے کو کہتے ہیں اور مکروہ ہی تسبیح اور اشارہ دونو ملا کر کرنا اور منع کرے مصلی آنے والیکو پکار کر پڑھنے سے قراءت کے اور اگر نماز پڑھنے والی زن ہووے تو منع کرے آنے والیکو اشارت سے یا تالی بجا کر تالی اسطرح سے بجاوے کہ سیدھے ہاتھ کی انگلیوں کی پیٹھ داہنے ہاتھ کے ہتیلی پر مارے اور پکار کر قراءت نا پڑھے

باب بتیسواں بیان میں احکام میت کے اسمیں پانچ فصل ہیں فصل اول بیان میں احکام سکرات وغیرہ کے لازم ہی بیمار کو کہ جب وقت اپنا آخر دیکھے تو اپنے گناہوں سے توبہ کرے اور جو لوگ اسکے ہوویں ضروری ہی اُن کو کہ بیمار کو پھراویں سیدھے طرف کہ منہہ اسکا قبلہ طرف ہووے اور تلقین کریں اسے کلمہ شہادت یعنی کلمہ شہادت اسے یاد دلاویں لیکن اسے حکم نا کریں کہ تو کلمہ شہادت پڑھ اور مستحب ہی قرابت کے لوگوں کو اور ہمسایوں کو کہ اسکے پاس ہیں اور پڑھیں سورہ یٰسین کو اور کوئی ناپاک ہووے تو خواہ مرد ہو یا زن نزدیک اسکے نا رہے جسوقت کہ قبض روح اسکا ہووے تو ٹھوڑی کے نیچے سے سر کے اوپر سے باندھیں تا منہہ اسکا کھلا نا رہے اور بند کریں دونو آنکھوں کو اوسکے اور بند کرنے والا کہے بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ سَهِّلْ عَلَيْهِ اَمْرَهُ وَسَهِّلْ عَلَيْهِ مَا بَعْدَهُ وَاَسْعِدْهُ بِلِقَائِكَ وَاجْعَلْ مَا خَرَجَ اِلَيْهِ خَيْرًا مِمَّا خَرَجَ عَنْهُ اور رکھیں پیٹ پر اسکے کوئی چیز بوجھ کی تا کہ پیٹ اسکا نا پھولے اور دونو ہاتھ اسکے دونو پہلو میں اسکے رکھیں اور جائز نہیں رکھنا دونو ہاتھ کا سینہ پر اسکے اور مکروہ ہی پڑھنا قرآن کا نزدیک میت کے غسل دینے کے آگے اور جائز ہی

خبر لوگوں کو اسکے موت کی فصل دوسرا بیان بیچ غسل اور کفن میت کے اول تخت کو کہ جسپر میت کو غسل دیتے ہیں
خوب دھوویں اور عود سوز میں کوئی چیز خوشبو روشن کرکر تخت کے گرد پھرا دیویں تا کہ خوشبو ہووے وہ تخت لیکن
خوشبو کرنا تخت کا طاق ہووے یعنے تین بار یا پانچ بار عود سوز کو گرد اسکے پھرا دیویں اور میت کو اس تخت پر لیٹا دیویں
اور اسکے عورت کو ڈھانپ کر باقی کپڑے اسکے آہستہ نکالیں بعد وضو کرا دیویں لیکن بغیر منھ میں اور ناک میں
پانی ڈالنے کے مگر کوئی حالت جنابت میں مرا ہووے تو اسکے منھ میں اور ناک میں پانی ڈالیں وہ باقی وضو تمام کریں
بعد اسکے بدن پر پانی ڈالیں کہ اس پانی کو گرم کئے ہوویں بیر کے پات یا اشنان ڈالکر اشنان نام ایک گھانس کا ہے
دوا میں کام آتا ہے یا خالی پانی ہو تازہ اور دھوویں اسکے سر کو اور داڑھی کو خطمی سے کہ خطمی بھی ایک دوا ہے اور
لیٹا دیویں میت کو ڈاویں پہلو پر اور غسل دیویں بعد اسکے سیدھے طرف لیٹا دیویں اور ڈاویں طرف کے بدن کو غسل
دیویں بعد میت کو اٹھا کر بٹھا دیویں تکیا دیکر اور ہاتھ پھرا دیویں اسکے پیٹ پر آہستہ آہستہ اگر کچھ اسکے پیٹ سے
نکلے تو اسے دھوویں لیکن پھر کر غسل نا دیویں بعد اسکے کپڑے سے آہستہ اسکے بدن کا پانی خشک کریں اور حنوط
یعنے خواہ عطر ہو یا اور کچھ خوشبو ہو اوسکے سر کے اور داڑھی کے لگا دیویں اور کافور اسکے اعضا پر کہ جو اعضا
سجدہ میں زمیں پر رہتے ہیں اور کنگھی نا کریں بالونکو اسکے سر اور داڑھی کے اور ناخن اور بال اسکے نا نکالیں
اور زن غسل دیوے اپنے مرد کو بخلاف اسکے اس باندھی کو کہ اپنے صاحب سے بچہ جنی ہو کہ جسے ام ولد کہتے ہیں
درست نہیں اپنے صاحب کو غسل دینا اور اسیطرح مرد کو جائز نہیں غسل دینا اپنی جورو کو اگر مرے کوئی زن
کہ وہاں مردوں کے سوا کوئی اور زن نا ہووے تو اسے تیمم کریں کپڑے سے اور بدن کو اسکے ہاتھ نا لگاویں
اور کوئی ان مرداں میں اگر اسکا محرم ہووے یعنے جس سے نکاح اس زن کا درست نا ہووے تو بغیر کپڑے کے تیمم
کرے اور اگر ایک مرد زناں میں مرے اور کوئی مرد وہاں نا رہے تو زناں بھی اسے تیمم کریں کپڑے سے اور یہی حکم
ہے خنثی مشکل کا ظاہر روایت میں خنثی اسکو کہتے ہیں کہ فرج اور ذکر اسے دونو ہیں اگر وہ پیشاب کرے
ذکر سے تو مرد ہے اور اگر فرج سے پیشاب کرے تو زن ہے اور اگر دونو سے پیشاب کرے تو جس سے اول پیشاب
کرتا ہے اسکے موافق حکم ہے یعنے اگر اول فرج سے پیشاب نکلے تو بھی زن ہے اور اگر ذکر سے اول پیشاب نکلے تو وہ

اسکا حکم مرد کا ہی اگر فرج سے اور ذکر سے برابر پیشاب نکلے تو اسے خنثی مشکل کہتے ہیں عجیب اسکی فقہا کے کتابوں میں علیحدہ تفصیل سے لکھے ہیں اور جائز ہی غسل دینا زنا کو اگر کوئی لڑکا مرا اور اسیطرح لڑکی کو اگر مرد اُسکو غسل دیویں تو جائز ہی بشرطیکہ وہ لڑکا اور لڑکی حد شہوت کو نا پہنچے ہو دیں اور مرد کے اوپر لازم ہی تجہیز او تکفین اسکے جورو کی یعنے جو خرچ اسکے کفن دفن کا ہووے سو مرد کرے اپنے مال میں سے اگرچہ مفلس ہو اگر کوئی مرے اور اسے مال نا ہو تو کفن اسکا اُس کسی پر ہی کہ جسپر اسکا نفقہ واجب تھا اگر کوئی ویسا نا ہووے تو کفن اسکا بیت المال میں سے دیویں اگر بیت المال میں سے بھی کفن اسکا نا ملے تو اور کوئی صاحب توفیق دیوے اور کفن سنت مرد کو تین کپڑے ہیں ایک پیراہن کہ او گردن سے لیکر پاؤں تلک رہے اور اُسے آستینیں اور کلیاں نا رہیں دوسرا ازار کہ سر سے پاؤں تک رہے اور کچھ زاید ہو کہ دونو طرف بندھا جاوے تیسرا لفافہ کہ وہ بھی ازار کے برابر ہووے اور کفن کفایت مرد کو دو کپڑے ہیں ایک ازار دوسرا لفافہ اور کفن اُس قسم کے کپڑے سے ہو کہ وہ ہمیشہ پہنتا ہو اپنی حیات میں جمعہ کے اور عیدین کے روز اور سفید کفن کا دینا افضل ہی اور نا سینا کفن کے دامن وغیرہ کو اور صورت کفن پہنانیکی یہہ ہی اول بچھانا لفافہ کو اُسکے اوپر بچھانا ازار کو اسکے اوپر بچھانا پیراہن کو پھر جسقدر اس میت کے پیٹھ کے نیچے آوے باقی پیراہن کو چنکر اسکے گریبان تک رہنا اور خوشبو کرنا کفن کو عطر وغیرہ سے دفعے اسکے خوشبو کرنیکے طاق ہوویں بعد میت کو اسپر لا کر لیٹانا اور پیراہن اُسے سر کے طرف گریبان سے پہنانا اور لپیٹنا ازار کو داہنی طرف سے بعد بائیں طرف سے اور اسیطرح لفافہ کو بھی لپیٹے بعد سر کے اور پانوں کے طرف اور کمر میں باندھیں تا کفن کھل نا جاوے اور کفن زن کا پانچ کپڑے سنت میں تین کپڑے مرد کے موافق چوتھی دامنی پانچواں سینہ بند صورت کفن پہنانیکی زن کی یہہ ہی کہ مرد کے کفن کو جیسے بچھاتے ہیں اسیطرح جسپے بچھاویں کہ پیراہن اسیے پہنانیکے بعد اسکے بالوں کو دو حصہ کر کر دونو طرف چھاتی پر پیراہن کے اوپر سے رکھیں اور دامنی کو اسکے سر پر اور منھ پر رکھیں بعد ازار کو اور لفافہ کو لپیٹیں اور سب کپڑوں کے اوپر سینہ بند باندھیں اور کفن کفایت زن کا تین کپڑے ہیں ایک ازار دوسرا لفافہ تیسرا دامنی اور کفن ضرورت مرد کا اور زن کا وہ چیز ہی کہ جو ملے

فصل تیسرا بیان میں نماز جنازہ کے

نماز جنازہ کی پڑھنا فرض کفایہ ہی اور ارکان اسکے چہار تکبیر اور قیام ہی لیکن تکبیر اول

شرطیں اور شرطاں نماز جنازہ کے یہہ ہیں کہ میت مسلمان کی ہووے اور پاک ہووے یعنے اسے غسل دئے ہوں اور جنازہ
آگے ہووے امام کے اور جنازہ حاضر ہووے یعنے غایب نہ ہووے اور حاضر ہووے آدھے بدن سے زیادہ اس میت کا یعنے
باقی ہیں اسکا کوئی جانور کھا گیا ہووے یا آدھا بدن میت کا سر کے ساتھ ہووے اور اسیطرح شرط ہی کہ نماز
پڑھنے والا سوار نہ ہووے بغیر عذر کے اور جنازہ زمین پر ہووے اور سنت نماز جنازہ کے کھڑے رہنا امام کا مقابل
سینہ میت کے ہی خواہ مرد ہووے یا زن اور پڑھنا ثنا بعد تکبیر اول کے اور درود بعد تکبیر ثانی کے اور دعا بعد تکبیر
تیسری کے پڑھنا میت کے واسطے وہ دعا یہہ ہی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا
وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ
وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ اگر میت دیوانہ یا بچہ ہووے تو یہہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا امامت
نماز جنازہ کے بادشاہ سزاوار ہی یا نایب بادشاہ کا بعد اسکے قاضی بعد اسکے امام حی بعد اسکے ولی یعنے وارث
اس میت کا اور جائز ہی ولی کو کہ حکم دیوے امامت کا دوسرے کو بسبب اگر کوئی سوا ولی کے اور بادشاہ کے نماز
جنازہ کی پڑھا ہووے تو اعادہ کرے اس نماز کو ولی لیکن ولی کے سوا اور کوئی اعادہ نہ کرے اور اگر دفن کئے ہوں
میت کو بغیر نماز کے تو قبر پر اسکے نماز پڑھیں جبتک یقین ہو کہ اسکا بدن ریزہ نہ ہوا ہوگا اور اگر جنازہ دو چار جمع ہوں
تو علیحدہ نماز ہر جنازہ پر پڑھیں اولی ہی یعنی افضل ہی پر سب کے پر نماز پڑھنا افضل ہی اور اگر ایک ہی بار سب
جنازوں پر ایکدم نماز پڑھیں تو جنازوں کی یعنی صف باندھ کر قبلہ کی طرف اسطرح سے رکھیں کہ سینے سب
میتوں کے امام کے برابر رہیں اور رعایت کریں جنازوں کے بیچ میں ترتیب کو کہ امام کے نزدیک مردوں کی
میت رکھیں ان کے بعد بچوں کی جیسا نماز کی صف میں ترتیب ہی اگر کوئی آیا بعد تکبیر اول کہنے امام کے اور تکبیر
کہنے وقت حاضر نہ ہووے تو انتظار کرے جبتک دوسری تکبیر امام کہے تب اسکی ساتھ وہ شخص بھی تکبیر
کہکر داخل ہووے اور اسیطرح اگر کوئی آیا بعد دو یا تین تکبیر کے تو بھی حکم ہی بعد فراغت امام کے نماز سے مسبوق
اپنی تکبیرات تمام کرے جنازہ اٹھانے کے آگے اور اگر کوئی آوے بعد چوتھی تکبیر کے سلام پھیرنے کے آگے تو فوت ہووے

نماز جنازہ کی اسپر سے اور مکروہ ہی نماز جنازہ کی مسجد میں اور جو بچہ پیدا ہوئے بعد رویا اور مر گیا اسے نام رکھیں اور غسل دیکر نماز جنازہ کی اسپر پڑھیں اور اگر آواز رونے کی بچے کے نہیں سنے تو غسل دیکر کپڑے میں لپیٹ کر گاڑ دیویں اور نماز اسپر نا پڑھیں اور یہی حکم ہی اس بچہ کا کہ ماں کے یا باپ کے ساتھ بند میں آیا ہوا اور ماں باپ اسکے کافر ہوں اور اگر اس بچہ کا باپ یا ماں مسلمان ہوئے ہوویں یا وہ بچہ آپ مسلمان ہوا ہووے یا کوئی ماں باپ اسکے بند میں نا آئے ہوں ساتھ اسکے تو اسے غسل اور کفن دینا اور نماز اسپر پڑھنا ضروری اور اگر کوئی کافر مرے اور اسکا قرابت والا کوئی مسلمان ہووے تو وہ مسلمان اس کافر کی میت کو پانی سے دھووے جیسا نجس کپڑے کو دھوتے ہیں اور کفن دیوے اور دفن کرے لیکن کسی چیز میں رعایت سنت کی نا کرے اور اگر کوئی اس کافر کے مذہب کے لوگ ہوویں تو ان کے حوالے اس میت کو کرے اور باغی پر نماز نا پڑھیں اور جو کوئی اپنے باپ یا ماں کو قتل کیا ہو اسکے اوپر بھی نماز نا پڑھیں اگر کوئی اپنے کو آپ قتل کرے تو اسکے اوپر نماز پڑھنا درست ہی نزدیک طرفین کے

فصل چوتھا بیان میں جنازہ اٹھانے اور دفن کے

سنت ہی اٹھانے کے واسطے جنازہ کے چار آدمی اور ضروری کہ ہر کوئی چالیس قدم جنازہ کو اٹھاویں اسطرح سے کہ ابتدا کرے سر کے طرف سے میت کے کہ سیدھا بازو میت کا اور اٹھانے والے کا برابر ہووے اور دس قدم چلے بعد سیدھے کاندھے پر پاؤں کے طرف سے اٹھاوے اور دس قدم پھر داہنی طرف سے جنازہ کے دائیں کاندھے پر سر کے طرف سے اٹھاوے اور دس قدم چلے پھر داہنی طرف سے جنازہ پانوں کی طرف سے میت کے دائیں کاندھے پر اٹھا کر دس قدم چلے اور تمام کرے حدیث میں آیا ہی کہ جو کوئی چالیس قدم جنازہ اٹھاویگا اسکے چالیس گناہ کبیرہ بخشے جائینگے اور مستحب ہی جلدی جنازہ کو لیجانا لیکن جنازہ کو اوچھالنا منع ہی تا کہ میت کو حرکت نا ہووے اور چلنا پیچھے جنازہ کے افضل ہی آگے چلنے سے اور مکروہ ہی پکار کر ذکر کرنا جنازہ کے ساتھ اور آگے جنازہ زمین پر رکھنے کے بیٹھنا بھی مکروہ ہی اور کھودیں قبر کو کمر تا چھاتی تک اور لحد کریں اگر زمین سخت ہووے تو لحد اسے کہتے ہیں کہ قبر کھودے بعد قبلہ کے طرف بازو سے ایسا کھودیں کہ اوپر اسکے زمین کی ماٹی تمام چھت کی طرح سے رہے اور زمین نیچے کی اسکے قبر کی زمین کے برابر رہے اس سے زیادہ نیچے نا ہووے اسمیں میت

سوا ہوئے تو اسکے برابر جاکر رہے بعد اسکے میت کو قبلہ کی طرف سے قبر میں اتاریں اور کہیں اتارنے والے
بسم اللہ وعلیٰ ملۃ رسول اللہ اور قبلہ کی طرف منہ اسکا پھیر دیں سیدھے بازو کی طرف اور رکھویں
بند کفن کے بعد اسکے لحد کے منہ کو کچی اینٹوں سے یا بانس کے ٹکڑوں سے بند کریں اگر اینٹ نا ملے تو اور مکروہ ہی
پکی سوا اینٹوں سے بند کرنا اور مستحب ہی ڈھانپنا قبر کا زن کے دفن کرتے وقت واسطے ستر کے جب تک کہ مٹی
اسپر ڈالکر برابر کریں لیکن مرد کے قبر کو نا ڈھانپیں اور قبر کو مٹی ڈالکر برابر کریں اور مانند اونٹ کی
پیٹھ کے بناویں اور چار کونی نکریں اور حرام ہی بنا عمارت کا قبر پر زینت کے واسطے اگر پتھر گاڑیں نشان کے
واسطے تو مضائقہ نہیں اور مکروہ ہی گاڑنا میت کو گھروں میں کہ یہ خصوصیت پیغمبروں کی ہی اور
جو کوئی مرے سفر میں دریا کے تو اسے غسل دیویں اور کفن کریں اور اسپر نماز پڑھیں اگر خشکی وہاں سے
دور ہووے اور کسی اندیشہ سے اتر نا سکتے ہوں تو دریا میں اسے ڈالدیویں اگر میت کو گاڑنے لگے ایکدو
کوس لیجاویں تو جایز ہی اور اس سے زیادہ مکروہ ہی اور بعد گاڑنے کے نکالنا میت کا اور دوسرے جاگہ لیجانا
جایز نہیں سب کے نزدیک مگر اس جاگہ میں گاڑے ہووے کہ زمین غیر کی ہووے اور مالک اپنی زمین کا تقاضا کرے
یا کوئی اسکا دعوی کرے شفعہ سے اور مالک قیمت لینے سے راضی نا ہووے تو اسے قبر سے نکالکر دوسری جاگہ
میں دفن کریں کھولنا قبر کا بعد دفن کے جایز نہیں مگر کچھ مال کسیکا اسمیں رہ گیا ہو یا مردے کو کفن دیوے سو
کسی غیر کا ملک ہو اور وہ راضی نا ہو یا کوئی چیز مردے کے ساتھ رہ گئی ہووی تو قبر کو کھولنا درست ہی

فصل پانچواں بار ہیں زیارت قبور کے مستحب ہی زیارت کرنا قبروں کی اور دعا کرنا واسطے مغفرت انکے
مرد اور زن کو روایت اصح ہیں جب کوئی زیارت کے واسطے قبرستان میں جاوے تو یہ کہے السَّلَامُ عَلَيْكُمْ
دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَسْئَلُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ
اور اگر وہ مقبرہ شہدوں کا ہی تو یہ کہے السَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ اور مستحب
ہی پڑھنا سورہ یسین کا کہ جو کوئی قبرستان میں جا کر سورہ یسین پڑھیگا تخفیف کرے اللہ تعالی اس
روز کے عذاب کو مردوں سے اور پڑھنے والیکو جتنے قبر اس قبر میں ہوینگے اسقدر ثواب ہاں

لکھینگے اور جو کوئی مقبرہ میں جا کر قل ہو اللہ گیارہ بار پڑھکر ثواب اسکا اہل قبور کو بخشیگا تو اسکو قبروں کے
عدد کے موافق ثواب ہوینگے اور جو کوئی مقبرہ میں داخل ہوتے وقت کہیگا اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ
الْأَجْسَادِ الْبَالِيَةِ وَالْعِظَامِ النَّخِرَةِ الَّتِي خَرَجَتْ مِنَ الدُّنْيَا وَهِيَ بِكَ مُؤْمِنَةٌ
أَدْخِلْ عَلَيْهَا رَوْحًا مِنْ عِنْدِكَ وَسَلَامًا مِنِّي تو استغفار کرینگے جو مسلمان کہ آدم علیہ السلام
کی پیدایش سے ابتلک مرے ہیں اس پڑھنے والیکے واسطے اور بعضے روایت میں آیا ہی کہ لکھے جاینگے اس
پڑھنے والیکے واسطے نیکیاں موافق عدد اولاد آدم عم جو قیامت تک ہوینگے اور مکروہ نہیں بیٹھنا قبر کے
نزدیک واسطے قرات قرآن وغیرہ کے اگر بغیر قرات قرآن کے بیٹھا تو مکروہ ہی اور اسیطرح مکروہ ہی
روندنا قبر کا اور سونا قبرستان میں اور قضا حاجت کرنا اور اوکھاڑنا ہرے گھانس اور جھاڑ کا قبروں سے

باب تیسواں بیان میں احکام شہید کے شہید اُسے کہتے ہیں کہ قتل کئے ہوں اسے حربی کافروں نے یا باغیوں نے
یا راہزنوں نے یا پائے ہوں اسکو مرا ہوا معرکہ میں اور اُسپر اثر زخم کا ہووے یا قتل کیا ہو کسی مسلمان نے
اُسے ظلم سے اور واجب نہووے مارنیوالے پر دیت ان سب صورتوں میں اس شہید کو بغیر غسل کے نماز اسپر
پڑھے بعد دفن کریں اسکے لہو کے کپڑوں کے ساتھہ جو اسکے بدن پر ہووین مگر کوئی چیز ایسی کہ کفن کے
لایق نہووے جیسا زرہ وغیرہ یا موزے اُس سے نکال لیویں اور کوئی چیز کم ہووے اُسکے کفن سنت سے تو زیادہ
کریں اور زیادہ ہووے تو کم کریں اور اگر اُس شہید کے بدن پر کپڑا نہووے تو اسے کفن بھی دیویں اور جو کوئی
شہید ہوا ہو حالت جنابت میں یا بچہ ہو یا مرتث ہو یعنی بعد زخمی ہونیکے کھاوے یا پیوے یا سووے یا دوا کرے
یا گذرے اُسکے اوپر نماز کا ایک وقت اور اسے عقل باقی ہو یا اُٹھا لاویں اُسے لڑائیکی جاگہ سے جیتا ہوا
یا وصیت کرے یا کوئی مارا گیا ہو شہر میں اور معلوم نہووے کہ مارا گیا ہی وہ لوہیکے ہتیار سے مظلوم یا
مارا گیا ہی وہ حد شرعی سے یا قصاص سے تو ان سب کو غسل اور کفن دینا اور نماز پڑھنا ضرور ہی اگر کوئی باغی
یا راہزن لڑائی میں مارا جاوے تو اُسے غسل نہ دیا اور نماز بھی نہ پڑھنا سو باغی اور راہزن کے اور وہ کہ
کہ قصاص اور حد شرعی سے مارا گیا ہو باقی لوگ جو اوپر اُن کا ذکر ہوا ہی وہ سب شہیدوں میں داخل ہیں

اور ثواب شہادت انکو حاصل ہی بلکہ حدیث مین آیا ہی جو کوئی پانی مین ڈوب کے مرا یا آگ مین جلکے یا بیمار پیٹ
اسہال کے مرا یا کوئی مسافر پردیس مین مرے تو شہیدون مین داخل ہی کتاب الزکوٰۃ اس کتاب مین ایک مقدمہ اور پانچ
باب ہین مقدمہ بیان مین ان چیزون کے کہ زکات سے تعلق رکھتے ہین نصاب اس مال کو کہتے ہین کہ جسپر زکات ہووے مقدار
اسکا جانورون مین پانچ اونٹ اور تیس بیل یا چالیس بکری خواہ یہہ جانوران نر ہون یا مادہ اور روپے
سونے مین دوسو درم روپیکے یا بیس دینار سونیکے نقد ہون یا دونو قسم سے روپا سونا ہووے یا اسکے پیسون کی
قیمت کا کچھ اور مال ہو صدقہ اسے کہتے ہین کہ مال فقیر کو خدا کے واسطے دیا جاوے وہ تین قسم پر ہی فرض اور واجب
اور تطوع سوایم ان جانورون کو کہتے ہین کہ جنگل مین چرتے ہون علوفہ اسے کہتے ہین کہ جن جانورون کو
گھر مین باندھکر چارا کھلاتے ہین بنت مخاض اونٹنی کے مادہ بچے ہین کہ عمر اسکی ایک برس کی پوری ہوکر دوسرا
برس شروع ہو بنت لبون بھی اونٹنی کے مادہ بچے کو کہتے ہین اگر عمر اسکی دو برس کی ہوکر تیسرا برس اسے
شروع ہوا ہووے حقہ اس اونٹنی کے مادہ بچے کو کہتے ہین کہ تین برس کا ہوکر چوتھا برس اسے شروع ہوا ہو
جذعہ چار برس تمام کر پانچوان سن مادہ بچے کو اونٹنی کے شروع ہوا ہو اسے کہتے ہین تبیع بچھڑا اور تبیعہ
بچھڑی گائی کی ہی کہ ایک برس سے اوپر عمر اسکی ہووے مسن بھی بچھڑا او مسنہ بچھڑی کو گائی کے
کہتے ہین کہ دو برس سے عمر اسکی زیادہ ہو عفو اسے کہتے ہین کہ درمیان مین فرض کے زیادتی ہووے جیسا
کہ چالیس بکرون مین ایک فرض ہی اور ایک سو اکیس مین دوسرا فرض زیادتی چالیس سے تا ایک سو بیس
تک کی عفو ہی باب اول بیان مین فرض ہونے شرطان زکوٰۃ کے زکوٰۃ فرض ہونیکو عقل اور بلوغ اور اسلام
اور آزادی اور مالک ہونا نصاب کا ایک سال کامل اور فراغت قرض سے اور حاجت اصلی سے یعنی کھانے
اور پینے اور نفقہ سے اسکے جورو بچون وغیرہ کے اور جاگہ اسکے رہنے کی اور کپڑے اور سواری اور اسکی خدمت
کے باندی بردہ اور ضرور انجام ضروری گھر کا اور ہتیاران اور کتابان علم کے یہہ سب حاجت اصلی مین
داخل ہین اور نامی ہونا نصاب کا حقیقۃ یا حکما شرط ہی اس صورت مین جو کوئی دیوانہ ہو یا بچہ ہو یا
کافر ہو یا غلام ہو یا نصاب کا مالک نا ہو یا نصاب اسکی ایک سال تمام اسکے ساتھہ نرہا ہے یا اسپر قرض

ہووے تو زکات فرض نہیں نامی ہونا نصاب کا اسے کہتے ہیں کہ نصاب زیادہ ہوتا ہو الا ہو حقیقۃً جیسا کہ مال تجارت کا
اور جانوران کہ ان دو نو طرح سے مال بڑھتا ہی اور نامی ہونا نصاب کا حکماً یہہ ہی کہ اس مال کا زیادہ ہونا ممکن ہووے
جیسا کہ کوئی اس مال سے اگر تجارت کرے تو اوسمیں نفع البتہ ہووےگا اور مال کے زکات دینے سے اسمیں
برکت ہوتی ہی اور شرط ادا کرنیکا یہہ ہی کہ دینے وقت یون نیت کرے کہ خداوندا یہہ زکات دیتا ہوں
میرے مال کی اسے قبول کریا نیت کرے جدا کرتے وقت وجہ زکات مال سے اور اگر کوئی تمام نصاب یعنے سب
مال اپنا فقیر کو دیا اور کچھہ نیت زکات کی یا صدقہ تطوع کی نہیں کیا تو زکات اس سے ساقط ہوئی باب
دوسرا بیان میں زکات سوائم کے اسمین چار فصل ہیں فصل اول بیان میں زکات اونٹوں کے جانوروں کے
زکات میں شرط ہی کہ تمام سال یا چھے مہینے سے زیادہ سوائم ہوں اون جانوروں پر زکات فرض ہوتی ہی
جس کسی پاس پانچ اونٹ ہووین تو ایک بکرا اسپر زکات دینا فرض ہوتا ہی اگر دس اونٹ ہووین تو دو بکرے
اور اگر پندرہ ہووین تو تین بکرے اور بیس ہووین تو چار بکرے زکات اس دینی فرض ہی اور جب بیس
پر پانچ اونٹ ہووین تو ایک بنت مخاض کا دینا فرض ہی اور تیس پر چھے اونٹ میں ایک بنت لبون دیوے
اور جو زیادتی پچیس سے تا چھتیس تک ہی وہ عفو ہی اور چالیس پر چھے اونٹ میں ایک حقہ اور ساٹھہ پر
ایک اونٹ میں ایک جذعہ اور ستر پر چھے اونٹ میں دو بنت لبون اور نوے پر ایک اونٹ میں دو حقہ
دیوے اور جو اونٹ زیادہ اس سے ہووین ایک سو بیس تک وہ عفو ہیں جب ایک سو بیس پر پانچ زیادہ ہووین
تو دو حقہ اور ایک بکرا دیوے اور اسطرح پانچ پانچ کی زیادتی ایک سو چالیس ہووے تک دو حقوں پر
ایک ایک بکرا زیادہ دیتا جاوے جب ایک سو چالیس پر پانچ اونٹ ہووین تو اسمین حقہ اور ایک بنت
مخاض دیوے اور ایک سو پچاس میں تین حقہ دیوے پھر اس پر جو زیادہ ہوتے جاوین اس زیادتی کو پانچ
پانچ کے حساب سے ایک ایک بکرا دیوے جب ایک سو ستر پر پانچ ہووین تب اون میں تین حقہ اور ایک بنت
مخاض دیوے اور جب ایک سو چھیاسی اونٹ ہووین تو تین حقہ اور ایک بنت لبون دیوے اور ایک سو نود
پر چھے اونٹ میں دو سو ہونے تک چار چار حقہ دیوے دو سو کے اوپر جو کچھہ زیادہ ہوتے جاوے اس میں

جس حساب سے پچاس کے اوپر سے دو سو کی زیادتی کو دیا ہی اسی حساب سے ہمیشہ دیا جاوے فصل دوسرا بیان میں زکات بیلاں وغیرہ کے ایک بیل اور گائی سے لیکر انتیس ہونے تک عفو ہی تیس بیل یا گائیاں ہووے پر ایک تبیع یا تبیعہ دیوے تیس سے ایک کم چالیس ہونے تک زیادتی کو عفو ہی جب پورے چالیس ہووین تو ایک مسنہ یا مسن دیوے اور زیادتی چالیس کے اوپر ساٹھ ہونے تک ہووے اس زیادتی کو چالیس کے حساب سے دیوے یعنے چالیس پہ اگر ایک زیادہ ہووے تو ایک مسن یا مسنہ کی قیمت ٹھہرا کر چالیسواں حصہ اس قیمت کا دیوے بیل کی زکات سے اگر دو زیادہ ہوں تو دو حصے اگر تین زیادہ ہوں تو تین حصے اس قیمت کے دیوے اگر چالیس پر زیادہ ہووین تو دسواں حصہ اس قیمت کا دیوے اسیطرح جسقدر زیادہ ہوتے جاوین اسکے موافق اسیطرح حساب کر کر دیا جاوے جب ساٹھ پورے ہووین تو اسمیں دو تبیع یا تبیعہ دیوے اور ستر بیل میں ایک مسنہ اور ایک تبیعہ اور اسی ہووے بعد دو مسن یا مسنہ دیوے جو زیادتی کہ ساٹھ کے اوپر ستر تک اور ستر سے اسی تک ہی وہ عفو ہی اسی کے اوپر جو زیادتی ہوتی جاوے اسمیں دس دس پر زکات پھرتی جاتی ہی تبیع یا تبیعہ سے مسنہ یا مسن کے طرف کو تفصیل اسکی یوں ہی کہ نوے بیل میں تین تبیع یا تبیعہ اور سو میں ایک مسن یا مسنہ اور دو تبیع یا تبیعہ اور ایک سو دس کو دو مسن یا مسنہ اور ایک تبیع یا تبیعہ اور ایک سو بیس کو چار تبیع یا تبیعہ یا تین مسن یا مسنہ دیوے اسیطرح دس دس کی زیادتی کو مختار ہی اگر چاہے چالیس چالیس کے حساب سے ایک ایک مسن یا مسنہ یا تیس تیس کے حساب سے ایک ایک تبیع یا تبیعہ دیا جاوے اور یہی حکم بھینسا اور بھینس کو ہی اگر بیلاں اور بھینسے ملکر ہووین یعنے تھوڑے بیل اور تھوڑے بھینسے ہووین کہ وہ سب ملکر نصاب کے عدد کو پہنچیں تو نصاب پوری ہوتی ہی اسمین بھی بیلوں کے موافق عمل کریں فصل تیسرا بیان میں زکات بکروں کے ایک کم چالیس بکرے ہونے تک عفو ہی جب چالیس ہووین تو ایک بکرا دیوے چالیس سے جو زیادہ ہووین ایک سو بیس تک کو عفو ہی جب ایک سو بیس ایک ہووے تو دو بکرے دیوے اور دو سو پر ایک بکروں میں تین بکرے اور چار سو میں چار بکرے دیوے جو زیادتی ایک سو اکیس سے دو سو تک اور دو سو ایک سے چار سو تک بیچ میں ہوتی ہی وہ عفو ہی چار سو کے بعد سو سو کے زیادتی کو ایک ایک بکرا زیادہ دیا جاوے زکات

مینڈھیاں اور چھیلیاں دونو کا حکم برابر ہی زکات کا عامل بکریوں میں مینڈھیاں ہوں یا چھیلیاں ایک برس کے بکرے سے
کم نا لیوے فصل چوتھا بیان میں ان جانوران وغیرہ کے کہ جنکو زکات فرض نہیں گھوڑوں کو زکات معاف ہی اگر تجارت کے
گھوڑے ہوویں اور قیمت انکی نصاب کو پہنچے تو اسکو تجارت کے مال کے برابر زکات دیوے گھوڑوں میں سایمہ اور علوفہ برابر
ہیں اور اسیطرح خچروں میں اور گدھوں میں اور چیتوں میں اور کتوں میں کہ جنکو شکار کرنا سکھاتے ہوں زکات معاف ہی
اگرچہ یہہ بھی تجارت کے واسطے ہوویں تو گھوڑوں کے برابر ان میں بھی زکات دیونی اور زکات فرض نہیں بکریوں کے
بچوں میں اور اونٹوں کے بچوں میں اور گایوں کے بچوں میں اور جو جانوران کہ کام میں رات دن ہیں اور جو جانوران کہ
علوفہ ہوویں اور جو عفو ہوویں اور جو مال کہ ہلاک ہوا ہو بعد واجب ہونے زکات کے ان سبکو زکات نہیں
اور اگر کسی پر سنہ دینا واجب ہووے اور اسکے پاس سنہ نا ہووے تو اسکے عوض میں سنہ سے زیادہ عمر کا زکات کے عامل
کو دیکر جو قیمت اسکی سنہ سے زیادہ ہووے وہ زیادتی عامل سے لیوے یا سنہ سے کم دیوے اور اسکی قیمت جو سنہ کی
قیمت سے کم ہووے وہ کمی عامل کو دیوے یا قیمت سنہ کی دیوے اور عامل کو لازم ہی کہ زکات کے جانوران اچھے اچھے
نا لیوے بلکہ اوسط کے جانوران لیوے اور جو چیز زکات کے مال سے پیدا ہوتی ہی وہ نصاب ملتی ہی جیسا کہ جانوران
کے بچے برسے ہو کے بعد جانوران میں داخل ہوتے ہیں اور ان میں بھی زکات فرض ہوتی ہی اور زکات کی فرضیت
میں نر اور مادہ دونو برابر ہیں جو نر کو ہی وہی مادہ کو ہی اگر کوئی باغی ملک میں پیدا ہو کر خراج یا عشر یا زکات وصول
کر لیوے تو بادشاہ اس برس میں دوسری دفعہ نا لیوے اگر کوئی صاحب نصاب اپنی مال کی زکات دو تین برس کی یا
ایک نصاب والا دو تین نصاب کا حساب کر کر پیشگی دیوے تو صحیح ہی یعنی وہ دیا سوا ادا ہووے تک پھر دینا فرض
نہیں باب تیسرا بیان میں مال کی زکات کے زکات مال کی چالیسواں حصہ نصاب کا دینا فرض ہی اگر کسی پاس نصاب کے
برابر روپیا یا سونا یا روپے سونے کا زیور یا باسن ہووے تو نقدی کے موافق اسمیں بھی چالیسواں حصہ دینا فرض ہی
جو مال کہ نصاب سے زیادہ ہووے اور پانچویں حصہ سے نصاب کے کم ہووے وہ عفو ہی اگر پانچواں حصہ نصاب کا زیادہ
ہووے تو اسے بھی چالیسواں حصہ اس پانچویں حصہ کا موافق نصاب کے دیوے فرض ہی جیسا کہ دو سو درم کا پانچواں
حصہ چالیس درم اور بیس دینار کا پانچواں حصہ چہار دینار ہیں زکات اسکی ایک درم اور ایک دسواں حصہ دینار کا

فرض ہی اس سے اگر کم ہووے نصاب پر تو وہ معفو ہی اور روپے سونے میں خواہ نقد ہو یا زیور وغیرہ فرض ہونے اور
ادا کرنے کے واسطے زکات کے وزن معتبر ہی وزن سات مثقال کا دس درم کے برابر ہی مثقال اور دینار کا وزن
ایک ہی وزن مثقال کا بیس قیراط اور وزن قیراط کا پانچ جو ہی اور جو کے حساب سے ایک گھنگچی اور پانچواں حصہ گھنگچی کا
گھنگچی کے چہار حصہ ایک قیراط کا وزن ہوتا ہی اس حساب سے وزن درم کا بیس پانچ گھنگچی اور پانچواں حصہ ایک گھنگچی کا
ہوتا ہی اور ایک تولہ کا وزن تین درم اور بیس گھنگچی اور دو حصہ پانچ میں کی ایک گھنگچی کی ہی کس واسطے کہ ایک تولہ کا
وزن نو دیر چھے گھنگچی وزن ہی اور ایک تولہ کے بارہ ماشے اور ہر ماشے کے آٹھ گھنگچی [illegible] اس حساب سے روپے
کے نصاب کا وزن پچاس دو تولے اور آدھا تولہ اور زکات اسکی ایک تولہ اور پانچ تولہ چھے گھنگچی [illegible] ہی
اور سونیکے نصاب کا وزن اس حساب سے ساڑھے تولے اور آدھا تولہ اور زکات اسکی دو ماشے اور پاؤ
ماشا ہی یہہ وزن موافق رواج ہمارے ملک کے لکھا گیا ہی اور اگر درم میں کچھ کھوٹ ملا ہو اور اگر روپا اسمیں
زیادہ ہی تو حکم اسکا درم کا اگر کھوٹ زیادہ ہی اسمیں تو اسکا حکم تجارت کے مال کا ہی اگر [illegible] نصاب کو
پہنچی تو اسمیں زکات فرض ہی اگر نصاب سے کم ہی تو زکات [illegible] تجارت کا ہو اور اسکی
قیمت نصاب کو روپے سونے کی پہنچی تو اسمیں بھی زکات [illegible]
ہی اور اگر نصاب کسی مال کی اول سال میں پوری ہووی [illegible] اسمیں نقصان [illegible] آخر سال
کو پھر برابر ہووی تو اسے زکات فرض ہی اور اگر کسی پاس سو درم کا مال [illegible] نقد [illegible]
نصاب ہوتا ہی اور اگر دس دینار کا مال اور دس دینار نقد ہو [illegible] درم بھی نقد ہو [illegible] تو
یہہ دونو صورت میں بھی نصاب کا مال ہوتا ہی اور اس دونو صورتمیں زکات فرض ہی [illegible]
عاشر اسے کہتے ہیں کہ بادشاہ یا حاکم کے طرف سے مقرر ہو زکات لینیکے واسطے سوداگروں سے اگر کوئی سوداگر
کہے کہ اپنے مال پر سال تمام نہیں ہوا یا کہے کہ اپنے پر قرض ہی یا کہے میں محصول اس مال کا دوسرے عاشر کو دیا [illegible]
اس مال کا عاشر دوسرا تھا اور سوگند کھاوے تو عاشر کو لازم ہی کہ اسکی سوگند کو قبول کرے [illegible] اگر
مالک سوائم کا کہے کہ زکات اسکی دیا ہوں فقیر کو اگرچہ [illegible] پر سوگند کرے تو بھی قبول نہ کرنا اور زکات سوائم کی

اس سے لینا اور جس خبر میں کہ مسلمان کے سخن اور سوگند کو باور کیا جاتا ہی اسی بات میں ذمی کی سخن اور قسم کو
بھی باور کرنا اگر سوداگر حربی ہووے اور اسیطرح اظہار اور سوگند کرے تو اسے قبول نا کرنا بلکہ محصول اس سے لینا
مگر ام ولد اسکے ہووے تو اس سے محصول نا لیکر سوگند کھانے کے بعد چھوڑ دینا ام ولد اس باندیکو کہتے ہیں کہ جسکو
اپنے صاحب سے بچہ پیدا ہوا ہووے اور لیوے عاشر ہمارے سے یعنے اہل اسلام سے پاؤ حصہ دسویں حصہ کا اور ذمی
سے بیسواں حصہ اسکے مال کا اور حربی سے دسواں حصہ مال کا اسکے بشرطیکہ مال سوداگر کا خواہ مسلم ہو یا ذمی
یا حربی ہو نصاب کو پہنچے اور حربی سے محصول لینیکی شرط یہہ ہی کہ دار حرب میں ہمارے سے حربی لیتے ہوں
جسقدر کہ وہ ہم سے لیتے ہوں اتنا ہی ہم بھی حربی سے لینا یعنے اگر وہ ہم سے دسواں حصہ لیتے ہوں تو انسے بھی
دسواں حصہ لینا اگر اس سے کم لیتے ہوں تو اسکے موافق ہی لینا اگر حربی ہمسے کچھہ نا لیتے ہوں تو ہم بھی انسے کچھہ نا لینا
اور اگر حربی ایک سال میں دو بار عاشر پر گذرے تو دوسرے بار اس سے محصول نا لیوے اگر وہ حربی دار حرب
کو جا ایک سال میں پھر آوے تو اس سے دوسرے بار محصول لینا اگر کوئی ذمی شراب اور سور لیکر عاشر پر گذرے تو
بیسواں حصہ قیمت کا شراب سے لیوے اور سور کا محصول کچھہ نا لیوے کہ درست نہیں اور اگر کوئی شخص کچھہ مال اپنے
گھر میں رکھا ہو تو اسے محصول نا لیوے یعنے اگر کوئی سوداگر خواہ مسلم ہو یا ذمی اور مال اسکے ساتھہ کم نصاب
سے ہو اور وہ ظاہر کرے کہ اپنے گھر میں باقی نصاب کا مال ہی اور ایک برس بھی اسپر گذرا ہی وہ بھی عاشر
کچھہ اس سے نا لیوے اور اگر مال بضاعت کا یا مضاربہ کا لیجاتا ہو تو اسے بھی محصول نا لیوے بضاعت اسے کہتے
ہیں کہ نفع سب مال والیکا ہووے اس نفع میں کچھہ حصہ لیجانے والیکو نا ہووے اور مضاربت اسے کہتے ہیں کہ مال
کے نفع میں مالکے صاحب اور تجارت کرنیوالیکو حصہ ہووے اگر حصہ تجارت کرنیوالیکا نفع میں نصاب
کو پہنچے تو اسکا محصول لیوے اور اگر کوئی غلام ماذون کسب کا گذرے عاشر پر اور وہ قرضدار ہووے تو اس سے
کچھہ نا لیوے اور اگر قرضدار نا ہووے تو مال اسکے کسب کا اسکے صاحب کا ہی اگر صاحب اسکا اسکے ساتھہ نا ہووے
تو اسکا محصول نا لیوے اگر صاحب اسکا ساتھہ ہووے تو محصول اسکا لینا غلام ماذون اسے کہتے ہیں کہ کوئی
شخص اپنے غلام کو حکم کسب کرنیکا دیوے اگر کوئی خراج کے عاشر پر گذرے اور محصول مالکا اسے دیوے اور

بعد وہ شخص عاشر پر اہل عدل کے گذرے تو دوسری بار اس سے محصول لینا باب پانچوان بیان مین رکاز کے جو مال کہ
زمین سے نکلے خواہ قسم معدن سے ہو خزانہ گڑا ہوا ہو اُسے رکاز کہتے ہین اگر معدن سونے یا روپے کا یا تانبا
وغیرہ کا نکلے زمین مین عشر کے یا خراج کے تو پانچوان حصہ اسکا دینا واجب ہی اگر گھر مین یا کسیکے زمین مین نکلے تو اُسے
کچھ حصہ نہیں اگر کوئی خزانہ زمین مین گڑا ہوا پاوے اسپر سکہ ہو اہل جاہلیت کا تو اسمین خمس یعنے پانچوان حصہ لینا
واجب ہی باقی جو رہتا ہی سو اگر وہ زمین کہ جسمین خزانہ نکلا کسی کی ملک نہین تو حق پانے والیکا ہی اگر اس
زمین کا کوئی مالک ہی تو باقی چہار خمس اُسی زمین والیکے ہین پانیوالیکو کچھ نہیں مالک زمین کا وہ کہ جو ہی
کہ اول بادشاہ اسلام اس ملک کو فتح کر کر وہ زمین جسے دیا ہو وہ مالک ہی اسکا اگر وہ یا اسکا کوئی وارث
نا ملے یہہ مال لینے کو تو جو کوئی مالک اس زمین کا اہل اسلام سے اول کا معلوم ہو کہ اسکے اوپر کا مالک معلوم
نا ہو تو اسے یا اسکے وارث کو پہنچاوے اگر اس خزانے پر سکہ اہل اسلام کا ہو تو حکم اسکا لقطہ کا ہی لقطہ اُسے
کہتے ہین کہ کوئی شخص کسی چیز کو پڑی ہوئی پاوے جو حکم اسکا ہی ویسا ہی حکم اس خزانہ کا ہی کہ جسپر سکہ اہل
اسلام کا ہی اگر معدن پارہ کا نکلے تو اسمین بھی خمس واجب ہی اگر کوئی مسلمان گیا دار حرب مین امان
لیکر اور اسے رکاز ملا ایسے زمین پر کہ وہ زمین کسیکی ملک نہین تو اسمین خمس نہین وہ پانے والیکا ہی
اور خمس نہین معدن مین فیروزہ کے اور موتی اور عنبر مین بھی خمس نہین باب چھٹا بیان مین عشر کے واجب ہی
عشر یعنے دسوان حصہ شہد مین کہ زمین عشری مین پیدا ہووے اور واجب ہی عشر جو چیز کہ پانی سے مینہ کے پیدا ہووے
اور جو چیز کہ پانی سے ندی و نالہ کے کہ آپ سے آپ جاری ہووے پیدا ہوتی ہی اسمین بھی عشر واجب ہی
بغیر شرط نصاب کے کہ اسمین نصاب کا پورا ہونا شرط نہین اور بغیر شرط باقی رہنے کے یعنے جو چیز کہ تمام سال باقی
رہتی ہی جیسا کہ غلہ یا باقی نہین رہتی جیسا کہ ترکاری وغیرہ یہہ دونو کا حکم برابر ہی اور دونو مین
عشر واجب ہی خواہ باقی رہے یا نا رہے مگر لکڑی و قصب فارسی کہ جس سے قلم ہوتے ہین اور گھانس مین
عشر واجب نہین اور جو زراعت وغیرہ باوڑی کے پانی سے ہوتی ہو خواہ بڑے ڈول سے پانی ہو یا
چھوٹے ڈول سے یا اونٹوں پر پانی لا کر زراعت کو کھینچے تو اس زراعت مین آدھا عشر یعنے بیسوان

حصہ دینا واجب ہی اگر اس زراعت کے واسطے کچھ خرچ ہوا ہو جیسا کہ گھانس وغیرہ جانوران کا یا زراعت
کرنیوالونکی مزدوری تو اسمین نا لیکر اول تمام زراعت میں سے آدھا عشر جو واجب ہی دیوے بعد اسکے
باقی میں سے مزدوری وغیرہ خرچ اٹھا لیوے اور زمین عشری میں تغلبی سے خمس لینا واجب ہی تغلبی نصاریٰ
میں ایک قوم کا نام ہی اگر تغلبی مسلمان کو اپنی زمین بیچا یا کوئی ذمی تغلبی سے زمین خرید کیا تو بھی اس زمین
پر خمس واجب ہی اور اگر ذمی مسلمان سے زمین عشری خرید کیا تو خراج واجب ہوتا ہی اس زمین اور اگر کوئی مسلمان
ذمی سے بسبب شفعہ کے زمین خرید کیا یا کوئی ذمی فساد بیع کے سبب سے زمین خرید کیا سو مسلمان کو پھیر دیا تو اس
زمین پر عشر واجب ہوتا ہی اور اگر کوئی مسلمان اپنے گھر کو باغ بنایا تو اسکا حکم پانی پر ہی یعنے اگر پانی اسے
مینہ کا یا چشمہ کا یا ندی کا سینچا یا تو اسمیں عشر ہی اور اگر پانی نہر کا ہی کہ بادشاہ اس نہر کو کھدوایا ہووے
تو خراج واجب ہوتا اور اگر کوئی ذمی اپنے گھر کو باغ بناوے تو اسپر خراج واجب ہی خواہ وہ پانی عشری سے سینچا وے
یا خراجی لیکن ذمی کے گھر پر کچھ واجب نہیں اگر چشمہ قیر کا یا نفط کا زمین عشری سے نکلے تو اسمیں کچھ واجب
نہیں اگر زمین خراجی سے نکلے تو خراج واجب ہوتا ہی چشمہ قیر اور نفط میں زمین عشری اسے کہتے ہیں کہ مسلمان
ہوگئے ہوں اس زمین کے لوگ یا اس زمین کو اہل اسلام لڑکر فتح کیے ہوں اور مسلمانوں کو وہ زمین تقسیم ہوئی ہووے
اور زمین خراجی اسے کہتے ہیں کہ جسے لڑائی سے فتح کیے ہوں اہل اسلام نے اور اس زمین کو زمین والوں پر
قایم رکھے ہوں یا وہ زمین صلح سے فتح ہوئی ہووے باب ان لوگوں میں خرچ کرنے مال زکات کے مال زکات کا
سات شخص کو دینا درست ہی اول فقیر کو فقیر اسے کہتے ہیں کہ اسکے پاس تھوڑا مال ہووے لیکن نصاب کے موافق
نا ہو دوسرا مسکین کو مسکین اسے کہتے ہیں کہ حال اسکا فقیر سے بدتر ہووے تیسرا عامل زکات کا کہ زکات تحصیل
کرتا ہی چوتھا مکاتب مکاتب وہ ہی کہ کسی غلام یا باندی کو اسکے صاحب نے کہا ہو کہ اسقدر پیسے دیا تو
تجھے آزاد کرتا ہوں اور اس مضمون سے کاغذ لکھدیا ہو اور اس سے بھی آپ اسی مضمون سے لکھالیا ہو پانچوں
قرضدار کہ اسپر قرض لوگوں کا ہووے اور وہ اسکے ادا سے عاجز ہووے چھٹا منقطع الغزات منقطع الغزات
اسے کہتے ہیں کہ مسلمانوں کا لشکر کافروں سے لڑائی کو نکلا ہووے اور اس لشکر میں سے کوئی شخص خرچ یا سواری

ناہونیکے سبب سے رہ جاوے اور لشکر کو پہنچنا اسکے ساتوان مسافر کہ اسکے پاس خرچ کو نا ہووے اگرچہ وطن مین اسکے ہووے
یہہ سات قسم کے لوگونکو زکات کا مال دینا ہی اسمین ایک ہی قسم کے آدمیونکو دیا تو بھی جایز ہی اور زکات کے مال ذمی
کو دینا روا نہین زکات کے سوا اور کوئی صدقہ دینا ذمی کو جایز ہی اور اگر کوئی زکات کے مال سے مسجد بناوے تو درست
نہین اور مردیکو کفن دینا اور قرض مردیکا ادا کرنا اور خرید کرنا باندی اور غلام کا آزاد کرنیکے واسطے اور ماں باپ کو اور
اولاد کو اپنے زکات کے مال سے دینا جایز نہین اور اسیطرح دینا زکات کے مال کا اپنے جورو کو اور اپنے مرد کو اور اپنے
باندی اور غلام کو اور اپنے مکاتب کو اور اپنے مدبر کو اور اپنے ام ولد کو اور جو اپنا غلام یا باندی تھوڑے سے آزاد ہو
جایز نہین مدبر اسے کہتے ہین کہ اپنے غلام یا باندی کو کسی نے کہا ہو کہ اپنے مرنے کے بعد تو آزاد ہی اور تھوڑا آزاد
ہونا باندی اور غلام کا وہ ہی کہ دو شخص کے شرکت مین باندی غلام ہووین اور اُن مین سے ایک شخص آزاد کرے اور
دوسرا آزاد نا کرے یا کوئی شخص اپنے باندی غلام کو کہے کہ تجھے آدھا آزاد کیا ہون اور اسیطرح درست نہین ہی مال
زکات کا دینا غنی کو غنی اسے کہتے ہین کہ مالک نصاب کا ہووے اور اسکے باندی کو غلام کو اور اسکے بچونکو اور بنی ہاشم کو
اور جو غلام باندی بنی ہاشم کی آزاد ہوئی ہون انکو دینا درست نہین ہاشم نام پیغمبر علیہ الصلوة والسلام کے دادا
کا ہی انکے اولاد کو بنی ہاشم کہتے ہین بنی ہاشم مین سادات داخل ہین اگر کوئی شخص تحری سے مال زکات کا کسی کو دیا
اور بعد اسے معلوم ہوا کہ جسے دیا سو وہ کافر یا دینے والیکا باپ یا اسکا بیٹا ہی یا غنی یا ہاشمی ہی تو صحیح ہی
اگر معلوم ہوا کہ وہ اسکا غلام ہی یا مکاتب ہی تو جایز نہین اور زکات اسپر باقی رہی اور مکروہ ہی کسیکو
مال زکات کا برابر نصاب کے دینا اگر سوال کیا تو دینا مستحب ہی اور مکروہ ہی مال زکات کا لیجانا ایک شہر سے
دوسرے شہر کو اگر دوسرے مین کوئی اسکے قرابت والا محتاج ہی یا اور کوئی محتاج ہی اس شہر کے محتاجون سے زیادہ تو
جایز ہی اور جسکے پاس ایکدن کا قوت ہووے اسے سوال کرنا درست نہین ہی باب آٹھوان بیان مین صدقہ فطر کے
صدقہ فطر اس آدمی پر کہ مسلمان اور آزاد ہوا اور وہ صاحب نصاب ہو کہ اسکے رہنیکی جاگہ سے اور کپڑے سے
اور اسکے گھر کے سامان سرانجام سے اور اسکے گھوڑے سے اور اسکے ہتیاروں سے اور اسکے غلام باندی سے زیادہ
ہو واجب ہوتا ہی اسکی ذات پر یعنے اپنی ذات کے واسطے دیوے اور اپنے چھوٹے بچو کے طرف سے کہ فقیر ہوں یعنے

مال ہو اُن باپ اگر مالدار ہوں تو انکے مال میں سے دیوے اور اپنے باندی غلام کے طرف سے کہ خدمت کے واسطے اسکے مقرر ہوں اور اپنے مدبر کے اور اپنے ام ولد کے واسطے دینا واجب ہی اور اپنے جورو کے طرف سے اور جو بچے کہ بالغ ہو ہوں انکے طرف سے اور اپنے مکاتب کے طرف سے اور جو باندی غلام شرکت میں ہوں انکے طرف سے دینا صدقۂ فطر کا واجب نہیں صدقۂ فطر اگر گیہوں دیگا یا آٹا گیہوں کا یا ستو گیہوں کا یا منقی دیا تو آدھا صاع دیوے اور اگر جو یا کھجور دیا تو ایک صاع دیوے جس ملک میں یہ چیزیں نہ ملتی ہونگی ہو ویں تو وہاں جو اناج اکثر لوگ کھاتے ہیں جیسا چاول وغیرہ دیوے یا قیمت اس اناج کی دیوے آدھی صاع کا بیان یہ ہے ساتھ پیسے بھر کے سیر سے دو سیر اور آدھا سیر سے کچھ کم ہو تو احتیاطا دو سیر اور آدھا سیر دیوے وقت صدقۂ فطر کی دینے کا صبح کے وقت سے عید کے روز کے ہی نماز عید سے آگے دینا مستحب ہی اگر کوئی مر جاوے آگے صبح عید کے یا کوئی مسلمان ہووے یا کسی کو بچہ پیدا ہووے طلوع فجر کے بعد تو ان پر صدقہ فطر واجب نہیں کتاب بیان میں روزوں کے روزہ اسے کہتے ہیں کہ ترک کرنا کھانے اور پینے اور جماع کو صبح وقت سے شام تک نیت ساتھ روزے کے جو کوئی اہلیت نیت کی رکھے یعنے کافر اور دیوانہ اور زن حایض و نفاس والی نہو کہ انکی نیت درست نہیں ہی اور جس کسی میں چار شرط پائے جاویں اول اسلام دوسرا عقل تیسرا بلوغ چوتھا معلوم ہونا فرضیت روزہ کے واسطے اس شخص کے جو دار حرب میں مسلمان ہوا ہووے یا مسلمان ہو کر دار الاسلام میں رہا ہو اسپر روزے رمضان کے فرض ہوتے ہیں بیان اقسام روزوں کے روزے چھ قسم پر ہیں اول فرض جو روزے رمضان کے ہیں خواہ ادا کرے یا کسی عذر کے سبب سے دوسرے دنوں میں قضا کرے اور روزے کفارہ اور نذر کے قسم دوسرا واجب یا واجب ہی کسی نے نفل روزے کو رکھکر توڑا ہو قضا اسکی واجب ہی قسم تیسرا سنت کے وہ روزہ عاشورہ کا ہی قسم چوتھا مستحب ہی کہ وہ ہر مہینے کے تین روزے ہیں اگر ان میں روزوں کو ایام بیض میں رکھے تو مستحب ہی ایام بیض چاندنی کے دنوں کو کہتے ہیں اور چودھویں اور پندرہویں تاریخ ہی اور روزہ پیر کا اور جمعرات کا اور چھ روزے شوال کے اول مہینے کے مستحب ہیں قسم پانچواں نفل ہی جو روزے ان روزوں کے سوا ہیں کہ بیان انکا اوپر گذرا قسم چھٹا مکروہ ہی وہ دو قسم ہیں اول مکروہ تنزیہی وہ ایک روزہ رکھنا عاشورے کا بغیر ملانے اسکے ساتھ دوسرے روزے کو خواہ نویں تاریخ کا ہو یا گیارھویں تاریخ کا

اور ایک روزہ جمعہ کا اور ایک روزہ رکھنا ہفتے کے دن کا قسم دوسرا مکروہ تحریمی ہے وہ دو روزے دونوں عید کے اور تین روزے ایام تشریق کے گیارہوین بارہوین تیرہوین تاریخ کو ذی حج کے کہتے ہیں اور روزہ نوروز کا اور مہرکان کا اور روزہ وصال کا بھی مکروہ تحریمی ہے نوروز اور مہرکان کا دو روز عید آتش پرستوں کے ہیں اور وصال اسے کہتے ہیں کہ ایک روزہ رکھکر شام کو افطار نا کرے اور دوسرے روز پھر اسپر روزہ رکھے

باب دوسرا بیان میں نیت روزے کے

نیت روزے کی دو قسم ہے اول وہ ہے کہ تعین نیت کا لفظ فرض ہے یا واجب ہے یا نفل ہے اور نیت رات کو کرنا شرط نہیں وہ روزے ادا رمضان کے فرض ہیں اور نذر معین کے واجب ہیں اور روزے نفل کے ان تینوں قسم کے روزوں میں تعین نیت کا اور رات کو نیت کرنا شرط نہیں اگر نیت فجر کے وقت سے آگے دوپہر کے یا مطلق روزے کی نیت کیا تو بھی صحیح ہے قسم دوسرا کہ جسمین نیت رات کو کرنا اور تعین کرنا نیت کا فرض یا واجب کر کر شرط ہے وہ قضا روزے رمضان کے ہیں اور قضا اُن روزوں کی کہ نفل روزہ رکھکر توڑا ہو اور روزے کفارہ کے وہ کفارہ کسی طرح کا ہو اور روزے نذر مطلق کے ان سب روزوں میں نیت رات کو کرنا اور معین کرنا کہ فلانہ روزہ فلانے رمضان کے قضا کا یا فلانے کفارہ کا یا نفل روزہ توڑا اسواسطے قضا کا یا روزہ نذر کا رکھتا ہوں کر کر نیت کرنا شرط ہے

باب تیسرا بیان میں احکام دیکھنے چاند رمضان وغیرہ اور روز شک کے

ثابت ہوتا ہے رمضان چاند کے دیکھنے سے یا تیس دن گذرنے پر ماہ شعبان کے اور روز شک تیسوین تاریخ کو شعبان کے کہتے ہیں کہ جسمین چاند کا ہونا اور نا ہونا تعین نا ہووے اور دونوبات کا شک رہے اس روز یعنے شک کے دن ہر قسم کا روزہ مکروہ ہے سوا نفل کے بشرطیکہ نیت نفل کے روزے کی بلا تردد کرے یعنے یون نیت نا کرے کہ اگر چاند کے ہونیکی خبر معلوم ہووے تو رمضان کے روزے کی نیت کر لیونگا بلکہ فقط نفل روزے کی نیت کرے اور اگر وہ دن رمضان کا ہے تو وہ روزہ رمضان کے روزوں میں داخل ہوتا ہے نیت کرنا ضرور نہیں اور مکروہ ہے ایک روزہ یا دو روزہ آگے سے روز شک کے روزے رکھنا زیادہ دو روزے سے مکروہ نہیں اور شک کے روز حکم کرے مفتی عامہ خلائق کو کہ اس دن بغیر نیت کرنے روزے کے امساک کریں دوپہر تک اگر اس عرصہ میں چاند ہونیکی خبر معلوم ہوئی تو نیت روزے کی کرین والا بعد دوپہر کے افطار کرین اور شک کے دن قاضی اور مفتی اور جو

خاص لوگ ہیں اہل علم وہ نیت سے نفل کے بلا تردد روزہ رکھیں اور جو کوئی دیکھے چاند کو رمضان کے یا عید
فطر کے اکیلا اور اسکی بات چاند دیکھنے میں قاضی رد کرے یعنی قبول نا کرے تو دونو حال میں اسپر روزہ رکھنا فرض
ہی اگر وہ افطار کیا یعنی روزہ نا رکھا تو اسپر قضا ہی اور کفارہ نہیں اور قبول کرنا شہادت ایک شخص کی رمضان
کے چاند کے واسطے اگر آسمان پر اسوقت ابر یا غبار ہو بشرطیکہ دیکھنے والا چاند کا عدل ہو خواہ آزاد ہو یا بندہ
یا مرد ہو یا زن برابر ہین یا وہ دیکھنے والا مستور الحال ہو تو بھی درست ہی بیچ روایت صحیح کے قبول کرنا اسکے
قول کو اور شرط نہیں کہ وہ خبر کرنے والا لفظ شہادت ادا کرے اور کوئی شہادت دے تا شہادت پر ایک عدل یا
مستور الحال کی یعنی ظاہر کیا کہ مین سنا ہوں فلان شخص سے کہ اسنے چاند رمضان کا دیکھا ہی اور وہ ظاہر کرنیوالا
عدل یا مستور الحال ہو اگرچہ وہ زن ہو یا غلام ہو یا اسے حد کئے ہوں قذف کے واسطے اور اسنے توبہ کیا
ہو تو بھی شہادت اسکی قبول کرنا عدل اسے کہتے ہین کہ نیکیان اسکے زیادہ ہوں اسکے بدیوں سے اور تقوی
اور پرہیزکاری ہمیشہ اپنے پر لازم رکھے اور مستور الحال اسے کہتے ہین کہ جسمین عدالت ظاہر نا ہووے اور فسق بھی
اسکا ظاہر نا ہوا اور قذف اسے کہتے ہیں کہ کوئی شخص کسی مسلمان کو نسبت زنا کی کرے اور اسپر ثابت
نا کرسکے تو اسکی حد اسی درے ہیں اور عید فطر کا چاند ثابت ہونیکے واسطے دو مرد آزاد کا دیکھنا شرط
ہی اگر آسمان پر ابر یا غبار ہوا اور اگر آسمان صاف ہو تو رمضان اور عید فطر دونو کے چاند کو دیکھنا
جمع عظیم کا شرط ہی جمع عظیم اسے کہتے ہیں کہ بادشاہ ان لوگون کو جمع عظیم سمجھے اور بعضے کہتے ہیں کہ جمع
عظیم ایک محلہ کے لوگ ہیں اور نزدیک ابو یوسف کے اگر پچاس آدمی ہووین تو جمع عظیم ہی اور اگر تمام
ہووین تیس روز رمضان کے بموجب شہادت ایک شخص کے اور آسمان صاف ہووے اور چاند نظر نا آوے
تو جائز نہین افطار کرنا اور حکم عید ضحی کے چاند کا بموجب عید فطر کے ہی اور اگر اختلاف ہو چاند کے
دیکھنے مین یعنی ایک جاگہ ایک کم تیسوین تاریخ کو نظر آوے اور دوسرے جاگہ تیس روز تمام ہووے پر دیکھیں تو اسے
اعتبار نہین بلکہ وہی ایک کم تیسوین تاریخ کو دیکھنا معتبر ہی اگر کوئی چاند دن کو دیکھا خواہ وہ دوپہر
کے وقت ہو یا بعد دوپہر کے تو گذری سو رات کا چاند اسے نا سمجھے بلکہ وہ چاند اسکے دن کے بعد کی جو رات

اتنی ہی اسکا ہی باب چوتھا بیان مین اون چیزون کے کہ روزہ اس سے مفسد نہین ہوتا اور مفسد ہوتا ہی اسمین پہلی
فصل مین فصل اول بیان مین اُن چیزون کے کہ جس سے روزہ نہین جاتا اگر کوئی بھول کر کچھ کھایا یا کچھ پیا یا جماع کیا یا
کسی کو احتلام ہوا یا کسیکو دیکھنے سے فرج کے یا فکر سے جماع کے انزال ہوا یا کوئی حجامت کیا یعنے سینگیان
کھینچی یا یا سرمہ لگایا یا بوسہ لیا یا کسیکے حلق مین غبار یا مکھی گھس گئی باوجود اس بات کے کہ روزہ اسے یاد تھی
کوئی کھایا اس چیز کو کہ دانتوں مین اسکے اٹکی ہو بشرطیکہ وہ چیز ہر یکے دانہ سے کم ہووے یا کسیکو قی آکر پھر گئی
یا کوئی غیبت کیا یا کسیکے حلق مین دہوان گیا بغیر قصد اسکے یا کوئی جنابت کی حالت سے فجر کیا اور تمام
روز غسل نہین کیا یا کسیکے احلیل مین یعنے مرد کی پیشاب کے عضو کے سوراخ مین پانی جاوے یا کوئی سر کو یا بدن
کو تیل لگایا یا کوئی پانی مین ڈوبا اور کان مین اسکے پانی گیا یا کسیکے ناک مین رینٹ جمع ہوا اور اسنے اوپر
کھینچ کر نگل گیا تو ان سب صورتوں مین روزہ نہین جاتا فصل دوسرا بیان مین اُن چیزون کے کہ جس سے روزہ
مفسد ہوتا ہی اور بغیر کفارہ کے قضا اسکی واجب ہوتی ہی اگر کوئی آپسے قی کیا یا کنکرہ نگل گیا یا سو
کا نکرا نگل گیا یا کوئی انزال کرے فرج اور دبر کے سوائے یا کوئی روزہ توڑے سوائے روزہ رمضان کے یا کوئی
حقنہ کرے حقنہ اسے کہتے ہین کہ پچکاری مین دوا پانی مین ملا کر یا تیل بھر کر دبر مین رکھکر دباتے ہین تا کہ وہ دوا
اسکے پیٹ کے اندر جاوے یا کوئی دوا ناک مین ڈالے یا کوئی کان مین دوا کا کوئی قطرہ ٹپکاوے یا کوئی زخم پر
پیٹ کے یا سر کے دوا لگایا ہووے اور وہ دوا اسکے پیٹ مین یا سر مین یا دماغ مین اترے یا کوئی بھولکر کھانا
کھاوے بعد پھر جانکر کھاوے تو ان سب صورتوں مین روزہ مفسد ہوتا ہی اور قضا اسکی فرض ہی لیکن
کفارہ نہین اگر کسی نے سوتی زن کی ساتھ یا کوئی دیوانی زن کی ساتھ جماع کرے وہ دیوانی زن کو
روزے کی نیت ہوش مین کی ہو اور بعد نیت کے اسے دیوانگی عارض ہوی ہووے تو ان دونو زن کا روزہ
مفسد ہوتا ہی اور اُن پر قضا ہی بغیر کفارہ کے اگر وہ مرد جماع کرنیوالا بھی روزہ دار ہی اور جانکر
جماع کیا ہی تو اسپر قضا اور کفارہ دونو واجب ہین فصل تیسرا بیان مین ان چیزون کے کہ جس سے روزہ
مفسد ہوتا ہی اور قضا اور کفارہ اسکا فرض ہوتا ہی جو کوئی روزہ رکھکر جانکر جماع کرے خواہ فرج مین یا دبر مین

یاکوئی جماع کراوے یعنے اسے کوئی جماع کرے اور وہ راضی ہو یاکوئی کھاوے یا پیوے خواہ وہ کھانا اور پینا غذا کا یا دوا ہو یا کسو کے منہہ مین قطرہ مینھہ کے پانی کا پڑے اور وہ اسے نگل جاوے یا کوئی گوشت کچا یا چربی کچی کھاوے یا کوئی سوکا گوشت کھاوے یا کوئی ایک دانہ گیہون کا نگل جاوے یا کوئی گیرو کھاوے یا کوئی اور کسی قسم کی مٹی کھاوے اور اسے مٹی کھانے کی عادت ہووے یا کوئی تھوڑا نمک کھاوے یا کوئی اپنی جورو کا یا اپنے کسی دوست کا تھوک نگلے یا کوئی کھانا کھاوے بعد غیبت کرنیکے یا بعد حجامت کے یا بعد بوسہ لینیکے شہوت سے یا بعد مباشرت فاحشہ کے کہ اسمین انزال نا ہووے یا تیل لگانے موچھون کے اس گمان سے کہ روزہ اسکا مفسد ہوا کھاوے یا پیوے تو اس سب صورتون مین کفارہ اور قضا فرض ہوتا ہی فصل چوتھا بیان مین کفارے کے کفارہ روزے کا یہہ ہی کہ ایک بندہ یعنے غلام یا باندی کو آزاد کرے اگر بندیکے آزاد کرنیکا مقدور اسے نا ہووے تو دو مہینے کے روزے پے درپے رکھے اگر بیچمین ایک دنکا روزہ بھی فوت ہوا تو پھر از سر نو رکھے لیکن اگر بیچمین دن عید کے اور ایام تشریق کے آوے تو روزہ نا رکھے کہ روزہ نا رکھنا ان دنون مین پے درپے کو مانع نہیں ہوتا اگر روزہ رکھنے کا بھی مقدور نا ہووے تو ساٹھہ مسکینون کو دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلاوے یا ہر مسکین کو آدھا صاع گیہون یا آٹا یا ستو گیہون کا یا اور کوئی اناج جو اس ملک کے لوگ کھاتے ہون جیسا صدقہ فطر مین بیان ہوا دیدیوے یا اسکی قیمت کے پیسے دیوے اگر کسی پر دو تین کفارے واجب ہوے وین خواہ ایک رمضان کے ہون یا دو تین رمضان کے بشرطیکہ بیچمین کفارہ نا دیوے تو ایک کفارہ دینا سب کو کفایت کرتا ہی فصل پانچوان بیان مین امساک وغیرہ کے جو کوئی روزے کو اپنے فاسد کیا یا کوئی زن حیض سے اور نفاس سے پاک ہوی بعد طلوع فجر کے یا کوئی مسافر مقیم ہوا یا کوئی مریض صحت پایا یا کوئی دیوانے کو ہوش آیا یا کوئی سحر کیا اس گمان سے کہ رات ہی اور بعد معلوم ہوا کہ فجر ہوی یا کوئی افطار کیا اس گمان سے کہ آفتاب غروب ہوا اور بعد معلوم ہوا کہ آفتاب باقی ہی تو واجب ہی ان سب صورتون مین تمام روز باقی کا امساک کرین یعنے کھانے پینے اور جماع سے باز رہیں اگرچہ وہ دن روزہ نہین لیکن روزے کے طرح سے چپ رہیں اور بعد رمضان کے اس دن کے روزے کو قضا کرین کفارہ اسے نہین اور جو کوئی بالغ ہوا یا کوئی اسلام لایا تو ان دونو پر بھی

امساک واجب ہی اس دن کا لیکن قضا نہیں فصل چھٹا بیان مین اُن چیزون کے کہ مکروہ ہین اور نہین اور مستحب ہین
قسم اول مکروہ ہی روزہ دار کو چکھنا کسی چیز کا اور چابنا اسکو بغیر عذر کے اور چابنا رومی مصطگی کا اور بوسہ
لینا اور مباشرت فاحشہ کرنا اگر ان دونو بات مین انزال ہونے سے خاطر جمع نا ہووے قسم دوسرا مکروہ نہین ہی سرمہ
لگانا اور تیل لگانا موچھوں کو اور مسواک کرنا اور بوسہ لینا اور مباشرت کرنا اگر خاطر جمعی ہو انزال سے اور
کلی کرنا اور ناک مین پانی لینا اور نہانا اور کپڑا بھیگا کر بدن پر لپیٹنا سردی کے واسطے قسم تیسرا مستحب ہی سحر کرنا
اور تاخیر کرنا سحر کی اور جلدی کرنا افطار کے واسطے وقت ہونے پر اگر ابر نا ہووے والا تاخیر کرنا ضرور ہی باب
پانچواں بیان مین اُن عذرون کے کہ جس سے افطار کرنا مباح ہی جو کوئی بیمار ہووے یا زیادہ ہونیکا بیماری کے
اندیشہ ہووے یا زن حاملہ ہووے یا دودہ پلانے والی ہو خواہ اپنے بچے کو یا غیر کے بچے کو اجرت سے اور اندیشہ ہووے
اسکے یا اسکے بچے کے ہلاک کا یا مسافر ہووے تو ان سب صورتوں مین افطار کرنا جایز ہی لیکن مسافر کو روزہ
رکھنا بہتر ہی اگر اسے مضرت اور ایذا نا ہووے اور اگر مریض اور مسافر اگلے صحت پانے اور اقامت کی نیت
کرنیکے مر گئے تو ان سب پر قضا نہیں ہی اور اگر بعد صحت اور اقامت کے ان دونو کو وقت قضا کرنیکا
روزون کے ملا اور انہون نے قضا نہین کئے اور مر گئے تو ان کے وارثان کو ہر روزے کے واسطے صدقہ فطر کے
برابر فدیہ دینا لازم ہی اگر انہون نے وصیت کئے ہون اور جو کوئی وقت پاوے قضا رکھنے کا تو پے در پے
رکھنا شرط نہین مختار ہی چاہے پے در پے رکھے یا جاے بیچ مین افطار کرے اگر کوئی روزے رمضان کے اسپر
ہین سو قضا نہین کیا اور دوسرا رمضان آیا تو اول اس رمضان کے روزے ادا کرے بعد قضا روزے رکھے
اور جو کوئی شخص فانی ہو یعنے ایسا بوڑھا ہووے کہ اسے پھر قوت آنیکی امید نا رہے اور روزہ بھی نا رکھہ
سکے تو وہ فدیہ دیوے فقط ہر روزے کے موافق فطرے کے اور روزہ افطار کرے اور جو کوئی نفل روزہ رکھا
ہوا ور کسی عذر کے سبب سے اسے افطار کرے تو جایز ہی اور ایک روایت مین بغیر عذر بھی اسکا افطار کرنا
جایز ہی لیکن دونو صورت مین قضا اس روزے کی واجب ہی اور کوئی مسافر نیت کیا افطار کی اور آگے
کچھہ کھانے پینے کے شہر کو آ پہنچے اور نیت روزے کی کیا نیت کے وقت مین تو صحیح ہی روزہ اسکا اور اگر کوئی

بیہوش ہوا تمام مہینا رمضان کا یا تھوڑے دن اس مہینے کے تو قضا اسپر واجب ہی مگر اس روزے کی کہ جس دن اسے
بیہوشی ہوئی ہووے یا رات کو بیہوش ہوا اس رات کے بعد آتا سو دن کے روزے کی قضا نہیں اور جو کوئی دیوانہ ہوا
ہووے اور دیوانگی اسکی تمام مہینا رمضان کا نا ہووے تو اسپر بھی قضا واجب ہی اور جو کوئی ہوش مین آیا اور
نیت روزے کی نہین کیا اور افطار کیا اس دن تو اسپر بھی قضا ہی باب چھٹا بیان مین نذر کے جو کوئی نذر کیا
روزہ یا نماز تو واجب ہی وفا کرنا اسکا اگر کوئی نذر کیا کہ روزہ ایام عیدین و تشریق کے رکھونگا تو ان
دنون مین افطار کرے اور قضا کرے دوسرے دنون میں اور اگر نذر کے ساتھ قسم بھی کیا تو کفارہ قسم کا بھی دیوے
اور اگر کوئی نذر کیا روزے ایک سال کے تمام تو بھی ان پانچ دنون مین افطار کرے اور بعد اسکے قضا کرے اور
اگر کوئی روزے ان دنون مین رکھا اور افطار کیا تو اسپر قضا نہین باب ساتوان بیان مین اعتکاف کے اعتکاف اسے
کہتے ہین کہ کوئی مسجد مین اقامت کرے نیت سے اعتکاف کے اور روزے سے ہووے اور وہ مسجد ایسی ہو کہ جسمین
پانچوقت کی نماز ہوتی ہووے اعتکاف تین قسم پر ہی واجب اور سنت اور مستحب واجب وہ ہی کہ کوئی نذر کیا ہو
کہ مین اعتکاف بیٹھونگا سنت وہ ہی کہ دس دن آخر رمضان کے اعتکاف بیٹھنے ہین مستحب وہ ہی کہ جو اعتکاف نذر اور
رمضان کے سوا ہووے جسوقت چاہے اسوقت اعتکاف بیٹھے اور نذر اعتکاف روزہ رکھنا شرط ہی اگر کوئی بے روزہ
اعتکاف نذر کا بیٹھا تو جایز نہین اور اعتکاف مستحب مین روزہ شرط نہین اور کمتر مدت اعتکاف نفل کی ایک ساعت
ہی اگر کوئی زن اعتکاف بیٹھنا چاہی تو اپنی گھر مین جو جاگہ نماز کے واسطے مقرر کئی وہان اعتکاف بیٹھے اعتکاف
بیٹھنے والا مسجد سے باہر نا نکلے مگر حاجت شرعی کے واسطے جیسا کہ نماز جمعہ کی کہ دوسری مسجد میں ہوتی ہووے
اور جس مسجد میں اعتکاف بیٹھا ہی اس مسجد مین نماز جمعہ کی نا پڑھے جاوے تو نماز جمعہ کے واسطے دوسری مسجد کو
جانا درست ہی یا اعتکاف بیٹھنے والا حاجت طبعی کے باہر نکلے جیسا کہ پیشاب اور جا ضروری ایسے حاجتون کے
واسطے نکلنا جایز ہی اگر کوئی مسجد میں ایک ساعت یعنے اڑھائی گھڑی باہر رہے بغیر عذر کے تو فاسد ہوا اعتکاف
اسکا اور اعتکاف بیٹھنے والے کو مسجد مین کھانا اور پینا اور سونا اور مال کا بیچنا درست ہی لیکن مسجد مین
رکھکر بیچنا مکروہ ہی اور خاموش رہنا یا بغیر نیکی کے اور کوئی دنیا کے باتان کرنا بھی مکروہ ہی اور جماع کرنا اور

بوسہ لینا اور اپنے جورو کے بدن کو بدن لگانا کسی جگہ سے ہو حرام ہی اور جماع کرنیسے اعتکاف باطل ہوتا
ہی اور اگر کوئی نذر کیا تھوڑے دن کا اعتکاف تو اسپر اتنے دن کے راتوں کا بھی اعتکاف واجب ہی یعنے دن اور رات
اعتکاف میں ہی جیسا کہ کوئی دو دن کے اعتکاف کی نیت کیا تو دو رات بھی اسکے واجب ہیں یہاں کتاب

پانچواں بیان میں حج کے اس کتاب میں ستر ا باب اور ایک مقدمہ اور خاتمہ ہی مقدمہ حج اسلام حج فرض کو کہتے
ہین میقات اسے کہتے ہیں کہ مکے کے اطراف کے راہوں میں پانچ جاگہ مقرر ہیں مکے کو جانیوالا جب وہاں
پہنچے تو احرام باندھنا اسے واجب ہوتا ہی اس جاگہ کو میقات کہتے ہیں حرم اسے کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم
علیہ الصلوۃ والسلام نے کعبہ کی عمارت بنا کر چار طرف مکے کے بعضے طرف پانچ کوس اور بعضے طرف چار کوس اور
بعضے طرف تین کوس کہ اسکے حدان مقرر ہیں اس حدوں کے اندر کی زمین کو حکم سے خدا تعالی کے حرم کئے
ہین یعنے اس زمین پر جو جھاڑ اور گھانس ہووے اسکا تصرف اور جو جانور وہاں ہووے اسکا شکار حرام ہی
اسواسطے اسکا نام حرم ہوا ہی جو زمین اسکی باہر ہی سو حل ہی جیسا کہ تمام دنیا کی زمین سوا زمین مدینہ
منورہ زاد اللہ شرفا و تعظیما کی کہ وہ زمین بھی حرم ہی اور اسکے بھی حدان مقرر ہیں اور اسے جناب سید الانبیا
صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کئے ہین اور اسکا حکم بھی موافق حرم مکے کے ہی محرم اسے کہتے ہیں کہ جو کوئی احرام
باندھے نیت سے حج یا عمرہ کے اس سبب سے کہ احرام باندھے بعد بہت چیزاں اسپر حرام ہوتے ہیں تفصیل اسکی
حج کے بیان میں آئیگی کہ محمل اونٹ کے کجاوے کو کہتے ہیں مسجد الحرام کعبے کے گرد کے عمارت کو کہتے ہیں کہ جسمیں
نماز پڑھتے ہیں تکبیر اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد تہلیل
لا الہ الا اللہ کو کہتے ہیں حجر اسود اس پتھر کا نام ہی کہ کعبے کے دیوار میں ہی اور خدا تعالی اسے بزرگی
اور شرف دیا ہی شوط ایکبار کعبے کے آس پاس پھرنیکو کہتے ہیں حطیم اس زمین کا نام ہی کہ پہلے وہ زمین کعبے کے
اندر تھی بعد قریش نے ایام جہالت میں کعبے کی عمارت نئے سر سے بنائے اس جاگہ کو باہر چھوڑ دئے اسواسطے
طواف اسکی باہر سے کرتے ہیں وہ زمین اب بھی کعبے کے باہر ہی رمل اسے کہتے ہیں کہ طواف کعبہ میں آدمی اسطرح
چلے کہ بدن اسکا اچھلتا جاوے استیلام حجر اسود کو ہاتھ لگا کر بوسہ لینے کو کہتے ہیں مقام ابراہیم ایک پتھر ہی

کہ اسپر نقش قدم مبارک حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے ہی اس پتھر کو صحن میں کعبے کے ایک
جاگہ رکھے ہیں اسے مقام کہتے ہیں صفا و مروہ دو پہار کعبے کے نزدیک ہیں انکا نام ہی میلین اخضرین دو
مینار سبز ہیں صفا و مروہ کے درمیان ہیں ترویہ آٹھوین تاریخ کو ذی حجہ کے کہتے منا ایک بستی ہی مکے کے
نزدیک حاجیان وہان جا کر اترتے ہیں موقف اس جاگہ کو کہتے ہیں کہ جس جاگہ حاجیان حج کے واسطے کھڑے
رہتے ہیں اور عرفات موقف کا نام ہی مزدلفہ ایک جاگہ کا نام ہی کہ وہ رستے میں منا اور عرفات کے ہی رمی
پتھر پھینکنے کو کہتے ہیں جمرۂ اولی و جمرۂ وسطی او رجمرۂ عقبی تین جاگہ کا نام ہی کہ اس تینو جاگہ میں سات
سات پتھر پھینکتے ہیں حلق سر کے بالان مونڈھانیکو کہتے ہیں قصر سر کے بالان کترانیکو کہتے ہیں یوم نحر عید
ضحے کے دن کو کہتے ہیں وقوف کھڑے رہنے کو عرفات میں کہتے ہیں حلال احرام سے باہر آنیکو کہتے ہیں
یعنے جو چیز کہ محرم پر احرام باندھنے سے حرام ہوی تھی وہ احرام سے باہر آنیکے سبب سے حلال ہووے
محصب ایک میدان کا نام ہی کہ منا سے مکے کو جاتے وقت وہان اترتے ہیں زمزم ایک باوڑی کا نام ہی
کہ وہ مسجد الحرام کے اندر ہی ملتزم اس جاگہ کا نام ہی کہ درمیان میں حجر اسود اور کعبے کے دروازے کے
ہی بدنہ اونٹ اور بیل کو کہتے ہیں خواہ مادہ ہو یا نر کہ حجاج ذبح کرنیکے واسطے لیجاتے ہیں تقلید اسے کہتے
ہیں کہ بدنہ کے گلے میں کوی چیز یا پتا نشان کے واسطے باندھتے ہیں تشعیر اسے کہتے ہیں کہ اونٹ کے کوہانکو
یا بیل کے بازو کو زخم کرتے ہیں اور اسے ہاتھ سے ملتے ہیں قارن اسے کہتے ہیں کہ حج اور عمرے کی نیت ملکر
کرے متمتع اسے کہتے ہیں کہ اول عمرے کا احرام باندھے بعد ادا کرنے عمرے کے پھر حج کا احرام باندھے اور
حج کرے دم اسے کہتے ہیں کہ محرم سے کوی کام ایسا کہ اس پر حرام ہی اس سے ہو تو اسپر بکرا یا بدنہ کا ذبح کرنا
واجب ہوتا ہی ضمان اسے کہتے ہیں کہ اگر کسیکے ہاتھ سے کوی چیز غیر کی نقصان ہووے تو قیمت اس چیز
کی نقصان کرنے والے پر دینا لازم ہوتا ہی وہ صاحب چیز کو دیوے ہدی اسے کہتے ہیں کہ کوئی جانور مکے میں
ذبح کرنیکے واسطے کوی ساتھ لیجاوے یا بھیجدیوے خواہ وہ جانور اونٹ ہو یا بیل ہو یا بکرا یا بھیڑ
شرطان فرضیت حج سے حج فرض ہی آدمی پر تمام عمر میں ایکبار اس شرط سے کہ وہ آدمی آزاد اور مسلمان اور

بالغ اور عاقل ہووے اور تندرست اور اسے قدرت زاد و راحلہ کی ہووے یعنے اتنا مال اسکے پاس ہو کہ اسکے
خرچ راہ کو جانے اور آنیکے اور اسکے سواری کو بس ہووے اور وہ مال اسکے رہنے کے مکان سے اور جو اسکے
ضروریات کے چیزاں ہی اُنسے اور اسکے جورو بچوں کے خرچ وغیرہ سے زیادہ ہووے اور کعبے کی راہ میں
امن ہووے یعنے اکثر لوک خیریت سے جاکر آتے ہوویں اور اگر زن ہووے تو اسکے ساتھ مرد اسکا ہووے یا کوئی
اسکا محرم ہووے کہ جس سے نکاح اسکا درست نہیں جب یہہ سب شرطاں کسی میں آجاویں تو اسپر حج فرض
ہی اگر کوئی بچہ یا بندہ احرام باندھا حج کا اور بعد اسکے وہ بچہ بالغ ہوا یا وہ بندہ آزاد ہوا اور کوئی
احرام سے حج کیا تو حج اسلام ادا نہیں ہوتا بلکہ وہ حج تطوع ہوتا ہی اگر احرام پھر اگر باندھے تو حج اسلام
ادا ہوتا ہی باب دوسرا بیان میں میقات کے جو لوک مدینے کے رہنے والے ہیں اور جو لوک مدینے کے طرف سے
آتے ہیں میقات انکا ذوالحلیفہ ہی اور جو لوک کہ خراسان اور ماوراء النہر سے آتے ہیں انکا میقات
ذات عرق ہی اور جحفہ میقات اہل شام اور اہل مصر اور اہل مغرب کا ہی اور یلملم میقات اہل یمن اور اہل
ہند کا ہی جو کوئی ان میقاتوں میں رہتا ہی یا جو کوئی جس میقات پر سے گذرے تو اسے اور وہاں کے
رہنے والوں کو وہی میقات ہی جب کوئی میقات کے نزدیک پہنچے تو احرام باندھنا اس جگہ واجب ہی اور اگر
کوئی آگے پہنچے میقات کے احرام باندھا تو جایز ہی اور جو کوئی میقات سے گذر کر احرام باندھے تو درست نہیں
اور میقات کے اندر کی زمین بھی حل ہی حرم کے حد تک اور جو لوک مکے کے رہنے والے ہیں اگر حج کے واسطے
احرام باندھے تو حرم اسکا میقات ہی اور اگر عمرے کے واسطے احرام باندھے تو حل میں جاکر باندھے کہ
حل اسکا میقات ہی باب تیسرا بیان میں احرام کے احرام باندھنا فرض ہی کیفیت اسکی یہہ ہی کہ جب تو
ارادہ کرے احرام باندھنے کا تو وضو کر یا غسل کر لیکن غسل بہتر ہی اور ایک ازار یعنے لنگ اور ایک چادر
اپنا لباس کر کہ وہ چادر اور لنگ نئی اور دھوئی ہوئی اگر نئی میسر نا ہووے تو پرانی دھوئی ہوئی ہونا
شرط ہی اور اسے کسی طرف سے سئے نا ہونا اور اپنے کو خوشبو کر اور دو رکعت نماز پڑھ اور یہہ بول
اللّٰھُمَّ اِنِّی اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِی وَتَقَبَّلْہُ مِنِّی یعنے ای پروردگار میں ارادہ کیا ہوں حج کا

پس میسر کر دے حج کو واسطے میرے اور قبول کر اسے میرے سے اور بعد اسکے تلبیہ کر اور اس تلبیہ کے ساتھ نیت حج کی کر تلبیہ
اسے کہتے ہیں لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَ
الْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ جس وقت کہ تو تلبیہ کیا نیت کر کر محرم ہوا بعد احرام باندھنے کے تیرے پر واجب
ہوا کہ جماع سے اور فسق سے اور لڑائی سے اور مارنے سے شکار کے اور شکار طرف اشارہ کرنے سے یا کسیکو
شکار مارو کر کہنے سے اور پہننے سے پیراہن اور پائجامے کے اور پگڑی باندھنے سے اور ٹوپی پہننے سے اور
قبا اور موزہ اور کوئی رنگ کا کپڑا پہننے سے اور سر اور منھ ڈھانپنے سے اور سر اور منھ دھونے سے خطمی کے
ساتھ اور خوشبو کو ہاتھ لگانے سے اور بال مونڈھانے سے اور ناخن کترنے سے پرہیز کرے کہ ان کاموں
سے کوئی کام کرنا جائز نہیں اور اگر کوئی احرام رنگین کپڑے کو دھو کر جس سے رنگ نا چھوٹے باندھا یا نعلین
نا ہونیکے سبب سے موزوں کو ٹخنے کے نیچے سے کاٹ کر پہنے یا کوئی غسل کرے یا حمام میں جاوے یا کوئی چھاؤں
میں بیٹھے یا ہمیان کمر کو باندھے تو جائز ہے اور مضائقہ نہیں اور تلبیہ کو بہت کہے جب تو نماز پڑھے یا کسی اونچی
جگہ پر چڑھے یا کہیں نیچی جگہ میں اترے یا آدمی یا کہیں سوار ان تجھے ملیں اور وقت فجر کے ہر سبب حضور تو غرض
پکار کر بہت تلبیہ کہتا رہو یہ باب جو تھا بیان میں طواف کے جب تو مکے میں داخل ہوا تو اول مسجد الحرام میں کعبے
کی جا اور کعبے کو دیکھ کر تکبیر اور تہلیل کہو اور مقابل حجر اسود کے کھڑا ہو کر تکبیر اور تہلیل کہو حجر اسود کعبے کے کونے
پر ہے اور وہ کونا مشرق اور جنوب کے سمت کے طرف مائل ہے اور دروازہ کعبے کا مشرق کے طرف مائل ہے اگر
لوگوں کی کثرت نا ہو اور ایذا نا ہو تو حجر اسود کو استلام کر اور اگر ہاتھ نا پہنچے تو اشارت سے ہاتھ کے استلام کر
اور بعد اسکے طواف شروع کر اسطرح سے کہ چادر اپنی داہنے بغل کے نیچے سے لیکر اوپر کاندھے پر ڈالے اس
سبب ہاتھ سے دروازے کی طرف سے شروع کرنا شروع کر لیکن حطیم کے باہر سے حطیم کعبے کے شمال کے سمت پر
مائل ہے اسکے اندر سے درست نہیں کیونکہ حطیم بھی کعبے کے اندر داخل ہے اول کے تین شوط میں رمل کر اور
چار شوط آہستہ پھر ہر شوط میں استلام حجر اسود کا اگر میسر آوے تو ہاتھ سے نہیں تو اشارہ سے کر اور تمام کر
طواف کو حجر کے پاس سات شوط پھر کر اور اسکے بعد دو رکعت نماز مقام ابراہیم میں پڑھ اگر لوگوں کی کثرت سے

وہان جا کہ نا ملے تو جہان جا کہ ملے وہان نماز پڑھے یہہ دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہی اور یہہ طواف سنت ہی
نام اس طواف کا طواف قدوم ہی مکے مین رہنے والے لوگون کو یہہ طواف ضرور نہین بعد نماز پڑھنے کے جا طرف
صفا کے اور کھڑا رہو اسپر کعبے کے طرف منھہ کر کر اور تکبیر اور تہلیل کہو اور درود جناب سید الانبیا صلی اللہ
علیہ وسلم پر پڑھ اور دعا مانگ اپنے حاجات کے واسطے بعد اتر اور جا طرف مروہ کے اور دوڑ درمیان
میلین اخضرین کے اور مروہ پر کھڑا رہ کر جو کچھ صفا پر عمل کیا ہی وہی عمل یہان بھی کر اور اسیطرح ساتھہ
دفعہ پھر درمیان مین صفا اور مروہ کے ابتدا کر صفا سے اور تمام کر مروہ پر پھرنا صفا اور مروہ پر سنت ہی
بعد اسکے مکے مین احرام بندھا ہوا رہ اور جب کعبہ تجھے نظر آوے تب طواف کر باب آٹھوان بیان مین کیفیت
حج کے ساتوین تاریخ کو ذیحجہ کے امام خطبہ پڑھے اس خطبے مین بیان کرے احکام کو مناسک حج کے اور روز
ترویہ کو تو جا منا کے طرف اور رات کو وہان رہو جب روز عرفہ کا آوے تو نماز فجر کی پڑھ کر عرفات کو جا عرفات
مین گئے بعد خطیب پھر پڑھے دو خطبے اور بیان کرے اس خطبے مین جو احکام ضروریات حج کے ہین اور بعد
زوال کے پڑھ نماز ظہر کو اور جمع کر اسکے ساتھہ عصر کو ایک اذان اور دو اقامت سے لیکن اس جمع تقدیم
کو امام کا ہونا اور احرام کا ہونا شرط ہی اگر امام نا ہووے یا کوئی غیر محرم ہووے تو اسے جائز نہین یہان امام سے
مراد پادشاہ یا نایب پادشاہ کا ہی بعد نماز کے جا موقف کو اور کھڑا رہو نزدیک پہاڑ کے کہ نام اس
پہاڑ کا جبل رحمت ہی اور سیدہے ہاتھ کے طرف ہی موقف کے اور عرفات سب موقف ہی یعنی سب جگہ عرفات
کی موقف ہی جہان چاہے وہان کھڑا رہے مگر بطن عرنہ کہ وہ مکان شیطان کا ہی وہان نا کھڑا رہنا بعد کھڑے
رہنے موقف کے حمد کرے خدا تعالی کی اور تکبیر اور تہلیل کہے اور تلبیہ کرے اور درود پڑھے جناب سید الانبیا
پر صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد غروب آفتاب کے جا مزدلفہ کو اور اتر نزدیک پہاڑ کے کہ نام اسکا جبل قزح ہی
اور پڑھ سب لوگون کے ساتھہ نماز مغرب کو اور عشا کو جمع تاخیر سے ساتھہ ایک اذان اور ایک اقامت کے اگر
کوئی رستے مین مزدلفہ کے نماز مغرب پڑھے تو جائز نہین اور رات کو مزدلفہ مین رہو اور نماز فجر کی اندھیرے مین
پڑھ اور بعد نماز کے کھڑا رہو مزدلفہ مین تکبیر اور تہلیل اور تلبیہ کہتا ہوا اور دعا پڑھتا ہوا اور رکھتا ہوا اپنی

حاجت کے واسطے اور رہوے مزدلفہ بہی تمام موقف ہی سوا محسر کہ وہ دانوین طرف مزدلفہ کے ہی اور
وہ مکان شیطان کا ہی اور ٹھہرا رہنا مزدلفہ مین بعد نماز فجر کے تا طلوع آفتاب واجب ہی بعد اسکے آگے نکلنے
آفتاب کے جانا منا کو اور رمی جمرہ عقبے کر درمیان وادی سے ساتھہ کنکرے لیکر خرمے کے بیج کے برابر ہوں
اور تکبیر کہو ہر کنکر پھینکتے وقت اور موقوف کر تلبیہ کو اول کنکرے کے سات کیفیت پھینکنے کے
کنکروں یہہ ہی کہ سیدھے ہاتھہ کے انگوٹھے پر رکھکر کلمے کی انگلی سے قوت دیکر پھینک ایسا کہ پانچ ہاتھہ کے
پرے جاکر پڑے بعد جمار کے ذبح کر جو میسر ساتھہ ہووے ہدایا وغیرہ بعد ذبح کے حلق یا قصر کر لیکن حلق بہتر ہی
بعد حلق کے جو چیزاں محرم پر حرام تہے سو سب حلال ہوویں سوا زنان کے کہ زن اوپر حلال نہین ہووے بعد
اسکے جا تو مکے کو روز نحر اگر اس دن نہین گیا تو دوسرے یا تیسرے دن جا اور طواف ساتھہ شروط سے جیسا
پہلے بیان ہوا بغیر رمل اور سعی درمیان میلین اخضرین کے اگر پہلے کے طواف مین رمل اور سعی کیا ہی تو
اگر اسمین نہین کیا تو اس طواف میں کرے اور یہہ طواف رکن ہی حج کا جیسا وقوف عرفہ کا رکن
ہی بعد اس طواف کے دو رکعت نماز پڑھے اور مکروہ ہی تاخیر اس طواف کی ایام نحر سے اس طواف کو
طواف رکن اور زیارت کہتے ہیں اس طواف کے بعد حلال ہووے تیرے پر زن بعد اس طواف کے پھر جانا منا کو
اور دوسرے روز عید کے تینوں رمی جمار کر بعد زوال کے ابتدا کر نزدیک سے مسجد خیف کے کہ اسے جمرۂ اولی
کہتے ہیں بعد اسکے رمی کر دوسرے جمرہ کو کہ نزدیک اسکے ہی اور جمرہ کا نام جمرۂ وسطے ہی بعد اسکے
رمی جمار کر جمرۂ عقبہ کو اور ٹھہرا رہو نزدیک ہر ایک رمی کے کہ اس رمی کے بعد پھر رمی ہی یعنے جمرۂ اولی
اور جمرۂ وسطے کے نزدیک اور ٹھہرے رہکر حمد و ثنا خدا تعالی کی کر اور تکبیر و تہلیل کہہ اور درود
بھیج پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اور دعا مانگہہ اپنے حاجات کے واسطے بعد دوسرے روز بھی اسیطرح
کر اور تیسرے روز بھی اسیطرح تینوں رمی جمار کر اگر تو وہاں رہا تو اور اگر چوتھے روز بھی آگے زوال کے رمی
کیا تو صحیح ہی اور رمی جمرۂ اولی اور وسطے کے پاون سے چلتا ہوا کر اور رمی جمرۂ عقبے کے اگر چاہے
تو سوار ہو کر بھی ادا کر اور مکروہ ہی کہ تو منا مین رہے رمی کے واسطے اور سامان اپنا اول مکے کو بھیجے

اور رمی جمار کرے جا تو طرف محصب کے وہاں اترنا سنت ہے بعد داخل ہونے مکے میں اور طواف کرے جیسا کہ پہلے کیا تھا یہہ بھی طواف واجب ہے اور اس طواف کو طواف صدر اور وداع کہتے ہیں مکے میں رہنے والوں کو یہہ طواف واجب نہیں بعد طواف کے پانی زمزم کا پی کہ مستحب ہے اور ملتزم کو چھاتی اور منھہ لگا کر روے جیسا کوئی اپنے دوست سے رخصت ہوتے وقت روتا ہے اور کعبے کے پردے کو پکڑ کر کھڑا ہو اور کعبے کے دیوار سے دونوں ہاتھہ اور منھہ لگا بعد اسکے استلام حجر اسود کا کرے اور کعبے کے اندر داخل ہو اگر میسر آوے باب چھٹا بیان میں بعضے احکام متفرقہ حج کے جو شخص کہ داخل نہیں ہوا مکے میں اور کھڑا رہا عرفات میں جا کر ساقط ہوا اس سے طواف قدوم اور جو کوئی کھڑا رہا عرفات میں ایک ساعت زوال کے وقت سے فجر تک دسویں تاریخ کے تو تحقیق تمام ہوا حج اسکا اگرچہ وہ جاہل ہو یا کوئی سوتا رہے یا بے ہوش رہے یا اسے معلوم نہو کہ عرفات ہے اگر کوئی بے ہوش ہو گیا اگر رفیق اسکا اسکے بیہوشی کے سبب سے احرام اسکی طرف سے باندھا اور تلبیہ کیا تو بھی صحیح ہے اور احکام عورتوں کے بھی جیسے مردوں کے احکام ہیں ویسے ہی ہیں مگر احرام میں سر نا کھولے اور منھہ کھلا رکھے اسطرح سے کہ کپڑا منھہ کو نا لگے بلکہ کوئی چیز سر پر باندھے اور کپڑا منھہ پر ڈالے تا کپڑا منھہ کو نا لگے اور مستحب ہو اور زور تلبیہ کا پکار کے کہنا اور رمل اور سعی کرتا درمیان میلین کے درکار نہیں اور سر نہ مونڈھاوے بلکہ قصر کرے اور احرام میں سے ہووے کپڑے پہنے اور جو کوئی نفل کرے بدنہ کو خواہ وہ بدنیت نفل سے ہو یا نذر ہو یا جزا شکار کے ہو یا اور کسی طرح سے تو صحیح ہے اور ایسے ہی بدنہ لٹکا کے آگے سے جب چلا تو تحقیق محرم ہو گیا حکم احرام کا اس پر جاری ہوا اگر بدنہ بھیجا اور خود محرم نہیں ہوا جب تک کہ اس سے جا کر ملے پھر ملتے ہی محرم ہو جاتا ہے مگر بدنہ متعہ میں [illegible] بعد بھیجنے کے آپ روانہ ہونے ہی محرم ہو جاتا ہے اگر کوئی بدنہ کو جھول پہنایا یا بالقلید کیا بکری کو تو محرم نہیں ہوتا باب ساتواں بیان میں عمرہ کے [illegible] مذہب میں امام ابو حنیفہ کے سنت ہے اور وقت اسکا تمام سال ہے مگر پانچ دن روز عرفہ اور روز عید اور ایام تشریق کے ان پانچ روزوں میں مکروہ ہے اور ایک برس میں جتنے عمرے چاہے ویسے بجا لاوے اور رکن اسکا طواف ہے اور سعی صفا اور مروہ کی اور حلق یا قصر واجب ہے جو سنتیں اور آداب حج میں ہیں وہی سنتیں اور آداب عمرہ میں ہیں

بھی ہین اور اگر کوئی عمرہ میں طواف کے اول جماع کیا تو عمرہ باطل ہوا اور جیسا حج مین احرام شرط ہی ویسی
عمرہ کے واسطے بھی احرام شرط ہی اور احرام باندھنا عمرہ کے واسطے بھی میقات سے جیسا کہ حج کے واسطے
باندھتے ہیں اور ذکر کرے عمرہ کا زبان سے نزدیک تلبیہ کے ارادہ سے دلکے اور کہے لبیک بالعمرۃ یا دلمین قصد
عمرہ کا کرے اور زبان سے نا کہے اور جو چیز اپنے احرام مین حج کے پرہیز کرتا ہی ان سب چیزوں سے احرام
عمرہ مین بھی پرہیز کرے اور جو کچھ احرام میں اور طواف اور سعی ہیں حج کرنے مین عمرہ کے بھی احرام اور
طواف اور سعی میں وہی عمل کرے جب کہ طواف کیا اور سعی اور حلق یا قصر کیا تو احرام سے باہر ہوا
اور تلبیہ قطع کرے باب آٹھوان بیان میں قران کے قران افضل ہی تمتع سے اور تمتع افضل ہی افراد سے
یعنے اکیلا حج کرنے سے قران اسے کہتے مین کہ عمرہ اور حج کے واسطے میقات سے احرام باندھکر تلبیہ کہے اور کہے
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھُمَا وَتَقَبَّلْھُمَا مِنِّیْ اور مکے میں داخل ہوئے بعد طواف
اور سعی حج کے واسطے کرے جیسا کہ بیان مین حج کے پہلے گذرا اگر کوئی دو طواف اور دو سعی ملا کر
عمرہ اور حج کے واسطے کیا تو جائز ہی لیکن گناہ ہی جب کہ رمی کیا نحر کے روز ذبح کرے بکرا یا بدنہ یا ساتواں
حصہ بدنہ کا اور لوگان کے شرکت سے اس ذبح کو دم قران کہتے ہیں اور واجب ہی یہہ دم قران کرنیوالے پر یا
تین روزے رکھے ساتوین آٹھوین نوین تاریخ یعنے روز عرفہ کو جب کسیکو مقدور نہین ہی دم قران کا اور سات
روزے رکھے بعد فارغ ہوئے کے افعال حج سے خواہ مکے مین رکھے اور کہین جا کر رکھے یہہ دس روزے
بدل ہین دم قران کے اگر کوئی قارن تین روزے نحر کے دن تک نہیں رکھا تو اسپر دم ہوا اور روزے کافی
نہ ہوئے سبب اور بعد اسکے وہ روزے پھر اگر رکھے تو جائز نہیں اور ادا نہیں ہوتے وہ روزے سوا دم اور اگر
کوئی قارن مکے کو نا جا کر فقط عرفات کو گیا اور ٹھہرا تو اسپر بھی دم واجب ہوا بسبب ترک کرنے عمرہ
کے اور قضا اس عمرہ کی واجب ہوئی باب نوان بیان میں تمتع کے تمتع اسے کہتے ہیں کہ احرام باندھے
عمرہ کا میقات سے اور طواف کرنے واسطے عمرہ کے اور سعی اور حلق یا قصر کرے اور حلال ہووے اگر ہدی ساتھ
نہیں لایا تو اگر ہدی ساتھ لے آیا تو حلال ہونا جائز نہیں بیان اسکا آگے آتا ہی اور تلبیہ موقوف کرے اول

طواف وقت استیلام حجر اسود کے پہلے ہی شوط مین بعد اسکے روز ترویہ پھر حج کا احرام باندھے محرم ہوئے
اور حج کرے اور ذبح کرا اور اگر ذبح کرنے سے عاجز ہی یعنے میسر نہین تو جیسا قران مین روزے رکھنے کا حکم
ہی ویسا ہی تمتع مین بھی روزے رکھے اگر کوئی شوال کے مہینے مین تین روزے رکھا بعد اسکے احرام عمرہ
کا باندھا جایز نہیں اور یہہ روزے تین روزوں میں تمتع کے محسوب نہیں ہوئے اگر کوی بعد احرام کے
آگے طواف کرنیکے تین روزے رکھا تو جایز ہی جب کوئی متمتع ارادہ کیا ہدی چلانیکا تو وہ محرم ہووے
اور بعد چلاوے ہدی تقلید کرے بدلنے کو توشہ دان گلے مین باندھنے سے یا اور کوئی چیز اسکے گلے مین باندھ
دیوے اور اسے تشعیر نا کرے اور بعد عمرہ کے حلال نا ہووے اور احرام حج کا روز ترویہ باندھے اگر روز ترویہ کے آگے
باندھے تو بہتر ہی جب حلق کرے روز نحر تب حلال ہونیکا دونو احرام یعنے احرام عمرہ اور حج سے اہل مکہ کو
قران و تمتع درست نہین اور جو لوک مکے کے نزدیک رہنے والے ہیں انکو بھی قران و تمتع جایز نہیں اگر
کوئی متمتع بعد عمرہ کے اپنے شہر کو پھر گیا اور ہدی نہیں چلایا تو باطل ہوتا ہی تمتع اسکا اگر ہدی چلایا تو
تمتع باقی ہی اور اگر کوئی طواف کے تھوڑے شوط یعنے چہار سے کم شوط کیا آگے حج کے مہینونکے اور تمام
کیا اسی حج کے مہینونمین اور حج کیا تو تمتع اسکا درست ہی اور اگر کوی چار یا چار سے زیادہ شوط طواف
کے حج کے مہینوں کے آگے گیا تو تمتع اسکا درست نہین مہینے حج کے شوال اور ذیقعدہ اور دس روز
ذیحجہ کے ہیں اور صحیح ہی احرام باندھنا آگے ان مہینوں کے حج کے واسطے لیکن مکروہ ہی اگر کوی کوفی کا رہنے والا
حج کے مہینوں میں عمرہ کیا اور مکے میں رہا یا بصرے میں جا کر رہا اور بعد اگر حج کیا تو صحیح ہی تمتع اسکا اور اگر فاسد
کیا عمرہ کو اور بعد اسکے مکے مین یا بصرے مین رہا اور حج کیا اسی برس مین تو صحیح نہین جب تک کہ پھر اپنے گھر کو
جاوے اور حج کے مہینونمین عمرہ بجا لا کر اسی برس میں حج کرے تو تمتع اسکا درست ہوئیگا اگر کوی عمرہ یا حج
فاسد کیا تو اسکا احکام بجا لاوے اور فاسد ہونے سے اسکے ترک نا کرے اور اسے قضا کرے اور اسپر دم
نہیں ہی اگر کوی تمتع کیا اور قربانی کیا تو جایز نہین ہی دم تمتع سے یعنے دم اس سے ساقط نہیں ہوتا
اور اگر کوئی زن کو احرام باندھنے وقت یا بعد اسکے حیض آیا تو وہ سب احکام بجا لاوے سوائے طواف کے کہ

طواف اسے درست نہین اور اگر وقت طواف صدر کے اسے حیض آیا تو بھی اس طواف کو ترک کرے جیسا کہ
جو لوگ مکے مین رہتے ہین انکو طواف صدر ضرور نہین ویسا ہی اس حیض والی زن کو بھی ضرور نہین باب
دسوان بیان مین جنایت کے جنایت تقصیر کو کہتے ہین یہہ بیان اُن چیزون کا ہی کہ احرام باندھے بعد محرم پر
حرام ہوتے ہین اور اُن چیزون کے کرنے سے دم اور صدقہ وغیرہ دینا واجب ہوتا ہی اور اس باب مین چار
فصل ہین فصل اول بیان مین جنایت خوشبو اور لباس و رحلق وغیرہ کے اگر کوئی محرم خوشبو کیا ایک عضو
کو تو اسپر دم واجب ہوتا ہی اگر ایک عضو سے کم ہی تو صدقہ دیوے اگر کوئی سر کو اپنے مھندی سے خضاب کرے
یا تیل لگا وے یا کوئی سیا ہوا کپڑا پہنے یا کوئی سر اپنا ڈھانپیا تمام دن تو ان سب صور تو نمین دم واجب ہوتا
ہی اگر تمام دن سیا ہوا کپڑا پہنے سر نہین ڈھانپیا بلکہ ایک پہر یا دو پہر ڈھانپیا تو دینا صدقہ اسپر واجب ہوا
اگر کوئی پاؤ سر مونڈھا یا پاؤ داڑھی مونڈھا یا تو بھی اسپر دم ہوا اگر پاؤ سر یا پاؤ داڑھی سے کم ہی تو صدقہ
ہوا ایسا ہی حکم صدقہ کا مونڈھنے والے پر ہی اگر مونڈھنے والا محرم ہی خواہ مونڈھنے والا محرم ہو یا
حلال ہو مونڈھنے والے پر صدقہ واجب ہوتا ہی اور اگر گردن کے بالان مونڈھا یا دونو بغل کے بالان
یا ایک بغل کے بال لیا اور کوئی جاگہ کے بالان بدن کے سینکیان لگانے کے واسطے لیا تو بھی دم ہوا اگر
موچھیان کترایا تو اسپر حکومت عدل ہی حکومت عدل اسے کہتے ہین کہ ایک شخص عدل موچھونکے بالان
کترے گئے ہو اسکو پاؤ داڑھی کے موافق حساب کرے اور اس پاؤ داڑھی کی نسبت کرتے اس موچھونکے بالونکو
آدھا یا پاؤ جو کچھ مقرر کرے اسکے موافق دم کے آدھی یا پاؤ قیمت صدقہ دیوے کیفیت عدل کی رمضان کے
چاند دیکھنے کی بیان مین لکھا ہوا اور اگر کوئی محرم کسی حلال کے موچھیان کترا یا ناخن اسکے لیا تو اس محرم
پر واجب ہی کہ کسی فقیر کو کھانا دیو موافق فطر یکے اگر کوئی محرم ناخن دونو ہاتھہ اور دونو پاؤن کے ایک
مجلس مین یا ایک ہاتھہ یا ایک پاؤن کے ایک مجلس مین نکالا تو اسپر دم ہی اگر پانچ انگلیون کے متفرق پانچ مجلس مین
لیا تو دم نہین لیکن ہر ایک ناخن کے واسطے صدقہ ہی اور اگر کوئی ایک ایک مجلس مین ایک ایک ہاتھہ ایک ایک
پاؤن کے ناخن لیا تو اسپر چہار دم ہونگے اگر کوئی ٹوٹا ہوا ناخن لیا تو اسپر کچھہ نہین اگر کوئی کسی عذر کے

سبب سے خوشبو لگایا یا سیا کپڑا پہنا حلق کیا تو وہ مختار ہی چاہے بکری ذبح کرے یا چاہے تین صاع گیہوں صدقہ
دے یا چھے مسکینوں کو یا تین روزے رکھے فصل دوسرا بیان مین جنایت جماع وغیرہ کے اگر کوئی نظر کیا زن کی
فرج کو شہوت سے اور اسے انزال ہوا تو اسپر کچھ نہین اگر کوئی بوسہ لیا یا زن کو ہاتھ لگایا شہوت سے تو اسپر
دم ہوا اگر کوئی جماع کیا فرج یا دبر مین پیش از وقوف عرفہ کے تو حج اسکا فاسد ہوا اور دم بھی اسپر لازم ہوا
لیکن وہ احکام حج کے ترک نا کرے اور بجا لاوے اور دوسرے سال اس حج کو قضا کرے اور اگر بعد وقوف
عرفہ کے منی مین جملہ آگے ادا کرنے او مناسک کے جماع کیا تو حج فاسد نہین ہوتا لیکن بدنہ اسپر واجب ہوا اگر کوئی جماع
کیا بعد حلق کے یا عمرہ مین آگے طواف کرنے اکثر شوط کی تو بھی اسپر دم ہوا اور وہ عمرہ بھی فاسد ہوا لیکن
اسکے احکام بجا لاوے اور اسے قضا کرے اگر اس طواف کے اکثر شوط پھرے بعد جماع کیا تو عمرہ فاسد نہین ہوتا
لاکن دم اسپر ہوتا ہی اور جماع کوئی جان کر کرے یا بھول کر کرے دونو برابر ہین یہاں سہو عفو نہین فصل
تیسرا بیان مین جنایت طواف اور سعی وغیرہ کے اگر کوئی محدث طواف رکن کیا تو اسپر دم واجب ہوا اور
اسی طواف کو اگر کوئی جنب کیا تو اسپر بدنہ واجب ہوتا ہی اور اس طواف کو پھر اکرنا بھی واجب ہوتا ہی
اور طواف قدوم اور طواف صدر کو اگر کوئی محدث کرے تو اسپر صدقہ ہوتا ہی اگر تھوڑے سے شوط طواف
رکن کے کوی ترک کیا تو اسپر دم ہوتا ہی اگر اکثر شوط طواف رکن کے ترک کیا تو احرام اسکا باقی رہا اور وہ
حلال نہین ہوا یعنے احرام سے باہر نہین آیا اور اگر کوئی اکثر شوط طواف صدر کے ترک کیا یا کوی جنابت کے
حالت مین طواف صدر کیا تو اسپر بھی دم ہوا اور اگر تھوڑے شوط طواف صدر کے ترک کیا تو صدقہ اسپر
لازم ہوتا ہی اگر کوئی طواف رکن حدث کی حالت مین کیا اور طواف صدر طہارت کے حال مین بیچ آخر
ایام تشریق کے کیا تو اسپر پھر اکرنا طواف کا اگر کوئی اعادہ اسکا نہین کیا اور طواف صدر کیا آخر ایام
تشریق مین طہارت سے تو واقع ہوتا ہی طواف صدر بدلے مین طواف رکن کے اور ترک ہوا اس طواف
صدر تو اسپر دو دم واجب ہوے ایک دم تاخیر سے طواف رکن کے اور دوسرا ترک سے طواف صدر کے اگر
کوئی طواف کیا عمرہ کا اور سعی کیا حالت حدث مین اور اعادہ اسکے نہین کیا یا ترک کیا سعی کو تو

اسپر بھی دم واجب ہوا اور اگر کوئی عرفات سے امام کے آگے نکل آیا یا مزدلفہ میں نہیں یا رمی جمار سب ترک کیا
یا ایک دن کی رمی جمار ترک کیا اور دو دن کیا یا تاخیر کیا حلق میں یا تاخیر کیا طواف رکن میں یا حلق کیا حل میں جاکر تو
ان سب صورتوں میں دم واجب ہوتا ہی اور اگر کوئی قارن ہی اسنے ذبح یعنے دم قران کے آگے حلق کیا تو اسپر دو دم
ہوتے ہیں فصل چوتھا بیان میں جنایت شکار وغیرہ کے اگر کوئی شکار کے جانور کو احرام باندھکر قتل کیا یا کسیکو دکھا
اور دکھا سو اُنے قتل کیا تو اسپر جزا ہی جزا اسے کہتے ہیں کہ قیمت اس شکار کی دریافت اور مقرر کریں ایسے دو عدل
کہ جس جاگہ مارا سو وہاں یا اسکے نزدیک کے موضع میں جو قیمت اسکی مقرر ہووے اس قیمت کے پیسوں میں ایک ہدی خرید کر
اور اسے ذبح کرے اگر وہ پیسے ہدی لینے کو بس ہووین یا اسکا غلہ خرید کرے اور تصدق کرے اسے موافق صدقۂ فطر کے یعنے
اگر گیہوں میں تو ہر مسکین کو آدھا صاع اور اگر جو میں تو ایک صاع دیوے یا نہیں تو ہر مسکین کو دیتا سو اسکے بدلے میں
ایک ایک روزہ رکھے اگر کچھ غلہ آدھے صاع سے کم گیہوں میں اور ایک صاع سے کم جو وغیرہ میں حساب سے زیادہ ہووے تو
اسے بھی تصدق کرے یا اسکے بدلے میں بھی ایک روزہ رکھے معنی جزا کی یہہ ہی اگر کوئی شکار کو زخمی کیا یا کوئی عضو
اسکا کاٹا یا اسکے بال اکھاڑا تو جو کچھ اسکا نقصان کیا ہی اسکی قیمت کے موافق اسپر واجب ہوا اور اگر کوئی کسی جانور
کے پران اکھاڑا یا اسکا پاؤں کاٹا یا کوئی جانور کا انڈا پھوڑا اور نکلا بچہ مرا ہووے تو اسمیں سے ہر سبب صورتمیں
قیمت اس جانور وغیرہ کی اسپر واجب ہووے اور اگر کوئی قتل کیا کوے کو یا چیل کو یا لانڈگے کو یا سانپ کو یا بچھو کو
یا چوہے کو یا دیوانے کتے کو یا کچھوے کو یا چمٹی کو یا پسو کو یا گوبچڑی کو یا مکھی کو یا تانبیل کو تو اسپر کچھ نہیں واجب
ہوتا اور اگر کوئی مارا جوں کو یا ٹڈے کو تو صدقہ دیوے جو کچھ چاہے اور اگر کوئی کسی پھاڑ کھانے والے جانور کو مارا
تو اسپر ایک بکرے سے زیادہ نہیں ہوتا یعنے ایک بکرا دیوے اگر وہ پھاڑ کھانیوالے جانور اسپر حملہ کئے اور اُسنے مارا تو اسپر
کچھ نہیں اور محرم کو ذبح کرنا بکرا اور بیل اور اونٹ اور مرغی اور گھر میں پالتے سو بطخاں کو جائز ہی اور اگر کوئی پالتے
سو ہرن کو ذبح کیا تو اسپر جزا ہی اگر کوئی محرم ذبح کیا شکار کو تو حرام ہوا کھانا اسکا اس ذبح کرنیوالے
اور دوسرے لوگوں پر اور اگر وہ محرم کھایا تو اسپر واجب ہوی قیمت اس گوشت کی جتنا کھایا ہی اگر کوئی
دوسرا محرم کھایا تو اسپر کچھ نہیں اور محرم پر حلال ہی گوشت کھانا اس شکار کا کہ اسے شکار کیا ہو کسی حلال نے

اور ذبح بھی اسی نے کیا ہو لیکن شرط یہہ ہی کہ محرم اسے شکار کے واسطے اشارہ یا حکم نا کیا ہو اسکے شکار کرنیکو اور اسکے ذبح کے واسطے بھی حکم نا کیا ہو اگر کوئی حلال ذبح کیا حرم کے اندر کے شکار کو تو قیمت اس شکار کی تصدق کرے اور روزہ نا رکھے اور اگر کوئی داخل ہوا حرم میں اور اسکے ساتھہ شکار رہا تو اوسے چھوڑ دیوے اگر اس شکار کو کسی نا بیچا تو پھر آلیوے اور چھوڑ دیوے اگر وہ شکار مر گیا تو اس لانیوالے پر جزا اسکی لازم ہوی اور اگر کوی احرام باندھا اور اسکے گھر یا پنجرے میں شکار رہا تو چھوڑنا اسکا ضرور نہین اگر کوئی حلال شکار پکڑا بعد اسکے احرام باندھا اور دوسرا کوی اسکے شکار کو چھوڑ دیا تو اس چھوڑنیوالے پر اسکا ضمان ہوا اگر وہ شکار پکڑنیوالا شکار پکڑتے وقت محرم ہی تو چھوڑنیوالے پر کچھہ نہین اور اگر کوی محرم شکار پکڑا اور اسے دوسرا کوئی محرم قتل کیا تو دونو ضامن ہووے اور رجوع ہوتا ہی ضمان پکڑنیوالیکا بھی قاتل کے طرف اور اگر کوی کاٹا گھانس یا جھاڑ حرم کا اور وہ جھاڑ آدمیان لگاتے سو اسکے قسم سے نا ہووے اور وہ کسیکا ملک بھی نا ہووے تو وہ کاٹنے والا اسکی قیمت کا ضامن ہوا اگر وہ جھاڑ یا گھانس سوکھا ہی اسپر کچھہ نہین اور حرام ہی حرم کا گھانس چرانا جانور انکو اور کاٹنا اس گھانس کا مگر اذخر کو کہ جیسے گنجنی کا گھانس کہتے ہین کاٹنا اس گھانس کا جایز ہی اور جو چیز کہ منفرد پر واجب ہوتی ہی قارن اسکا دوھرا واجب ہوتا ہی اگر منفرد پر ایک دم ہوا تو قارن پر دو دم ہوتے ہین مگر قارن اگر میقات سے آگے بڑھے بغیر احرام کے تو منفرد کے برابر ہی جو منفرد پر ہی سو اسپر بھی ہی اگر دو محرم ملکر قتل کیئے شکار کو تو دونو پر جزا ہوی اور ایک جزا اسکی پوری ادا کرے اور اگر دو شخص حلال ملکر قتل کیئے صید حرم کو تو دونو پر ایک جزا لازم ہوی اور باطل ہی محرم کو بیچنا شکار کا اور مول لینا اسکا اور اگر کوئی ہرنیکو حرم کے حرم سے باہر نکالا اور وہ باہر نکلے بعد جنی اور وہ ہرنی اور اوسکا بچہ دونو مر گئے تو دونو کا ضمان اسپر آیا اگر ہرنیکو نکالے بعد جزا اسکا اُنے دیا بعد جزا دینے کے جنی اور بچہ اور ہرنی دونو مُوے تو ضمان بچہ کا اسپر نہین

باب گیارواں بیان مین بڑھنے میقات سے بغیر احرام باندھنے کے جو کوئی بغیر احرام کے میقات سے آگے بڑھا تو پھر کر میقات کو جاوے اور احرام باندھے اور اگر کوئی میقات کے اندر احرام باندھا تو پھر کر جاوے میقات کو احرام باندھا ہوا اور تلبیہ کہتا ہوا پھر وہانسے پھرا اور اگر میقات کے اندر احرام باندھا اور پھر جاتی وقت میقات کو تلبیہ

نہیں کیا تو اسپر دم لازم ہوا اور اگر کوئی میقات سے گذرے اور اسے اندیشہ ہووے کہ اگر میقات کو پھر کر جاتا ہوں تو حج فوت
ہوتا ہے تو میقات کو پھر نجاوے بلکہ وہیں سے احرام باندھکر حج کو جاوے لیکن لازم اسپر دم اور اگر کوئی میقات سے پھر گیا
اور دوسرے میقات جو اسکے نزدیک ہی وہاں آیا اور وہاں احرام باندھا تو جایز ہے اور کچھ اسپر نہیں اور اگر کوئی
میقات سے بڑھا اور احرام باندھا عمرہ کا بعد اسکے فاسد کیا اس عمرہ کو تو قضا اس عمرہ کی اسپر لازم ہوئی جب
قضا کیا اس عمرہ کو باطل ہوا دم جو اسکے اوپر میقات سے آگے بڑھنے کے سبب سے ہوا تھا جو شخص کہ مکے میں داخل
ہو بغیر احرام کے تو واجب ہوا اسپر حج یا عمرہ سبب سے داخل ہونے مکے کے خواہ وہ نیت حج یا عمرہ کی کرے یا نکرے
بعد اسکے اگر اسنے احرام باندھا حج یا عمرہ کا اور میقات کو پھر کر نہیں گیا تو لازم ہوا اسپر دم ترک کرنیسے حق میقات کا
اور اگر میقات کو جاکر احرام باندھا تو اسکے دو صورت ہیں اول یہہ ہی اگر احرام باندھا اسنے حج یا عمرہ کا کہ اسپر مکے
میں داخل ہونیکے سبب سے واجب ہوا تھا اور ادا کیا اسنے حج یا عمرہ کو تو واجب ادا ہوا اور اگر احرام باندھا اسنے
حج اسلام کا یا حج نذر کا یا عمرہ نذر کا کہ اسپر واجب تھا اور اگر وہ حج یا عمرہ اسی برس میں ادا کیا تو حج یا عمرہ کہ مکے
میں داخل ہونیکے سبب سے بغیر احرام کے اسپر واجب ہوا تھا وہ بھی ادا ہوا دوسری صورت یہہ ہے کہ بعد احرام
باندھنے کے اسی برس میں حج یا عمرہ ادا نہیں کیا بلکہ دوسرے سال میں حج اسلام یا حج نذر یا عمرہ نذر ادا کیا تو وہ
حج یا عمرہ کہ مکے میں داخل ہونیکے سبب سے بغیر احرام اسپر واجب ہوا تھا ادا نہیں ہوتا بلکہ چاہیئے کہ
اسے علیحدہ ادا کرے باب بارہواں بیان میں ایک احرام سے دوسرے احرام کی نیت کرنے کے اگر کوئی
مکے کا رہنے والا ایک دو شوط طواف عمرہ کا پھرا بعد اسکے احرام حج کا کیا تو ترک کرے حج کو اور اسکے
اوپر قضا حج اور عمرہ کی واجب ہوئی اور دم بھی ہوا واسطے ترک کرنے حج کے اور اگر دونو کے احکام
بجالایا تو صحیح ہے لیکن اسپر دم واجب ہوا اور جو کوئی احرام کیا حج کا اور روز نحر دوسرا احرام کیا
دوسرے حج کا اگر وہ احرام کرنیکے آگے حلق کیا ہے تو لازم ہوا اسپر دوسرا حج اور دم اسپر نہیں اگر حلق کیے
اول احرام کیا ہے تو لازم ہوا دوسرا حج اسپر اور اسکے ساتھ دم بھی لازم ہوا خواہ وہ قصر کیا ہو
یا نکیا اور جو کوئی فراغت پایا ملنے عمرہ سے مگر حلق یا قصر عمرہ کا اسپر باقی رہا اور اس شخص نے احرام کیا

دوسرے عمرہ کا تو لازم ہوا اسپر دم اور اگر کوئی احرام کیا حج کا بعد اسکے احرام کیا عمرہ کا بعد اسکے جا کر ٹھہرا نہ عرفات مین تو ترک کیا عمرہ کو اور اگر متوجہ ہوا عرفات کو تو نہین چھوڑا عمرہ کو جب تک وہان جا کر ٹھہرا ہے اگر کوئی طواف کیا واسطے حج کے بعد اسکے احرام باندھا عمرہ کا اور بجالایا احکام ان دونو کے تو صحیح ہی اور واجب ہوا دم اسپر کفارہ کا بسبب جمع کرنے حج اور عمرہ کو لیکن مستحب ہی ترک کرنا عمرہ کا اور اگر کوئی احرام باندھا عمرہ کا نحر کے روز تو واجب ہوا وہ عمرہ اسپر اور واجب ہوا ترک کرنا اس عمرہ کا اور لازم ہوا دم اور قضا اس عمرہ کی پس اگر بجالایا احکام اس عمرہ کے تو صحیح ہی لیکن واجب ہی دم اسپر اور اگر کسیکا حج فوت ہوا اور اسنے احرام باندھا عمرہ کا تو ترک کرے اور اگر احرام باندھا حج کا تو بھی اسے ترک کرے اور واجب ہوا دم اسپر اور ہی قضا عمرہ کی احرام مین عمرہ کے اور قضا حج کی احرام مین حج کے اور عمرہ کے ملکر

باب تیرہوان بیان مین احصار کے

محصر اسے کہتے ہین کہ کوئی احرام باندھے اور اسکے بعد منع کیا جاوے اس احکام سے کہ اسپر احرام کے بعد واجب ہوتے ہین خواہ مانع اسے کوئی دشمن ہو یا بیمار ہو یا قید ہو برابر ہی جو کوئی محصر ہووے تو وہ بھیجے اپنے طرف سے بکرا یا اونٹ یا بیل ہدی تاکہ حرم مین لیجا کر اسے ذبح کرین لیکن ذبح ہونا اس ہدی کے روز نحر شرط نہین بعد اسکے وہ محصر حلال ہووے پہلے اسکے حلال ہونا جائز نہین اور اگر محصر قارن ہی تو دو ہدی روانہ کرے ایک حج کے بدل اور ایک عمرہ کے اور محصر کو اگر احرام فقط حج کا کیا ہی تو حج اور عمرہ ہی یعنے دونو بجالاوے اور قضا کرے اور اگر احرام عمرہ کا ہی تو عمرہ کو قضا کرے اور اگر قارن ہی تو ایک حج اور دو عمرے قضا کرے اور اگر کوئی محصر ہدی روانہ کیا اور بعد اسکے احصار اسکا نہین رہا وگر ممکن ہی کہ یہہ گیا تو ہدی اور حج اسے ملتا ہی تو جانا اسپر واجب ہوا اور اگر ممکن نا ہووے ملنا دونو کا تو اسپر جانا واجب نہین اور اگر قیاس مین اسکے آوے کہ ہدی سوا حج کے ملیگا تو بھی جانا اسے لازم نہین اور اگر یقین ہو کہ حج سوائے ہدی کے ملیگا تو لازم ہوا اسپر جانا اگر کوئی وقوف عرفہ کا پایا بعد اسکے محصر ہوا تو وہ احصار نہین اور جو کوئی منع کیا جاوے مکے مین وقوف عرفہ سے اور طواف سے تو وہ محصر ہی اگر دونو مین ایک میسر

آوے تو محصر نہین ہی باب چودھوان بیان مین فوت ہونے حج کے اگر کوئی شخص کو حج فوت ہوا مثلہ
نا آنے سے وقوف عرفہ کے تو وہ عمرہ بجالا کر حلال ہووے اور سال آیندہ قضا کرے حج کو بغیر دم کے کہ دم
اسپر نہین اگر وہ شخص قارن ہی تو اسے لازم ہی کہ سعی اور طواف کرے اور عمرہ بجالاوے و قران کا بعد
اسکے طواف و سعی دوسرے دفعہ کرے بسبب فوت ہونے حج کے بعد اسکے حلق یا قصر کرے اور باطل
ہوا اس سے دم قرانکا اور اگر فوت کرنیوالا حج کا متمتع ہی اور اسنے ہدی چلایا ہی تو باطل ہوا تمتع
اسکا اور ہدی کو جو چاہے سو کرے اور عمرہ فوت نہین ہوتا کسواسطے کہ عمرہ کو تمام سال وقت ہی جب
چاہے تب ادا کرے باب پندروان بیان مین اس حج کے کہ کوئی دوسرے کی طرف سے کرے اس باب مین دو فصل
ہین فصل اول بیان مین اس حج کے کہ کوئی حیات مین کسیکے اسکا نایب ہوکر حج کرے نیابت جاری ہوتی
ہی عبادت مالی مین جیسا کہ زکات وغیرہ صدقات جایز ہی خواہ وہ نیابت عاجزی سے ہووے
یا باوجود قدرت کے ہووے اور نیابت عبادت بدنی مین جیسا کہ نماز اور روزہ ہی جایز نہین
ہوتی اور جو عبادت کہ ملی ہوی ہووے مالی اور بدنی سے جیسا کہ حج اوسمین نیابت جایز ہی فقط عجز
سے اور شرط اسکا یہہ ہی کہ وہ عجز ہمیشہ رہے اسی وقت موت تلک واسطے حج فرض کے اگر کوئی حج نفل
نیابت سے کرایا تو اسے عجز شرط نہین بغیر عجز کے بھی جایز ہی جو شخص کہ احرام باندھا نیابت سے دوسرے شخص
کے تو واجب ہوا نفقہ ضمان احرام باندھنے والے پر اگر نایب محصر ہوا تو دم احصار کا منیب پر
واجب ہوتا ہی اور دم قران اور جنایات کا واجب ہوتا ہی نایب پر فصل دوسرا بیان مین اس حج کہ
کسی کے مرے بعد وصی یا وارث اسکا اسکے طرف سے حج کراوے اگر کسی پر حج فرض ہوا اور وہ حج کرنیکے
آگے موا اور وصیت حج کرانے کی اپنے طرف سے نہین کیا تو وہ گناہگار ہوا اگر وارثان اسکے چاہین تو
اسکے طرف سے حج کراوین امید ہی فضل سے خدا تعالی کے کہ اس میت کے طرف سے وہ حج محسوب
ہووے اور اگر میت نے وصیت کیا تو اس سے ساقط نہین ہوتا حج جب تک کہ اسکے طرف سے نا کرین
لیکن اس حج کے صحیح ہونیکو کتنے شرط ہین اول نیت حج کی دوسرا وہ حج مال میت سے ہووے اگر کوئی اپنے

طرف سے کرے تو درست نہین سیراج کرنے والا سوار ہوکر جاوے اور پیادہ یا نجاوے چوتھا مال حج
اس حجکے واسطے ہوتا ہی تیسرے حصہ مین سے میت کے مال کے ہووے اگر میت نے کوئی جا کر حج کے واسطے
مقرر نہین کیا تو اسکے وطن سے حج کرنوالا جاوے اگر وہ ثلث مال یعنے تیسرا حصہ اسکے مال کا اسکے وطن سے
جانیکو کفایت نا کرے تو جہانسے جانیکو بس ہووے وہانسے جا کر حج کرے اور اگر میت کا وطن نا ہووے تو
جہان وہ میت ہوا ہی وہانسے حجکو جاوے اگر حج کرنوالیکو خرچ سے آنے جانیکے کچھہ مال اسکے ہاتھہ مین
بچے تو میت کے وارثوں کو لا کر پھیر دیوے اور جو کوئی احرام باندھا حج کا اپنے ماں باپ کے طرف سے بعد اسکے مقرر
کیا او حج واسطے ایک ماں باپ سے تو صحیح ہی باب سولوان بیان مین ہدی کے جو کچھہ جایز ہی قربانی مین وہ ہدے
مین بھی جایز ہی اور بکریکا ذبح کرنا جایز ہی تمام چیزون مین مگر بیچ طواف رکن کے کہ حالت مین جنابت کے کیا ہو
اور اسیطرح بیچ جماع کرنے بعد وقوف عرفہ کے یعنے اگر کوئی طواف رکن جنابت کے حالت مین کیا یا بعد
وقوف عرفہ کے بیشتر ادا کرنے باقی مناسک حج کوئی جماع کرے تو بیچ دونو صورتون مین اسپر دم بدنہ کا ہی
بکرے سے ادا نہین ہوتا اور کھانا گوشت ہدی تطوع اور تمتع اور قران کا فقط جایز ہی اسکے سوائے اور کسی
قسم کا ہدی ہووے تو جایز نہین اور ذبح کرنا اُن تینو قسم کے ہدیکا مخصوص ہی نحر کے دن اور سب قسم کے
ہدیکو بغیر حرم کے ذبح کرنا دوسرے جاگہ مین جایز نہین اور تقسیم کرنا گوشت ہدیکا مخصوص فقراء حرم کو ضرور
نہین بلکہ فقراء حرم اور غیر حرم کو درست ہی اور ساتھہ لیجانا ہدیکو عرفات مین واجب نہین اور صدقہ دیوے
جھول وغیرہ سامان ہدیکا اور مزدوری قصابکی اس ہدی مین سے یا اسکے سامان مین سے نا دیوے اور ہدی کے
جانور پر بغیر ضرورت کے کوئی سوار نا ہووے اور اگر وہ جانور دودھ والا ہو تو دودھ اسکا نا نچوڑے اور ٹھنڈا
پانی اسکے چوچیان پر مارے کہ دودھ اسکا سوکھہ جاوے اگر راہ مین ہدی کہ لیجانا اسکا واجب ہی جیسا کہ ہدی
نذر وغیرہ کا ہلاک ہووے یا کچھہ عیب دار ہو جاوے تو اسکے بدلے مین دوسرا ہدی مقرر کرے اور وہ عیب دار
ہدیکو جو چاہیے سو کرے اور اگر وہ ہدی تطوع کا ہووے تو اسے ذبح کرے اور لہو مین اسکے نعل کو رنگے اور لہو
سے اسکے کلے کو رنگا وے اور اسکے گوشت کو ہدی مع الانا کھاوے اور غنی بھی نا کھاوے بلکہ فقیروں کو اسکا گوشت

تصدق

تصدق کرے اور تقلید کرنا ہدی کو تطوع کی او تمتع کی او قران کی اور وہ ہدی کہ واجب کیا کسی نے
اپنے پر نذر کرکے قبول کرنیسے سنت ہی بشرطیکہ ہدی اونٹ یا بیل ہووے اگر بکرا ہو تو تقلید جائز نہین
باب ستروان بیان مین حج نذر کے اگر کوئی حج اپنے پر نذر کیا تو واجب ہی وفا کرنا اسکا اور وہ دو قسم پر
ہی اول یہہ ہی کہ کسی نے کہا کہ فلانا کام اگر اسطرح سے ہوئیگا تو میرے پر خدا کے واسطے حج کرنا ہی جب کہ
وہ کام ہوا تو حج اسپر واجب ہوا قسم دوسرا یہہ ہی کہ بغیر شرط کے کسینے کہا کہ میرے پر خدا کے
واسطے حج کرنا ہی تو اسپر بھی واجب ہوا کہ وہ حج کو ادا کرے اگر کوئی نیت کیا کہ اپنے پر حج یا عمرہ ہی اور
پیادہ پا جاکر کرونگا تو لازم ہی اسے پیادہ پا جانا جب تک کہ طواف رکن کا کرے تب تک سوار نا ہووے
اور اگر عمرہ ہی تو بعد سعی کے سوار ہووے اگر کوئی راہ مین سوار رہا تو اسپر دم ہوا خاتمہ بیانمین زیارت
قبر شریف جناب سید علیہ الصلوۃ والسلام کے زیارت قبر مبارک جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی افضل اعمال نوافل سے ہی بلکہ جسے مقدور رہو وہان جانیکا تو اسپر واجب ہی جب کہ نیت زیارت
قبر مبارک کی کرے تو اسکے ساتھہ نیت مسجد شریف کی بھی کرے اور راہ مین درود اور سلام
اس جناب پر بہت بھیجے اور جو مسجدان کہ درمیان مین مکہ اور مدینہ کے ہین ہر ہر مسجد مین نماز پڑہے وہ سب
بیس مسجدان ہین جبکہ نظر پڑی مدینہ منورہ کے جہاڑ نخلان پر پڑے زیادہ کر درود اور سلام کو جب مدینہ
منورہ کے دیواران نظر آوین تو زیادہ پڑہے درود اور سلام اور یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُ
نَبِيِّكَ فَاجْعَلْهُ وِقَايَةً لِّي مِنَ النَّارِ وَاَمَانًا مِّنَ الْعَذَابِ وَسُوْءِ الْحِسَابِ وَاجْعَلْنِيْ
مِنَ الْفَائِزِيْنَ بِشَفَاعَةِ الْمُصْطَفٰى يَوْمَ الْمَآبِ اور آگے داخل ہونے مدینہ منورہ کے یا بعد داخل
ہونے پیش از زیارت کے غسل کر اور لباس بہتر اور پاکیزہ پہن اور خوشبو لگا اور داخل ہو مدینہ منورہ مین
آہستگی سے اور تواضع سے اور اگر نزدیک سے مدینہ کے سواری سے اتر کر پیادہ پا چلے تو بہتر ہی اور جسقدر
تجھہ سے ہو سکے اسقدر ادب سے داخل ہونا مدینہ مین افضل ہی اور جب داخل ہووے تو مدینہ منورہ مین تو یہہ
دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ

ورب الرياح وما اذرين اسئلك خير هذه البلدة وخير اهلها وخير ما فيها
واعوذ بك من شرها وشر ما فيها وشر اهلها اللهم هذا حرم رسولك
فاجعله دخولي فيه وقاية لي من النار وامانا من العذاب وسوء الحساب
جب مسجد مبارک میں داخل ہووے تو سیدھا پاؤں اول رکھے اور کہے اللهم صل على محمد وعلى آل محمد
اغفر لي ذنوبي وافتح لي ابواب رحمتك اللهم اجعلني اليوم من اوجه من
توجه اليك واقرب من تقرب اليك وانجح من دعاك وابتغى مرضاتك اور
مسجد میں باب جبرئیل سے داخل ہووے اور دو رکعت نماز نزدیک منبر مبارک کے پڑھے بعد ادا کرنے نماز کے کھڑا
رہو اسطرح جیسے کہ ستون منبر کا مقابلے میں سر سیدھے بازو کے رہے کہ وہ جا کہ جناب سید الانبیا علیہ الصلوٰة
والسلام کے کھڑے رہنے کی ہی اور وہ درمیان میں منبر اور روضہ مبارک کے ہے تمام سجدہ شکر جناب الٰہی
میں بجا لاوے کہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے اس نعمت سے مشرف کیا بعد اسکے جا طرف سر مبارک کے قبلے کے طرف تین چار
ہاتھ کے فاصلے سے اور اسکے اندر مت جا اور اسطرح جیسے ادب سے کھڑا رہے کہ جیسا نماز میں کھڑے رہتے
ہیں اور صورت مبارک کو اسطرح نظر میں لاوے جیسا لحد شریف میں اپنے سوتے ہیں اور تیرے کلام کو
سنتے ہیں اور بعد اسکے کہے السلام عليك يا نبي الله ورحمة الله وبركاته اشهد انك
رسول الله قد بلغت الرسالة وادیت الامانة ونصحت الامة وجاهدت
في امر الله حتى قبض روحك حميدا محمودا فجزاك الله عن صغيرنا وكبيرنا خير
الجزاء وصلى عليك افضل الصلوة وازكاها واتم التحية وانماها اللهم اجعل
نبينا يوم القيمة اقرب النبيين واسقنا من كاسه وارزقنا من شفاعته و
اجعلنا من رفقائه يوم القيمة اللهم لا تجعل هذا اخر العهد بقبر نبيك
عليه السلام وارزقنا العود اليه يا ذا الجلال والاكرام اور آواز کو اپنے بلند نا کرے اور
بہت آہستہ بھی نکرے اور پہنچاوے سلام جس کسی نے وصیت کیا ہو اپنا سلام پہنچانیکے واسطے اسیطرح جیسے

کہے السلام علیک یا رسول اللہ من فلان ابن فلان یستشفع بک الی ربک فلیشفع
لہ ولجمیع المسلمین اور بعد اسکے کھڑا رہے روبروے مبارک کے قبلہ کیطرف پیٹھ کرکر اور درود پڑھے جسقدر
پڑھا جاوے اور وہاں سے ایک ہاتھ کے موافق ہٹے کہ برابر آوے سر مبارک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
اور کہے السلام علیک یا خلیفۃ رسول اللہ السلام علیک یا صاحب رسول اللہ
فی الغار السلام علیک یا رفیقہ فی الاسفار السلام علیک یا امینہ فی الاسرار جزاک
اللہ عنا افضل ما جزی اماما عن امۃ نبیہ ولقد خلفتہ باحسن خلف
وسلکت طریقہ ومنہاجہ خیر مسلک وقاتلت اہل الردۃ والبدع ومہدت
الاسلام ووصلت الارحام ولم تزل قائما للحق ناصرا لاہلہ حتی اتاک الیقین
والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اللہم امتنا علی حبہ ولا تخیب سعینا فی
زیارتہ برحمتک یا کریم بعد وہاں سے سرکے اور کھڑا رہے قبر مبارک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک اور کہے
السلام علیک یا امیر المؤمنین السلام علیک یا مظہر الاسلام السلام علیک یا
مکسر الاصنام جزاک اللہ عنا افضل الجزاء ورضی عمن استخلفک فلقد
نصرت الاسلام والمسلمین حیا ومیتا وکفلت الایتام ووصلت الارحام وقوی بک
الاسلام وکنت للمسلمین مرحبا وہادیا جمعت شملہم واغنیت فقرہم وجبرت
کسرہم فالسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بعد اسکے ایک ہاتھ یا کم ہاتھ سے پیچھے ہٹے اور دونو
صاحبان پر سلام کرے اسطرح سے کہ السلام علیکما یا صاحبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ورفیقیہ ووزیریہ ومشیریہ والمعاونین لہ علی القیام فی الدین والقائمین
بعدہ لمصالح المسلمین جزاکما اللہ احسن جزاء جئنا نتوسل بکما الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لیشفع لنا ویسأل ربنا ان یتقبل سعینا ویحیینا علی ملتہ ویمیتنا
علیہا ویحشرنا فی زمرتہ بعد اپنے واسطے اور اپنے ماں باپ کے واسطے اور جو کوئی وصیت کیا ہوا ہے

اور اسکے واسطے اور تمام مومنین اور مومنات کے واسطے دعا مانگے بعد اسکے پھر مبارک جناب سید الانبیاء علیہ
افضل الصلوة والسلام کے نزدیک کھڑا رہے جسطرح پہلے کھڑا رہا تھا اور یہہ دعا مانگے اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ
وَقَوْلُکَ الْحَقُّ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ
الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا وَقَدْ جِئْنَاکَ سَامِعِیْنَ قَوْلَکَ طَائِعِیْنَ اَمْرَکَ
مُسْتَشْفِعِیْنَ بِنَبِیِّکَ اِلَیْکَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاٰبَآئِنَا وَلِاُمَّھَاتِنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ
سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ
النَّارِ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
بعد اسکے جو دعا چاہے اور یاد آوے سو مانگے اور پھر آوے بیچ منبر اور قبر شریف کے اور بعد پڑھے دو رکعت نماز اور
توبہ کرے اور دعا مانگے جو کچھ چاہے بعد اسکے آوے روضہ میں کہ وہ مانند حوض مربع کے ہی اور وہاں کھڑا رہنا
ہی امام وہاں اگر جو میسر آوے سو نماز پڑھے اور دعا مانگے اور تکبیر اور تسبیح اور ثنا حق تعالی کی کرے اور توبہ اور
استغفار کرے بعد اسکے آوے منبر کے نزدیک اگر ماپہ منبر پر ہاتھ رکھے اور درود پڑھے اور پناہ مانگے حق تعالی
کے غضب سے بعد آوے ستون حنانہ کے نزدیک اور دعا کرے جب تک مدینہ منورہ مین رہے اور میسر آوے
تو ہر رات بیدار رہے اور تمام رات قرات قرآن مین اور ذکر خدا تعالی مین اور درود اور دعا مین نزدیک
منبر اور قبر شریف کے گذارے اور جب تک مدینہ منورہ مین رہے تب تک درود اور سلام مدینہ کے صاحب پر
ہر آن مین ہر زمان پڑھتا رہے اور مستحب ہی بعد زیارت مبارک کے زیارت اہل بقیع کی کرے کہ جسمین جگر
گوشگان پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یعنی حضرت سیدة النساء العالمین اور حضرت ابراہیم علی ابیہما و
علیہما الصلوة والسلام اور حضرت عباس بن عبد المطلب اور امام المسلمین حضرت امام حسن اور حضرت
امام زین العابدین اور فرزند انکے حضرت امام محمد باقر اور فرزند ان کے حضرت امام جعفر صادق اور امیر
المومنین حضرت عثمان بن عفان اور حضرات طاہرات ازواج جناب سید الانبیاء کے اور پھوپی حضرت کے
کہ اسم شریف انکا صفیہ اور بہت صحابہ اور تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین مدفون اور آسودہ ہین ان صاحبونکی

زیارت ادب سے کرے اور نماز پڑھے مسجد فاطمہ مین کہ وہ بیچ بقیع کے ہی اور مستحب ہی کہ پنجشنبہ کے روز زیارت کو
شہدائے احد کے جاوے کہ جہان سید الشہدا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا مرقد مبارک ہی اور کہے سَلَامٌ
عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ
اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اور پڑھے آیۃ الکرسی اور سورۂ اخلاص اور جب ارادہ کرے اپنے شہر کے جانیکا تو وداع
کرے مسجد نبوی کو دو رکعت نماز پڑھکر اور دعا مانگے جو چاہے سو اور آوے قبر مبارک پاس جسطرح سے پہلے زیارت
کیا ہی سو اسطرح زیارت کرے اور سلام اور وہان سے نکلے اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا بِجَاهِ حَبِيْبِكَ وَنَبِيِّكَ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زِيَارَتَ قَبْرِ الشَّرِيْفِ وَالْمَوْتَ عَلَى الْاِيْمَانِ فِيْ مَدِيْنَةِ
الْمُبَارَكَةِ النَّبِيِّ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ الحمد للہ کہ یہ نسخہ
کثیر الفوائد حسن اختتام پایا بحسب طاقت اس رسالہ مین تحقیقات مسایل کے کیا ہون اور اکثر مسائل اسکے کنز
الدقایق اور نور الایضاح اور امداد الفتاح شرح اسکی اور فتاوی عالمگیری سے لیا ہون کسواسطے کہ
وقت تسوید اس رسالیکے اور کتب فقہ کے موجود نہین تھے امید رکھتا ہون کہ ناظران و طالبان باانصاف
اگر کسی مسئلہ مین فقہ کے شبہہ پاوین تو ان کتابون سے کہ عمدہ ترین کتب مذہب حنفیہ ہیں اور مسایل اعتقاد
کو کتب عقاید سے مقابلہ کرین اگر بمقتضائے بشری کسی جاگہ سہو یا خطا ہووے تو اسے اصلاح کرین اور زبان
طعن کی نا کھولین حق سبحانہ وتعالی تصدق سے جناب رسالت مآب کے علیہ وآلہ افضل الصلوۃ واکمل
التسلیمات اس رسالہ سے نفع عام بخشے اور پڑھنے والے کو اسکے اور بنانے والیکو اسکے اپنی رحمت عمیم
اور فضل عظیم سے مغفرت کرے بِجَاهِ حَبِيْبِهٖ وَنَبِيِّهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاِنْسِ
وَالْجَانِّ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اُولُو الْفَضْلِ وَالْاِحْسَانِ سُبْحَانَ
رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى
الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اٰمِيْن

هوالمستعان

کتاب النسا

جانئے کہ مولوی محمد عبید الرحمٰن
المتخلص بہ مشتاق بن الٰہی بخش عفی اللہ عنہ
عرف غلام حسین صاحب مرحوم اورنگ آبادی
سلطان محمد پوری نے لڑکیان اور جوان
بوڈھی عورتون کی ہدایت و تربیت
واسطے زنانی خطابون میٹھے میٹھے
القابون سے ہندی نظم آسان
جسمین ٹھیک عقاید کا بیان ہے
سنہ ۱۲۶۲ ہجریمین تصنیف کی ہے سو
بار ثانی مطبع اسلامیہ کے درمیان
جو واقع مدراس ہے سنہ ۱۲۶۹ ہجری
مین مطبوع ہوئی

مالک کتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدایا ہمارا تو خاوند ہی — بھی والی و وارث خداوند ہی
تو سب والیونکا ہی والی توئی — نہین ہی سوا تیرے دسرا کوئی
تو صاحب ہی ہم ہین تری باندیان — تری صاحبی پر سے صدقے ہویان
تو ہی ہی کیا سارے عالم کے کام — زمین آسمان اور چیزان تمام
خزندے چرندے درندے سبی — ہوا اور ہوا کے پرندے سبی
کیا پیدا عالم اٹھارا ہزار — الہی عجب ہی ترا کار و بار
یہہ منڈان تیرا ہی سارا نیا — غرض ہم نہین تھے تو پیدا کیا
تو ہمکو مسافر کیا ای دھنی — تری ہی طرف ہم چلنیکے سبی
اول باپ کی پیٹ مین تو رکھا — رکھا پیٹ مین مان کے پھر وھان سے لا
بھی دنیا مین کر ہمکو وھان سے نمود — تو پالا ہی چھاتی مین دے دے کے دود
دیا وانت پھر ہمکو کھانا دیا — جوان اور تازے توانے کیا
دیا ہی تو پھر ہمکو عقل العزیز — بدی اور نیکی مین کرنے تمیز
بھی پیغمبرون کو روانہ کیا — کتابان بھی انکے تئین ہی دیا
سنین بات انکی پڑھین ہم کتاب — کرین کام اچھے کرین نا خراب
تو پھر ہمکو دنیا سے لیجائیگا — قبر کی اندھیریکو دکھلائیگا
وہان سے قیامت کے دکھلا کرگا — اُڑیگا تو دوزخ یا جنت مقام

الٰہی ترے ہی سے سب کام ہین
اول اور آخر ترے انجام ہین

غرض توہی والی ہمارا بڑا
بڑون کے بڑون کے بڑونکا بڑا

بڑے جو ہمارے ہین پیغمبران
ولی پیر استاد اور باپ مان

وے تیرے برابر نہ ہووین کبھی
کہ تیرے سے پیدا ہوئے ہین سبھی

نکسکو جنا نا تجھے کوئی جنے
مگر ہم ہین ماںباپ سے سب جنے

وے دو دن کی دنیا کی ماںباپ ہین
قیامت مین سب آپی اور آپ ہین

غرض ہی تری ذات سے سبکو کام
اول آخر اور درمیانے مدام

سبھی پیر اور اولیا انبیا
ترا ہی انھون کو بھی ہی آسرا

جسے تو جو چہتا ہی دیتا وہی
کبھی کچھ کسیکو کسے کچھ کبھی

ترے در سے ہم سبکے تین آس ہی
ہمارا ہمارے نہ کچھ پاس ہی

کھلاوے پلاوے جلاوے توہی
کبھی مارے ہنساوے رولاوے توہی

تجھی سے ہی منت تجھی سے مراد
مدد بھی تجھے سے ہی پانے مراد

عبادت سوا تیرے جایز نہین
سکھایا توئی نَعْبُدُ نَسْتَعِیْنْ

غرض ہمکو توفیق دے اے خدا
کرین تا عبادت تری ہم سدا

چلا تو نبی اور نبی کی چال
تھے جس چال پر کل صحابی و آل

نعت

خدا ہی تھا پہلے نہ کوئی دوسرا
نہ کوئی دوسرا تھے نہ یہہ دوسرا

زمین بھی نہین تھی نہ تھا آسمان
نہ آدم حوا کا تھا کچھ بھی نشان

کیا جب ارادہ یہہ پروردگار
کہ قدرت کرے اپنی آشکار

اول نور حضرت کا پیدا کیا
ہزارون برس اسکو مخفی رکھا

پھر اس نور کا کرنے جگمین ظہور
کیا عرش و کرسی کو پیدا ضرور

زمین آسمان اور لوح و قلم
بہشت اور دوزخ کیتین بکقلم

فرشتون کو پیدا کیا نور سے
بھی شیطان جنات کو آگ سے

زمین پر رکھا جن ہزارون ہزار
ملک آسمانون اوپر بیشمار

اسی طرح سے تھا ہزارون برس
بھی رات دن تھے نہ کچھ کم سرس

نہ آدم کا حس تھا زمین تھی اجاڑ
فقط جابجا تھے پہاڑ اور جھاڑ

پھر آدم کو متی سیتی پیدا کیا
لیا انکی پسلی سے ماما حوا

بہت روز جنت مین انکو رکھا
وہان سے بھی انکو نکالا خدا

رکھا انکو دنیا مین لا کر دکار
ہوئے انسے اولاد لاکھون ہزار

ہوا بیتا دن کا بیتی رات کی
لئی دن اسیطرح تھی پیروی

بھی ہوتا تھا بھای بہن مین نکاح
خوشی سے وے رہتے تھے شام و صباح

حلال انکو حق سے ہوا تھا وہ کام
ہمارے زمانے مین ہی وہ حرام

غرض مرد و زن پھیلتے پھیلتے
زمین کے اوپر جابجا بس گئے

بہت لوگ جب ہو گئے جابجا
کوئی تربیت کرنے انکو نہ تھا

حق آدم صفی کو صحیفہ دیا
جہانمین پیمبر کیا باصفا

ہوئے پیغمبر جب آدم صفی
دکھائے ہین لوگون کو نیکی بدی

جہان سے جب آدم گئے انتقال
پیمبر کیا شیث کو ذوالجلال

اسیطرح سے پھر ہر یک قوم پر
دیا بھیج یک ایک پیغامبر

خلیل اور نوح اور موسیٰ نبی
سلیمان داؤد و عیسیٰ نبی

ہزارون سے پیغمبر آتے گئے
خدا کی طرف وے بلاتے گئے

جب عیسیٰ گئے آسمان کے اوپر
نہ تھے کوئی پیمبر جہان کے اندر

گذر گئے جب اسیطرح چھے سو برس
بگڑ گئی تھے عالم گناہو مین پھنس

بھی دیؤن سے منگتے تھے منت مراد
خدا کو نہ کوئی وقت کرتے تھے یاد

خدا ایسے وقت اپنے بندون اُپر
شفقت سے رحمت کی کر کر نظر

وہی نور جو سب سے پہلے ہوا
یہہ آخر زمانے مین پیدا کیا

اُسی نور کو پاک پاک جسم دے
کیا پیدا آدم کے اولاد سے

ہی عبد اللہ باپ انکے ای بیان
ہے بی بی امینہ وہ حضرت کی مان

یتیمی سے پیدا ہوے پاک ذات
کہ باپ انکے پہلے ہی پایے وفات

تھے جسوقت حضرت نبی خورد سال
کئی انکی مانصاحبہ انتقال

محمد انھونکا مبارک ہی نام
پڑھو نام پر تم درود و سلام

محمد خدا کے بڑی پیار کے
بڑی پیار کے خاص دربار کے

پیمبر ہین یک لاکھ اَستی ہزار
محمد ہین سب سے بڑے نامدار

بہت معجزے حق نے انکو دیا
تو مومن ہوے کافر ایمان لا

نبی جب ہوے پیدا انکے میان
گرے دیولون ہیچ اوندھے بتان

نبی جب اشارہ کئے چاند پر
دو ٹکڑے ہوے چاند کے ٹوٹ کر

خدا خود کیا بات حضرت کے سات
ہوئی انکو معراج ای نیکذات

پہاڑ اور جھاڑ اور حیوان سبھی
کہے السلام علیک ای نبی

نبی دھوپ مین جاتے میدان پر
تو ہوتا تھا ابر انکے سر پر چھتر

نہ پڑتا تھا سایہ زمین کے اُپر
نہ مکھی کا تن پر تھا انکے گذر

اسیطرح ہین معجزے بے حساب
اگر سب لکھون تو بڑی ہو کتاب

ہوی عمر جب انکی چالیس سال
دیا انکو پیغمبری ذو الجلال

بھی پیغمبری ختم انپر کیا
کل عالم پر انکو پیمبر کیا

روانہ کیا اُن اُپر جبرئیل
بھی قرآن بھیجا ہے رب جلیل

پیام اسطرح سے کیا جب خدا — کہ لوگون کو میری طرف تو بلا

نبی تب بُلانے طرف دین کے — سو یک ایک و دو دو مسلمان ہوے

اول سب کے صدیق ایمان لاے — بہت لوگ بعد انکے ایمان پاے

غلامون مین پہلے ہین حضرت بلال — جو ایمان لاے نبی پر کمال

علی پہلے بچونمین ایمان لاے — زنونمین خدیجہ نے ایمان پاے

اسیطرح یک یک مسلمان ہوے — ہزارون سے بیشک مسلمان ہوے

ہوا دین کا چوطرف غلغلا — رہے کافران جابجا تلملا

جو تھے مشرکی بد رسم ہر طرف — نبی اُن سبون کو کئے بر طرف

سکھاے ہین سب لوگ کو اپنی چال — وہی چال چلتے تھے سب ماہ و سال

جو مغرور کافر تھے بے اعتبار — نبی اُن سبون کو کئے خوار زار

نبی شہر مکے مین ترپن برس — کئی زندگی ہین نہ کچھ کم سرس

بھی مکے سے حضرت نے ہجرت کئی — مدینے مین دس سال اقامت کئی

ہوئی عمر جب ساٹ پر تین سال — مدینے مین حضرت کئے انتقال

نبی بعد اصحاب ہو ایکدل — کئی پیروی دین کی سب نے مل

صحابون کے بعد عالمان اور امام — کئی دین کی استواری تمام

یہہ دین اسطرح پھیلتا پھیلتا — تمہارے ہمارے تک آیا چلا

چلو دین کی چال اے بی بیان — بُری چال سے روز مانگو امان

یہی دین تا حشر قایم ہوا — جہان کے ہین کل مذہبان ناروا

ہزارون درود اور لاکھون سلام — خدا سے خدا کے نبی پر مدام

صحابون اُپر عالمون کے اُپر — امامون اُپر بھی ہو شام و سحر

مناجات

الہی ترا شکر ہے لاک لاک ۔ کہ ہمکو دیا ہے تو ایمان پاک
ہزاروں طرح کی تو خلقت کیا ۔ ہے انسان کو سب مین عزت دیا
پھر انسان مین کئی قسم انسان کیا ۔ شکر ہے کہ ہمکو مسلمان کیا
ہمارے مین پھر کئی طرح کے ہین لوگ ۔ سہاگن کوئی کوئی کرتی ہے سوگ
غریبان کوئی ہین کوئی مالدار ۔ کوئی تندرست ہے کوئی خوار زار
کوئی سیدھی سادی کوئی نوجوان ۔ کوئی لنگڑی لولی کئی بودیان
کوئی بال بچون سے مہراج ہے ۔ کوئی بانجھ پن سے اُسے لاج ہے
تو چاہے کہ جب اسطرح پیدا کیا ۔ یہان کہنا کچھ ہمکو لازم ہے کیا
اگر کُتے کولے بناتا ہی تھا ۔ تو جب بھی نہ کرتے تھے ہم چون چرا
بہر حال تو ہم پر احسان کیا ۔ کہ انسان کیا پھر مسلمان کیا
تو بے جوڑ ہے تجھکو جوڑا نہین ۔ ترے بندگون مین ہین جوڑے تعین
زمین آسمان چاند سورج کیا ۔ کیا دین و دنیا و آدم حوا
زن و مرد کیا خوب جوڑا کیا ۔ کہ جوڑون مین اپروپ جوڑا کیا
تو دھندے سے دنیا کے ہمکو نکال ۔ ہمین رات دن دے ترا ہی خیال
ہمارے دلون کی دے منت مراد ۔ بھی تیرا ہی دھیان اور تیرا ہی یاد
نہ ہمکو کسی کا تو محتاج کر ۔ ترے در کی مٹی کو سر تاج کر
سدا شرک و بدعت سے ہمکو بچا ۔ ترے ہی نبی کی چلن پر چلا
یہی آرزو ہمکو ہے جان سے ۔ کہ دنیا سے جاوین ہم ایمان سے
تو دنیا سے ایمان سے پار کر ۔ بھی دامن سے بی بی کے جھٹکا کر

تنبیہ

اجی بی بیان ہے یہ نادر کتاب ۔ بنی ہے تمہارے ہی خاطر کتاب

سنو بی بیان ہی یہہ نادر کتاب
بنی ہی تمہارے ہی خاطر کتاب

اگرچہ کتابین بنی ہر کہین
پر ایسی کبھی مین نے دیکھی نہین

چلی آؤ مان بیٹیان اور پھوپی
چلی آؤ مل ملکے بہنان سبی

سنو اور خوشی سے پڑھو یہہ کتاب
یہہ مصری کی ڈلیان ہین تم چاب جاؤ

تم اسکو سنو یا پڑھوگے اگر
تو ہووگی نیکی بدی سے خبر

کہ اسمین ہین باتین بہت صاف صاف
موافق شرع کے نہ کچھ بر خلاف

بہت دین کے اسمین ہین فائدے
فقط عورتون کے ہی ہین قاعدے

مناسب ہی نام اسکو صحیح وسا
کتاب النسا با اداب النسا

الہی تو بی فاطمہ واسطے
مری فاطمہ بی کو توفیق دے

بتول اور زہرہ کو بھی ای خدا
بھی توفیق دے حافظہ کو سدا

کہ تا شوق سے اپنے پڑھ کر کتاب
کرین نیک کام اور پاوین ثواب

خدا صاحب کی ہستی کا بیان

اجی بی بیان اب سنو تم تمام
مین پہلے ہی کرتی ہون سبکو سلام

دیا ہی خدا تمکو عقل و شعور
ئیے باتون کو تم جاننا ہی ضرور

خدا ہی یقین اسکا دلمین دھرو
خدا ہی نہین کرکے شک مت کرو

یہہ دیکھو کہ کتنا بڑا آسمان
معلق کھڑا ہی یہان سے وہان

گرجتا ہی وہ گڑگڑاتا ہی وہ
چمک چوطرف برتراتا ہی وہ

خدا ہی بنایا ہی اسکے تئین
بغیر از بنائے بنا وہ نہین

تو معلوم اب ہوگیا جی ہوا
کہ ہر کام کرنے سے ہرکین ہوا

انہین مین نہ دیکھی نہ کانون سنی
بغیر از بنائے عمارت بنی

خدا ہی سو حق ہی نہ ساتھی اسے
نہ ساتھی اسے ناسنگاتی اسے

خدا ایک ہی بے گنت لاشریک	نہین کوئی عالم مین اسکا شریک
مددگار بھی اسکا کوئی نہین	وہ سبکا مددگار ہی ہر کہین
اگر دو خدا ہوتے عالم بدل	تو کامون مین لوگون کے پڑتا خلل
دو شہ یک شہر مین سماتے نہین	یک عورت کو دو مرد بھاتے نہین

خدا صاحب کے نامونکا بیان

اجی بی بیان اب خدا کو سراؤ	تم اس نام اوپر سیے قربان جاؤ
خدا سب صفت سیے سراپا گیا	بہت نام سیے ہی بلایا گیا
مگر اللہ اللہ ذاتی ہی نام	سبھی نام کل کام اسی سیے تمام
خدا کے صفاتی بہت نام ہین	موافق ہر ایک نام کے کام ہین
وہ کرتا ہی پیدا سو خالق ہی نام	وہ دیتا ہی روزی سو رازق ہی نام
اسیطرح اسکے بہت نام ہین	بہت نام ہین اور بہت کام ہین
کیا قسم عالم ہزارون ہزار	ہر اک نام سیے یک قسم آشکار
کہان تک کرون سب قسم کا بیان	مگر تھوڑا لکھتی ہون اب اجی بیان
خدا کے سوا ہی جو جو تمام	نیا جسم و جان اسکا عالم ہی نام
وہ عالم کا دو قسم پر ہی بیان	جسم ایک ہی دوسرا قسم جان

جسم کا بیان

اجی بی بیان تم مت انجان ہو	بیان جسم کا ہی یہہ پہچان لو
سبھی چیز چھوٹی بڑی ڈول دار	وہ ہی جسم آوے ہی اندر شمار
وہ ہی چار قسمون اپر مختصر	سنو اسکو تم جان سیے کان دھر

پہلا جسم علوی ہی

جو ہی عرش و کرسی و لوح و قلم	ستارے ہی ساتون فلک یکقلم

بہشت دوزخ و سدرۃ المنتہیٰ ‏ بھی ہے چاند سورج فقط انتہیٰ

دوسرا جسم سفلی بسیط ہے

چہاروں عناصر زمین یعنے خاک ‏ ہوا اور پانی چہارم ہے آگ

تیسرا جسم مرکب تام ہے

سبی گھاس جو ہیں زمین کے اندر ‏ سبی جھاڑ جھکڑ سبی جانور

چوتھا جسم مرکب ناقص ہے

بخار ایک ہے دوسرا ہے غبار ‏ دھوان تیسرا ہے کرو تم بچار

ازان جملہ برسات بجلی برف ‏ بھی شبنم پڑے زلزلے ہر طرف

جہاں میں جو اوتار کل کام ہیں ‏ بھی دم کے ستارے سب اجسام ہیں

روح کا بیان

اجی بی بیان جی کی ارمان ہے ‏ بیان روح کا اب سنو جان ہے

کہ ہے روح یک حکم رب بے مثال ‏ نہ اتنا نہ اُتنا نہ پیلا نہ لال

قُلِ الرُّوحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّی دلیل ‏ سکھائے نبی کے تئیں جبرئیل

اگر نیک ہے روح جانو ملک ‏ یہی قسم پہلا ہے سب سے الک

اگر روح بد ہے قسم دوسرا ‏ تو شیطان ہے اُسکو جانو بُرا

اگر نیک و بد روح میں ہیں صفات ‏ تو جانو ہی جن اور آدم کی ذات

اسی روح کا ایک علوی ہے نام ‏ اسی روح پر جسم کا ہے قیام

غرض جسم و جان نیک و بد سب کے سب ‏ خدا کے ہیں بندے خدا سب کا رب

اگر کوئی بولے خدا جان ہے ‏ اُسے جانو بیشک نہ ایمان ہے

اگر ہوتا ہر ایک جان ہی خدا ‏ تھے تم بھی خدا اور ہم بھی خدا

تو پھر کاہکو بھوکے مرتے تھے ہم ‏ مصیبت میں کیوں کاٹتے تھے جنم

نہ ہم پانچ ہوتے نہ ہوتے بھے رانڈ
پڑے کا ہیکو رہتے ہو ہو کے سانڈ

کبھی جاتے ہم آسمانا کے اُبر
زمین کو کبھی کرتے زیر و زبر

جو چاہو سو کرتے تھے ہر کوئی کام
ہمارا ہی تھا یہان سے وھان تگ تمام

اجی بی بیان اتنی طاقت کہان
جو کہلائین ہم بھی خدا جہان

جو دارھی کے دھن تھے خدائی کئے
زمین کے اُپر سب نسے کے سب مرگئے

خدا انکی اوندھی خدائی کیا
تو ہم چونڈیے والون کا غرضہ ہی کیا

حواس خمسہ کا بیان

اجی مان اجی بہن آوٴ یہان
جو کہتی ہون مین سکے لاو ایمان

خدا آدمی مین دیا پانچ چیز
سب عالم کی چیزون مین کرنے تمیز

وے ہے سونگنا چھینا او چاکن
بھی سُننا ہی اور انکھ سے تاکن

سب عالم کی چیزان بھی یہان پانچ طور
وے پانچون سے یہ پانچ کرنا بھی غور

اول مشمومات

جہان تگ جہان ہیچ بو باس ہے
سچ اسکی ہر ناک کے پاس ہے

بُری بو بھلی بو نہ کوئی پا سکے
اُسے جب تلگ ناک پر نا رکھے

دوسری ملموسات

جہان تگ جہان مین ہی سختی و نرم
کشادی و تنگی بھی سردی و گرم

چھیئے تو ہی معلوم ہوتے سب ہائین
چھیئے بن سمجھنے مین آتی ہائین کب

تیسری مذوقات

جہانان تگ مزے ہین جہان کے اندر
مٹھے کڑوے کھارے کسالے و گر

ہون معلوم چکنے سے بیشک مزے
سمجھ لین زبانون سے ہر یک مزے

چوتھی مسموعات

جہان تک کہ عالم مین آواز ہین	برے اور بھلے ساز و بے ساز ہین
فقط انکو کانون سے پانے سکے	نہ بن کان سنتے سنانے سکے

پانچوین مبصرات

جہان تک کہ عالم مین رنگ روپ ہے	بجھانے کو انکے نظر خوب ہے
بجھانے سے معلوم ہوتا ہے حال	سفید و سیاہ اور پیلا و لال

فائدہ

اجی بی بیان تم سنو کان سے	سنو کان سے جان و ایمان سے
خدا بو نہین تا کہ سونگے اسے	نہی جسم بھی تا کہ چھینے سکے
مزا بھی نہین تا کہ چاکے زبان	نہ آواز ہے تا سنے اسکو کان
نہ رنگ روپ ہے تا کہ آوے نظر	نرالا ہی سب سے خدا ای سندر
پھر انسان کو اپنے کرم سے خدا	چھتی چیز نیک اور نادر دیا
وہ ہے عقل انسان کی بے نظیر	جو ہے جان کے بادشا کو وزیر
اسی عقل سے دیکھ ظاہر کے کام	سمجھ لیوے باطن کی چیزین تمام
نہین دور اگر دن کو ہووے دھوان	کہے عقل سے وہ ہے آتش وہان
اگر شب کو سلگی ہے آتش کہان	کہے عقل سے وہ دھوان ہے وہان
سبی جھوٹ سچ کل خوشی غم کے کام	اہی عقل سے پاوے مقصد تمام
اسیطرح دیکھ آسمان و زمین	اہی عقل سے حق کو جانے یقین
مگر عقل مین حق کو نا لا سکے	خیال و گمان بیچ لانا سکے
خیالون سے جو جو تصور کرے	خدا ان سبون سے پرے ہی پرے
پرا اتنا خدا کو سمجھنا ضرور	کہ ہے بندگون کی صفاتون سے دور
کسی کے سریکا نہین ہے خدا	خدا ذات و صفتون سے اپنی جدا

زمان و مکان خاص اسکو نہین ہمیشہ سے ہر وقت ہی ہر کہین
نہ شیر و شکر سا کسی سے ملے نہ آوے اُتر کر کسی مین تلے
نہ وہ عرض و جوہر ہے ای مان جنی نہ بڑتا نہ گھٹتا ذرا بھی کبھی
ازل مین تھا جیسا خدا جہان ابد تک بھی ویسا رہے ایکسان
ازل وہ ہی جسکو شروع نہین ابد وہ ہی آخر نہ جسکے تئین
خدا ایک ہی پر بہت ہین صفات وے قایم ہین جیسی کہ قایم ہی ذات
مگر بندگون کی صفات اور ذات فنا ہین فنا ہین فنا کائنات

خدا صا. کی صفتونکا بیان

اجی بی بیان اب کروتم بچار خدا کی ہین صفتین بہت بیشمار
بڑی ان صفاتونمین صفتین ہین سات ہی اُن سات صفتونمین اول حیات

حیات

خدا آپ سے آپ جیتا ہی وہ وہ جیتا ہی سبکو جلاتا ہی وہ
نہ جیتا ہی وہ جسم سے جان سے وہ ہی پاک بندون کے سامان سے
خدا ہی سے ہی کل جہان کی حیات مرینگے سبھی اُسکی قایم ہی ذات

علم

خدا جانتا غیب کی بات ہی نہ پیغمبر و پیر کے ہاتھ ہی
ستارے فلک کے دلونمین کی بات پہاڑون کے کنکر بھی جہاڑونکے پات
اناجون کے دانے بھی گرد و غبار بھی برسات کے بوند لاکھون ہزار
خدا گنتی ہر ہر کی ہی جانتا گنت سر کے بالون کی پہچانتا
بھی کیڑے مکوڑے سبھی چونٹیان خدا جانتا ہی بڑی چھوٹیان

اراده

خدا جو کہ چاہے سو ہووے وہین
کبھی کچھ خلاف اُسکے ہوتا نہین

جہان مین جو ہوتے ہین بندون سے کام
بشر سے شجر سے پتھر سے تمام

خدا ہی کے چاہنے سے سب کام ہین
سبھی درد و دکھ چین و آرام ہین

ارادے سے اُس ہی کے ہوئے ہین جیسے
سبھی تاگاتے اُسکے چاہنے سے ہی

اگر زور مارین سبھی لوگ مل
نہ دنیا گھٹانے سکین ایک تل

بڑھانے کی طاقت کسی ہے کہو
خدا کے ارادے مین جب تک نہو

اگر چاہیگا وہ خدا سے جہان
تو ہون عورتان مرد مرد ہوتان

قدرت

خدا سب پہ غالب سکت دار ہے
جہان اُسکے قبضے مین لاچار ہے

خدا اپنی قدرت سے ہو جا کہا
سو منڈان سارا یہہ ہوتا گیا

نہ اسباب اسکو نہ سامان ضرور
نہ تیار کرنے کو کامان ضرور

خدا کرنے سکتا ہے اک منہ جھپین
زمین آسمان آسمان کو زمین

وہ چاہے تو کردیوے عالم اُجاڑ
زمین آسمان جڑ سے ڈالے اُکھاڑ

کر اُلٹا پلٹ سارے عالم کے تین
لپیٹ ایک کونے مین پھیکے کہین

اسی کو ہے طاقت اسیکو سکت
اُسی کو ہے معلوم قدرت کی گت

سماعت و بصارت

خدا آپ سنتا ہے قدرت کے سات
بھی قدرت سے ہے دیکھتا کائنات

بغیر انکھ کے دیکھتا ہے خدا
بھی سنتا ہے بن کان کے ہر صدا

اندھیرا اُجالا ہے یکسان اُسے
بھی نزدیک اور دور یکسان اُسے

سیہ سنگ پٹ ساتون زمین کے تلے
اندھیرے زمین بیچ چیونٹی چلے

خدا اُسکے بھی چال کو جانتا
ہتک اسکے پاؤن کی پہچانتا

کلام

خدا بات کرتا ہی ای بی بیان	نہ اسکو زبان ہی نہ حلق و دہان
کلام خدا کا عجب راز ہی	نہ خاموشی اسمین نہ آواز ہی
خدا بات کرتا ہی قدرت سات کے	ہمارے دلونمین کی جسطرح بات

تنبیہ

سنو جی اجی دو جہان کی بیان	سناتی ہونمین دو جہان کا بیان
خدا دو جہان کو ہی پیدا کیا	نمونہ کیا ایک کو ایک کا
وہان کی ہی راحت سے راحت یہان	وہان کی ہی آفت سے آفت یہان
اسیطرح سے جانو ہر ایک چیز	یہان کی وہان ہی کرو تم تمیز
مگر جان انسان ہی بے مثال	عجب طرح پیدا کیا ذو الجلال
صفت سات حس پانچہ اسکو دیا	دیا عقل و دل نفس اشرف کیا
علاوہ دیا اسکے تین جسم سے	نہ باہر نہ اندر ہی کہنے سکے
غرض پانچہ حس سات صفتان دیا	نمونے کو اپنے ہی پیدا کیا
حیات خدا سے ہی اسکی حیات	اسیطرح سے جانو ہر یک صفات
مگر حق کی صفتان ہین کامل مدام	صفت جان کی سب ہین ناقص تمام
خدا اپنی صفتون سے دایم بقا	فنا جان بھی اسکی صفتان فنا
غرض اب یقین جانو ای بی بیان	خدا کا نمونہ تمہارا ای جان
نہ تم اس نمونے کو جانو خدا	خدا کو جدا جانو جان کو جدا
کوئی مرد و یا کوئی زن کی ذات	کرے منہہ سے اپنے خدائی کی بات
تو قدرت سے اس منہہ مین ماتی پڑو	نہ چھوڑو تم اس سے بہت سال لڑو

خدا صاحب کے فرشتون کا بیان

سنو جی اجی چاروں پانچوں ہوا
خدا پہلے پیدا کیا ہے ملک
وہیں سب کے سب بندے سبحان کے
خدا انکو پاک اور نوری کیا
نہ کھاتے نہ پیتے نہ سوتے کبھی
نہ انمیں ہے مادہ نہ انمیں ہے نر
نہ مردی ہے انکو ہے داڑھی مونچھ
خدا کے فرشتے ہیں لاکھوں ہزار
انھوں سے ہیں بعضے عبادت کی بیچ
خدا ہی کا ہے یاد شام و سحر
یہاں تک کہ یہہ آسمان اور زمین
ملک اُنسے ہیں اور لاکھوں ہزار
ہر اک ڈالی پاتے پات ہیں
بناتے ہیں پیٹونمیں بچوں کے تن
زمین آسمان جسم و جان صبح و شام
ہر انسان کے سیدھے ڈانوین اُپر
دو لکھتے ہیں دن کو بھلا اور برا
بڑے جو فرشتے ہیں کل چار ہیں
اول جبرئیل علیہ السلام
میکائیل ہیں دوسرے مہربان
سرافیل ہیں تیسرے صور لے

یہہ منداں چھٹے دن میں پیدا کیا
کیا پیدا بعد اُسکے ہر ایک تک
دل و جان سے تابع فرمان کے
ہمیشہ گناہوں سے دوری دیا
ہمیشہ عبادت میں رہتے سبھی
نہ جننے جنانے کا خوف و خطر
نہ عورت پنے کی نشانی بھی کچھ
خدا ہی کو معلوم اُنکا شمار
زیادی عبادت کی عادت کے بیچ
نہ اپنی نہ غیروں کی انکو خبر
نہیں ہے خبر انکو ہے یا نہیں
جہاں انکا اُنہیں سے ہے کل کاروبار
بھی ہر بوند برسات کے ساتھ ہیں
خدا کے ارادے موافق یقین
چلاتے پھراتے فرشتے تمام
فرشتے دو ہیں شام کو دو فجر
دو دوسرے لکھیں رات کا ماجرا
تمامی فرشتوں کے سردار ہیں
جو لاتے تھے پیغمبروں پر پیام
جو برسات برساکے دیں روزیاں
کھڑے ہیں قیامت کے دن پھونکنے

ملک چار وین عزرئیل ای بیان   جو تن ہے ہمارے لیجا دینگے جان
سکت انکو ایسی خدانے دیا   کہ ہر شکل سے اپنی صورت بنا
نظر آوین پیغمبرون کے تئین   سوا انکے دکھلائی دیتے نہین

خدا صاحب کی کتابون کا بیان

اجی بی بیان تم سنو کان دھر   نہ کچھہ دلمین شک لاؤ یک بال بھر
خدا کی کتابین ہین بے انتہا   جو پیغمبرون پر اُتارا خدا
خدا ہی کو معلوم انکا حساب   بڑی انمین کل چار آئین کتاب
زبور آئی داؤد کو معتبر   بھی موسی کو توریت کوہ طور پر
ہوئی نازل انجیل عیسیٰ اُپر   محمدؐ پر آیا ہی قرآن اُتر
مگر معتبر سب مین قرآن ہی   ہمارا وہی جان و ایمان ہی
اُسی پر عمل سب کو لازم ہوا   کتابان ہوے باقی کے ناروا

خدا صاحب کے پیغمبرونکا بیان

سنو جی اجی بی بیان یہان آؤ   جو کہتی ہون مین سنکے ایمان لاؤ
رسولان سبی حق کے مقبول ہین   کوئی انکے رُتبے کو پہنچے نہین
بڑے ہین وے ہر یک افراد سے   ملک اور جن آدمی زاد سے
خطا اُن سے ہوتی نہین تھی کبھی   خدا ہی کے فرمان پر تھے سبی
انھون کو نہ شیطان ٹھگلا سکے   بُرے کو بھلا کر نہ بتلا سکے
غرض ہین ہزارون سے پیغامبر   بزرگی ہی بعضون کو بعضون اُپر
محمدؐ نبی سب کے ہین پیشوا   حبیب خدا خاتم الانبیا
نہ بعد انکے کوئی ہوگا پیغام بر   مگر عیسیٰ آسمان سے اُتر
محمدؐ کے رہ دین پہ صبح و شام   ہدایت کرین خلق کے تین تمام

تقدیر کا بیان

اجی بی بیان نیک بختان ذرا — سُنے باتون کو میری سُنو دل لگا
جہانمین جو ہر کام بندون کے ہین — بھلے یا برے سب خدا ہی سے ہین
مگر ہے خدا خوش بھلے کام سے — ہمیشہ ہے ناخوش برے کام سے

قبر کے سوال و جواب کا بیان

اجی بی بیان ہو خدا پر نثار — کہ مرنا ہی تحقیق جینا اُدھار
مرے بعد عورت کو جب گور مین — دفن کر چلین چھوڑ کر گھور مین
فرشتے دو آتے ہین منکر نکیر — نہ اسکا وہان ہی کوئی دستگیر
پھرین جان اُسمین کرین یون سوال — خدا و نبی کون کیا تیری چال
اگر نیک عورت ہی ایماندار — تو کہتی ہے انکو جواب ایکبار
خدا کی ہون بندی نبی کی اُمت — بھی دین نبی پر مری چال گت
تو اسکو عجب چین و آرام ہے — بہشتی تماشا صبح و شام ہے
رہے بدعمل سرکش عورت اگر — گناہون مین رہتی تھی شام و سحر
نکیر اور منکر کا نا دے جواب — بری مار کھاوے بھی پاوے عذاب
مرے بعد پھر جی اُٹھینگے تمام — جئے بعد جیتے رہینگے مدام
کبھی موت پھر انکو نا آئیگی — کہ خود موت کو موت کھا جائیگی

قیامت کی نشانیون کا بیان

سُنو بی اگر تمکو توفیق ہے — قیامت کا آنا بھی تحقیق ہے
جب آخر زمانے کا دور آئیگا — علامت قیامت کی دکھلائیگا
نہ مان بیٹیون بیچ الفت رہے — نہ خویشون مین باہم مروت رہے
گنہ مین رہین ڈوب عالم تمام — نہ ہرگز کرے کوئی نیکی کے کام

جہان بیچ مہدی نکل آئینگے
ہدایت خلایق کو فرماوینگے

محمد اُنھون کا بھی ہی ایک نام
بھی والد کا عبد اللہ ہی نیکنام

بھی ہی آمنہ انکی مان کا بھی نام
ہو نورانی چہرا انھون کا تمام

قد اونچا جسم فربہ ہون نیکبخت
بھی تتلائینگے بات کرنے کے وقت

جو اخلاق حضرت کے تھے درمیان
وے اخلاق سب اُنسے ہووین عیان

بھی دجال کانا نظر آئیگا
جہانمین بہت آفتان لائیگا

گدھے پر سواری سیے آویگا وہ
خدا ہون جہانمین کہاویگا وہ

فلک وہین حضرت عیسی اُتر
کرین اسکی اوندھی خدائی مگر

کرین مہدیا جسو تت پر انتقال
تو پھر حضرت عیسی نبی الکمال

کرین تربیت خلق کو صبح و شام
ہمارے نبی کی چلن پر تمام

بھی یاجوج ماجوج آوین نکل
مچا دھوم لوگون کو جاوین نگل

وہ ہی قوم اولاد سے نوح کے
سدا سد اسکندری جا تتے

قیامت کے نزدیک توتے دیوار
چلے آوینگے پس ہزارون ہزار

پیاسی بہت ہے وہ قوم نحوس
کہ پانی جہان کا سبی جاوے چوس

کرینگے دعا حضرت عیسیٰ وہان
خدا انکو بھی مار ڈالے یقین

نبی عیسیٰ چالیس پر پانچ سال
جہان بیچ رہکر کرین انتقال

بھی بعد انکے ہووینگے عالم خراب
گناہ ان کرینگے سدا بے حساب

تب ارض و سما بیچ ہووے عیان
دھوان دھار چالیس دن ایکسان

سبی لوگ تڑپینگے ہو بیقرار
رہین لگ کھابرے اور زار و نزار

پھر اس بعد مکر بد میں ہر کہین
اندھیرا پڑے چار دن تک یقین

تو پھر لوگ گھبرائینگے ہر کدھر
بھی چلائینگے بھوک سے جانور

ہو صورت اُسے صورت آدمی
عیال اسکو گھوڑیکی دُم بیل کی

رہین اونٹ کے پانؤن بندر کے ہات
ہرن کی ہو جو تر اُسے خوب دھات

بڑی سینگ ہون اُسکے سر کے اُپر
رکھے سینگ جسطرح سے گور خر

عصا سیدھے ہت لیوے وہ نیکنام
جو رکھتے تھے موسیٰ علیہ السلام

انگوٹھی سلیمان کی لے ڈانوین ہاتھ
کریگا فصاحت کی لوگون سے بات

سبی مومنون کی پیشانی اُپر
عصا رکھ لکیر اینچیے وہ جانور

منوّر ہو پیشانی ہر ایک کی
تو پہچانے جاوینگے مومن سبی

اسیطرح کفار کی ناک پر
انگوٹھی سے داغیگا وہ جانور

تو سب کافرون کے ہون چہرے سیاہ
بہت حال ہوویگا اُنکا تباہ

وہ بھی جانور غیب ہو جائیگا
پھر اُس بعد ہووین کئی یک بلا

گراوینگے مکّے کو آ حبشیان
نہ باقی رکھین اسکا نام و نشان

بھی قرآن دنیا سے اُتر جائیگا
نہ لیویگا کوئی بھی نام خدا

رہین عورت و مرد سب بے حیا
نہ شرماوے کوئی کسی سے ذرا

کرینگے زنا بہت اولاد کم
کرین رات دن لوگ ظلم و ستم

کرین خانہ جنگی ہو جنگ و جدل
بہت لوگ ہو جائینگے رن کھنڈل

زمین کے اُپر ایک سلگیگی آگ
کہین سے کہین لوگ جاوینگے بھاگ

وہ حملہ کریگی سب عالم اُپر
لیجاوے طرف شام کی گھیر کر

جب اُس آگ کا غیب ہووے نشان
تو ہر کوئی آوے پھر اپنے ٹھکان

پھر اُس بعد دو چار برسون تلک
ہو غافل رہین لوگ جینے مین

پہلے صور کا بیان

ابھی لگ بیان ئیے علامات ہین
یہان سے قیامت کی آفات ہین

کہیگا خدا یون سرافیل سے　　کہ ساری جہان ایک دم پھونک دے
یکایک محرم کے عشرے کے دن　　بوقت صبح اور جمعے کے دن
یک آواز باریک دہشت کے سات　　سنینگے سبی دھووین جینے بات
بڑھیگی وہ آواز پھر ہر گھڑی　　پڑیگی جہان بیچ تب گڑبڑی
کئی زندگی کو بسر جائینگے　　کئی مارے دہشت کے مر جائینگے
ہراسان کئی ہو جنگل بھاگ جائین　　سبی جانور جنگلی شہرون مین آئین
زمین آسمان سب دھوان دھار ہو　　خلائق کی انکھون مین اندھکار ہو
غرض پڑت ہر ایک چھوٹے بڑے　　مرین جیت ہی موت کے بڑ بڑے
پھریگا عزازیل بھی بھاگتا　　ملک سب کے تین مار ڈالین دبا
فنا ہووینگے جن و انسان تمام　　فرشتے سبی اور روحان تمام
مگر عرش و کرسی و لوح و قلم　　بہشت دوزخ و صور روحان بہم
ئے آٹون کو یک آن کی ہی فنا　　فنا ہو کے پھر جلد ہووین بقا
پھر آواز وہ بڑتی بڑ جائیگی　　کڑا خون سے بجلی کے لڑ جائیگی
ستارے سبی آسمان ٹوٹ جائین　　زمین و پہاڑون کے پڑ زرے اڑ جائین
کرین دھول دھانی تمامی جہان　　نہ باقی کسیکا ہو نام و نشان
نہ باقی کوئی بادشاہی رہے　　خدا ہی رہے خود خدا ہی رہے
تو اسوقت فرماویگا ذو الجلال　　کہان کون ہی آج میرے مثال
گئے آج وے بادشاہان کہان　　جو کہتے تھے ہم ہین خدا جہان
خدا پھر کہے مین ہی مختار ہون　　شہنشاہ و جبار و قہار ہون
اجی بی بیان سچ ہی یا جھوٹ ہی　　جو اسطرح کی ہم اوپر لوٹ ہی
نہ قدرت سے اسکی اچنبا کرو　　یقینی کے درجے کو لنیا کرو

یہان ایک کہتی ہون بہتر مثال — سنو اسکو تم خوب رکھ کر خیال
کوہئی آدمی اپنی دانائی سے — ہوا پر یک انڈا معلق کرے
اُسے پلمن وہ کر سکے پایمال — اگر چاہے کر دیوے پھر بھی بحال
ہی آسان بنانا گرانا اُسے — نہ مشکل ہی پھر بھی بنانا اُسے
اسطرح جانو اجی بی بیان — ہی انڈے مین مرغی کے سارے جہان
خدا یہہ جہان کا جو نقشا کیا — نمونے پر انڈے کے پیدا کیا
ہی اوپر ہمارے صحی آسمان — زمین کے بھی نیچے وہی آسمان
سیدھی اور داونین طرف ہی فلک — فلک کے میانے ہی پانی الک
بیچا بیچ پانی کے ہی یہہ زمین — مگر تھوڑی اُسکی ہی جانو یقین
اُسی پر جہان ساری آباد ہی — پہاڑ اور جھاڑون کی بُنیاد ہی
یہہ ہی آسمان ایک انڈا ترا — خدا نے معلق کیا ہی کھڑا
عجب کیا ہی گر وہ خدا یے جہان — اُجاڑے جہان پھر بنائے جہان

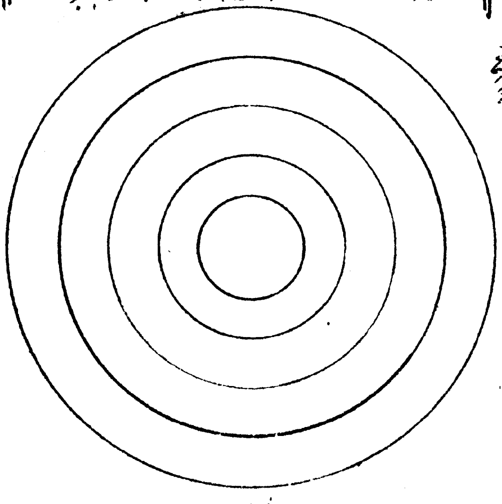

فائدہ

اجی یہ بیان جان سے جان لو | زمین آسمان کیا ہی پہچان لو
زمین آسمانون کے ہونے اول | کھڑا ایک پانی تھا قدرت کے بل
خدا جب بہایا ہوا اُس اُپر | تو لوٹون پہ لوٹون کا تھا کروفر
بہت لوٹ چلنے سے ہو گرم آب | بخار ایک اُس مین سے نکلا شتاب
بلندی اُپر جب چڑھا وہ بخار | اُسی سے ہوا آسمان پائدار
خدا اسکو پھر سات طبقے کیا | زمین کے بھی اُتنے ہی حصّے کیا
پھر اُس پانی مین سے ہوا تھوڑا سخت | وہ سختی مین خشکی ہوئی ایک لخت
زمین کی وہی اصل و بنیاد ہی | جہان ساری اُس پر ہی آباد ہی
بھی کہتے ہین ساتون فلک کے اُپر | نورانی بہت فاصلون کے اُدھر
نورانی ہی جسم ایک اعلیٰ مقام | وہی عرش و کرسی وہی والسّلام

دوسرے صور کا بیان

اجی یہ بیان زندہ دل ہو سُنو | تھا خاموش مُردون کے جیسے بنو
خدا بعد مدت کے پھر یکبیک | بناوے زمین آسمان اور ملک
مگر اِس زمین کو زیادہ کرے | کل عالم کے خاطر کشادہ کرے
کہیگا سرافیل کو ذو الجلال | کہ پھر صور سے کردے عالم بحال
تو پھونکینگے حضرت سرافیل صور | سبھی مُردے ہو وینگے زندہ ضرور
نکل آوین قبرون سے عالم تمام | اول سب کے حضرت علیہ السلام
اُنھین بعد حضرت کے عیسیٰ نبی | اُنھین بعد عیسیٰ کے نبیان سبھی
بھی صدیق سارے شہیدان تمام | اُٹھینگے بہ ترتیب مومن عوام
گنہگار بعد اُنکے سب کافران | نکل آوینگے اپنے قبرون سے جان

سبھی ننگ دھڑنگے پریشان حال ۔ کسی کو نہ آوے کسی کا خیال
کفن سات اپنے نبی مصطفیٰ ۔ نکل آوینگے قبر سے با صفا
پہناوینگے بعد اسکے سبکو لباس ۔ تھے مرنے کے وقت انکے جو جو لباس
برا حال ہوویگا ہر ایک کا ۔ رہینگے کھڑے صف بصف جا بجا
جو عورت چغل خور تھی ہر کہین ۔ اسے باندرے کی ہو صورت یقین
جو کھاتی تھی دنیا مین مال حرام ۔ نمازون کو بھی چھوڑتی تھی مدام
خدا اسکی سور کی صورت کرے ۔ اسے دیکھ ہر کوئی نفرت کرے
جو عورت کہ دنیا مین کھائی نہ تھی نماز ۔ نہ توبہ کری نا کبھی آئی باز
ملک اوندھے لٹکائین پاؤن تک ۔ گھسیٹینگے سر کو زمین پر رگر
کری فیصلہ جو کہ ناحق اوپر ۔ اٹھاویگا اسکو خدا کور کر
عبادت اوپر اپنی جو تھی غرور ۔ رہیگی وہ لنگ اور بہری ضرور
نصیحت جو کرتی تھی غیرون کے تئین ۔ نصیحت موافق چلی آپ نین
پڑیگی زبان اسکی چھاتی اوپر ۔ نکل منھ سے پیپ آنگ ہو تر بتر
جو عورت ستائی پڑوسن کے تئین ۔ کٹیے اسکے ہاتھ اور پاؤن یقین
جو عورت کہ پیتی تھی سیندی شراب ۔ کریگا خدا اسکا محشر خراب
لٹکی ہیگا اونٹ چھاتی اوپر ۔ بھی نکلیگی منھ سے کرفتی مگر
اسیطرح کے اور کئی حال مین ۔ رہینگے سبھی لوگ جنجال مین
کھڑے ہوگا یک نیزے پر آفتاب ۔ زمین گرم تانبے کی ہو بے حساب
بہیگا پسینہ بہت لوگ سے ۔ رہے نیک لوگون کے قدمون تلے
مگر گنہگار اور کافر تمام ۔ پسینے مین ڈوبینگے اکثر عوام
کوئی زانو تک اور کمر تک کوئی ۔ پسینے مین ڈوبینگے سر تک کوئی

عجب دغدغہ حشر کا ہوئیگا — نہووے کسیکا کسے آسرا
تڑپ جائے سینہ بہر جائیگا دل — نہ سدھ بدھ رہیگی کسے ایکتل

اسطرح عالم ہو زار و نزار — پریشان رہینگے برس نیک ہزار
مچاوینگے غل چوطرف ہائے ہائے — نہ ہوچیکا انکو کچھ اسکے سوائے

کہ ہم اب شفیع ایک پیدا کرین — یہہ حال اپنا اس سے ہویدا کرین
غرض وین شفاعت کی رکھہ دلمین آس — چلین سب کے سب ملکے آدم کے پاس

سر اکر کہین آپ ہین سب کے باپ — ہمارے لئے کچھ کرو فکر آپ
گرفتار ہم سارے اولاد ہین — پشیمان گناہون سے ناشاد ہین

شفاعت کرو مہر پدری کے سات — تمہارا ہی دامن ہمارے ہین ہات
کہینگے تب اسطرح آدم صفی — نہوویگا یہہ کام مجھ سے کبھی

گیہون کھاکے شرمندہ ہون گنہ گار — ہوا جسکے باعث سے جنت بہار
شتابی سے تم جاؤ اب نوح پاس — تمہاری وہ شاید کہ برلاوے آس

سبھی لوگ جا نوح و موسیٰ کے تین — کہینگے خلیل اور عیسیٰ کے تین
سبھی ہار مارینگے پیغمبران — نہ کوئی کرینگے شفاعت وہان

خدا کے غضب سے ڈرینگے ضرور — کرینگے بیان ہر یک اپنا قصور
کہینگے پھر اسطرح پیغمبران — کہ تم جاؤ حضرت محمد کے یہان

اُنھون کی سفارش کا دن آج ہی — شفاعت کا سر کے اوپر تاج ہی

شفاعتِ کبریٰ

اجی بی بیان ہی شفاعت یقین — محمد شفیع کل خلائق کے ہین
پس آوینگے سب لوگ حضرت کے پاس — کہینگے بڑے چھوٹے سب ایک پاس
کہ ای حضرتا سیدا احمدا — ہم امت معصیت [illegible]

بیان شفاعت

چلو اب خدا سے شفاعت کرو	جناب خدا مین سر اپنا دھرو
نبی وین پھر آنے کا وعدہ کرین	خدا پاس جانے ارادہ کرین
وہین ایک براق جبریل لائین	خدا کے حکم سے نبی کو بلائین
نبی آسمان کے اوپر جلد تر	سواری سے جاوینگی براق پر
مقام آسمان پر ہی محمود نام	وہی ہی شفاعت کا پہلا مقام
نبی جب وہان پہنچتے ہی ضرور	خدا عرش سے ایک برساوے نور
نبی اس تجلی کے تین دیکھ کر	رکھین سات دن اپنا سجدہ مین سر
ندا ہووےگا پھر وہان عنقریب	اٹھا سر کو اپنے تو اب ای حبیب
اٹھا سر کو حضرت شفیع الامم	سراونگے حق کو بہت دمبدم
خدا سے کہین پھر خدا کے رسول	الہی تو میری شفاعت قبول
کیا وعدہ دنیا مین تو میرے سات	وفا اپنا کر وعدہ ای پاک ذات
کہیگا خدا ای محمد رسول	شفاعت تمہاری کیا ہون قبول
تم اب جاؤ جلدی سے اوپر زمین	تجلی کرون آج مین بھی وہین
سبی بندگون سے لیونگا حساب	دیونگا موافق ثواب و عذاب
نبی آسمان پر سے آوین اتر	تسلی کی لوگون کو دیوین خبر
وہین شور یک آسمان پر سے آئے	دلونمین خلایق کے دہشت دلائے
فلک کے وہ پھٹنے کا آواز ہی	ملایک کے آنیکا بھی ساز ہی
ملایک سب اول فلک کے اتر	شتابی سے آوین زمین کے اوپر
سبی محشری لوگ کے ہر طرف	کھڑے ہوونگے گھیر کر باندھ صف
اسیطرح ساتون فلک کے ملک	کھڑے ہوونگے صف بصف یک بیک
پھر آوین ملک عرش کے ایکبار	کھڑے صف کے آگے ہوون بند کر قطار

سرافیل تب ایک پھونکینگے صور
تو ہو وینگے سب بے ہوش عالم ضرور

خدا صاحب اسوقت یک تخت پر
تجلی کرے اور ہو جلوہ گر

ملک آٹ ملکر اٹھا لائینگے
زمین کے اپر جلوہ فرمائینگے

جو بیت المقدس کی ہیگی زمین
وہین پائے تخت اسکا ہووے یقین

بڑے دبدبے اور بزرگی کے سات
اُسے قدرتی گھیریگی ہووے قنات

سرافیل پھر صور پھونکین تمام
تو ہو وینگے ہشیار سب خاص و عام

اول سب کے حضرت محمدؐ نبی
تجھے ہوش پاوینگے ہر یک سبی

کریگا خدا حکم جنت کو لاؤ
جہنم کو بھی کھینچ لاکر رکھاؤ

تو جنت کو لاوینگے تیار کر
رکھین تخت کے سیدھے بازو پر

جہنم کو بھی تخت کے داونے ہاتھ
ہزاروں طرح کے عذابوں کے سات

دوزخ کا بیان

نہوگا برے کم اجی لی بیان
رکھو حق کی رحمت سے امیدیاں مسلمان

خدا منکروں کے جلانے کے تئین
جہنم بنایا ہے جا تو یقین

مگر جو گنہگار رہیں لی بیان
گنہ کے موافق جاینگے وہان

جہنم کی آتش بہت تیز ہے
بہت تیز ہے شور انگیز ہے

وہ آتش بہہ آتش سے انگار ہے
ہزاروں سے بچھو کی جھنکار ہے

فلک سے بلند آگ کی ہین دھنگار
اندھیری زمین کے بھی اسمین غبار

پہاڑوں برابر ہین چنگاریان
اڑین آسمانوں تلک جیسیان

ہزاروں سے آتش کی زنجیر لال
کروڑوں سے اژدرے پہاڑوں مثال

جو ہنو ان یکبار لیتے ہین دم
زمین سارے عالم کو یکدم بھسم

لہو پیپ کی اسمین ہین ندیان
زہر کے ہین تالاب اسمین عیان

ہین اولتّون کے مانند بچھو وہان — برابر ہین بھینسون کے اُسمین جو ان
درازی مین ہی سال ستّر ہزار — اِسیطرح چوڑائی کا ہی شمار
اِسیطرح کی سات دوزخ ہین بس — عذابون مین ہین ایک سے ایک سرس
غرض وُین جہنّم بھڑکتی ہوئی — بڑی جیبیان سے کڑکتی ہوئی
بڑی بھونڈی صورت سے ہوا گ باگ — کریگی یک آواز بس ہولناک
الٰہی ہون بھوکی بہت دن سے مین — مرے پیٹ مین بھر سب عالم کتین
ترا حکم جسوقت مین پاؤن گی — زمین آسمان سب نگل جاؤن گی
اُس آواز سے لوگ تھرّائینگے — بھی گھٹنون پہ دہشت سے آجائینگے
ملایک کو فرما دیگا پھر خدا — کہ اعمال نامے دیو اب اُڑا
تو اعمال نامے دئیے جائینگے — ہر اک اپنے اعمال کو پائینگے
سیدھے ہاتھ نیکون کو نیکی سات — دیوینگے بدون کے تئین داؤنے ہات
بھی ہر یک سے ہوگا سوال و جواب — خدا لیویگا ذرّہ ذرّہ حساب
زبان بند جب ہوویگی لاکلام — گواہی گزارینگے اعضے تمام

محشر کی جھڑتی کا بیان

سُدھا ر وا جی لی بیان قیل و قال — ہی آگے تمہارے جواب و سوال
نہ مانی جو حکم خدا و رسول — عبادت بتون کی کئی ہی قبول
جو سدّو پوجی ہی نرسو مناای — جو پرلو رکا ہی چو طرف غل مچای
جو قبرون اُپر جا جھکائی ہی سر — کئی مرغ و بکرا کسی کی نذر
منگی رزق و روزی جو غیرون پاس — خدا بھول بندون سے رکھی ہی آس
چڑائی جو گہوارہ کوئی نام پہ — چراغون کو پوجی ہی کوئی شام کر
منگی خیر و برکت کسی پاس جا — کئی شدّے سے جھنڈے کوئی التجا

اسطرح کی مشرک عورات کو — بے ایمان بے شرم بدذات کو
فرشتے سبون کو پکڑ لائینگے — جناب خدا مین جکڑ لائینگے
خدا ان سبون سے کریگا سوال — ارے بیحیا عورتو زشت حال
خدا مین تمہارا تھا ہر حال مین — کہو کیون پڑے جا کے جنجال مین
دیا تھا مین دنیا مین تمکو حیات — بسارے ہو کیون غیر کے پاس ہاتھ
دیا مال و زر آل و اولاد مین — بہت نعمتون سے کیا شاد مین
تمہاری دیا ذری ذری مراد — نہ میرا کئے تم کبھی شکر و یاد
نہ میری عبادت کئی تم کبھی — رسولون کو میرے جھٹالے سبی
مجھے چھوڑ کر کیون گئے تم بھٹک — رہو جا کے دوزخ مین اب سر تلک
فرشتے سبون کو لجا کر گھسیٹ — جہنم مین ڈالین بہت مار پیٹ
کسی کی پکڑ ناک کو اینچ کر — کسی کی پکڑ ٹانگ کو کھینچ کر
گھسیٹین کسی کی پکڑ چوٹیان — کہ دنیا مین یے تھین بہت کھوٹیان
یہی ہین بے ایمان راندان خدا — ہمیشہ جہنم مین پاوین عذاب
ہزارون سے ہے انکو آفت و ہان — کہان تک لکھون مین اجی بی بیان
جو ایمان والی ہین کرتب خدا — انھون کا بھی ہوگا حساب و کتاب
نمازون کی پرسش کرینگے اول — بہت سا کرین بعد ردّ و بدل
جو کوئی بی بیان نیک کردار ہین — وہی بی بیون بیچ سردار ہین
خدا کی عبادت کئی ہین سدا — دیویگا بڑے درجے انکو خدا
پڑھی کلمہ دلکی محبت کے سات — نماز اور روزے کئے حج زکوٰۃ
بھروسا کیان اوپر اللہ کے — دیان خیر خیرات اخلاص سے
خدا واسطے ایک سے ایک مل — رہی یان محبت سے ہو ایکدل

رہی ہین سدا شرک و بدعت سے دور — برے کام سے بھاگتی تھین ضرور
ہمیشہ خدا ہی کا تھا دلمین یاد — خدا ہی سے مانگی تھین منت مراد
وے بیٹھینگی تختون اپر نور کے — تری شان و شوکت سے آرام سے
وہی بی بیان سرخ رو صف بصف — کھڑی عرش کی ہووین سیدھی طرف
مگر جو رہین جو جو بدکار ہین — خدا کی بہت سی گنہ گار ہین
نہ روزے رکھے نا کئی ہین نماز — نہ کوئی بدی سے کبھی آئی باز
ہمیشہ سے کھائے ہین مال حرام — کئے ظلم غیرون اپر صبح و شام
سدا جھوٹ و غیبت زبان سے بکین — نہ کچھ توشۂ آخرت کر رکھین
اسیطرح کے لگ برے کام مین — رہی ہین سدا عیش و آرام مین
وے سب عورتین ہووینگی ایک جاے — بلاوینگی رو رو کرین ہاے ہاے
خدا جھڑتی ہر ایک سے لیویگا — سزا اسکو اچھی طرح دیویگا

دوسری شفاعت

مگر بعضے چھوٹین شفاعت سات — شفاعت سے حضرت کی پاوین نجات
کئی جاوین جنت میان بحساب — نہ کچھ ہوگا انکو حساب و کتاب
جنھون کی برابر ہے نیکی بدی — شفاعت سے چھوٹینگے وے بھی سبھی
جو چھٹنے کے لایق خطا مند ہین — شفاعت سے چھوٹینگے وے بھی یقین
رہینگے منافق فقط عاصیان — سبی امتون کے سب ایمانیان
بے ایمان دوزخ مین جب ایکبار — چلے جاوینگے روتے زار و نزار
خدا بعد فرماویگا یک بیک — بہشت آگے لاکر رکھینگے ملک
بہشت اور محشر کے درمیان لا — رکھینگے جہنم کے تین برملا
اسی وقت پر پلصراط ایک برا — جہنم کے اوپر کرینگے کھڑا

پلصراط کا بیان

اجی بی بیان نیک رستہ چلو
ادھر ادر ادھر مت کبھی ڈگملو

کہ ہی پلصراط ایک رستہ کٹھن
گذرنا پڑیگا تمہیں ایک دن

زیادہ و باریک ہی بال سے
بہت تیز مانند تلوار کے

درازی میں ہی سال پندرہ ہزار
چڑاؤ بھی ہموار ہی اور اُتار

خدا سبکو فرماویگا سربسر
کرواب صراط اوپر اپنا گذر

چلینگے جب اُسپر سبی خاص و عام
گرینگے جہنم میں کت کت تمام

مگر خاص بندے الگ جائینگے
کوئی جیسی بجلی سلک جائینگے

موافق ہوا کے کوئی ہووین پار
کوئی جیسی اونٹون کی جاوے قطار

پیادون کے مانند کوئی چلے
کوئی چونٹیون کی طرح تلملے

غرض جیسی کرنی ہی بھرنی وہان
سُدھارو چلن اپنی ای بی بیان

میزان کا بیان

ابھی عقل سے تولو ای بی بیان
جو کچھ ہی تمہاری بدی نیکیان

خدا جب کہ تولیگا نیکی بدی
نہین تمکو ہوویگی شرمندگی

پھر اُس پل پران آفتون کے سوائے
ترازو کھڑی ہوویگی سامنے جائے

ترازو وہان کی بہت ہی بڑی
خدا کی ہی قدرت سے بنکر کھڑی

اگر چاہین تو اُس ترازو اندر
زمین آسمان جھبک دین تولکر

غرض تولینگے ہر یک اعمال اگر
زیادہ نہ کم آوے یک بال بھر

جب اعمال تولینگے ہر ایک کا
برا اور بھلا سب عیان ہوویگا

کسی جا پہ تولینگے روزہ نماز
کہین حج کہین زہد حرص اور آز

مصیبت کہین تولی جاوے تمام
کہین تولے جاوے حلال و حرام

کہین تولے جاوینگے بندون کے حق
کہین لیوے مظلوم ظالم سے حق

بیسوی شفاعت

یہان بھی نبی کی شفاعت کے سات ہزارون خلایق کی ہوگی نجات
سبھی نیک پل پر سے ہو ہو کے پار جمع ہو کھڑے ہوونگے ایک ٹھار
ہمارے نبی رحمت العالمین لجاونگے جنت مین سب کے تئین
منافق سبھی عاصیان بے حساب گرینگے جہنم مین پانی عذاب

جہنم کے عذاب کا بیان

اجی بی بیان ہے کیا وقت ہے جہنم کا جلنا بہت سخت ہے
گرینگے جہنم مین جب عاصیان منافق سب اوندھے گرینگے وہان
ہزارون برس اسکو ہوگا عذاب سب آتش مین جل بل کے ہووین کباب
مرینگے نہ جیونگے ہوونگے خوار پڑیگی کبھی اُن پہ گرزون کی مار
کبھی سانپ بچھو سے کٹوائینگے کبھی زہر اژدہونکا چٹوائینگے
جلاوین کسی وقت تندور سے کبھی گوشت نوچینگے انبور سے
اسطرح جل بل کے ہووین کباب پکارینگے تب پیاس سے آب آب
خدا جلد ابر ایک بھجوائیگا وہین سانپ بچھو کو برسائیگا
غرض سانپ بچھو سے ہو زار زار بہت تلملاوینگے برسون ہزار
بھی چلائینگے بھوک سے دوزخی نہ کھانے وہان کچھ ملیگا کبھی
ذری آتش کی اس بھی انکو نہین کھلاوینگے دوزخ کی سینڈ کتین
کسی کو چڑاونگے سولی اُپر کسیکا ارے سے پکڑ چیرین سر
کسے شیش پگلا کے پلوائینگے کسے الٹے لٹکا کے جھلوائینگے
یونہین دوزخی جل جہنم کے بیچ تڑپتے رہینگے بہت غم کے بیچ
نہ ہووے کبھی انکو تک آن کل وہے ہوونگے جل بھن کے سب بدشکل
فرشتون سے دوزخ کے رو رو کہین عذاب اسطرح کب تلک ہم سہین

گھگاوینگے برسون اگر بے حساب
نہ دیوینگے ہرگز فرشتے جواب

فرشتے جہنم کے ہین بے کتر
کبھی نا کرینگے رحم کی نظر

خدا کے ارادے ہین ہی جب تلک
کرینگے عذاب اونکو تب تلک

اگر چاہے بخشے خدا بے حساب
بغیر شفاعت بغیر عذاب

اگر چاہے ہرگز نہ بخشے خدا
جلاتا رہے عاصیون کو سدا

وہی سب کا مالک و مختار ہے
وہ بخشے نہ بخشے سزاوار ہے

مگر پھر بھی ہی وہ رحیم و غفور
شفاعت سے حضرت کی بخشے ضرور

معنی شفاعت

شفاعتِ صغریٰ کا بیان

اجی بی بیان ہو صغیر و کبیر
خدا ہی تمہارا ہی اب دستگیر

موافق گنہ کے جلاوے جب آگ
گنہ سے گنہ گار تب ہووین پاک

کہیگا خدا جب ای جبریل جا
جہنم کے لوگون کی حالت بتا

وہین جبرئیل امین جلد تر
جہنم کے جانب کرینگے گذر

دروغہ جہنم کا اوسوقت پر
جو بیٹھا رہیگا خود یک تخت پر

کریگا سلام اونکو اوٹھکر وہین
کہیگا کدھر آئے ہو ای امین

کہینگے مین آیا ہون اسوقت پر
محمدؐ کی امت کی لینے خبر

دروغہ کہیگا پس ای جبرئیل
ہی امت محمدؐ کی خوار و ذلیل

سبھی گوشت اور پوس کھائی آگ
ہزارون عذابون ہان درد ناک

کہان تک کہون تم سے انکا بیان
فقط ہڈیان اور باقی ہی جان

بھی سر پوش دوزخ کا جلدی نکال
دکھاوے محمدؐ کی امت کا حال

سبھی دوزخی دیکھ جبریل کو
کہینگے یہہ ہے کون پاکیزہ رو

دروغہ کہیگا کہ ای دوزخی
کہ ہین جبرئیل امین آپ ہی

خدا پاس سے آئے ہین آپ نے — محمدؐ کی امت کتین دیکھنے
سبی دوزخی سن کے حضرت کا نام — مچاوینگے غل چوطرف سے تمام
گھگیا کر کہینگے پس ای جبرئیل — کرو کچھ ہمارے سے چھوڑا لے سبیل
ہمارے نبی کو ہمارا سلام — کہو اور بولو ہمارا پیام
ہم امت اپر جلد رحمت کرو — شفیع آپ ہین اب شفاعت کرو
کہ دنیا مین کہتے تھے ہم سب کتین — چھوڑاونگا دوزخ سے امت کو مین
ہزارون برس سے ہزارون عذاب — سہے اب نہین ہمکو دوزخ کی تاب
خدا پاس جلدی سے جبریل جا — کہینگے کہو ان کیا تو ہی جانتا
رہینگے وہین منتظر جبرئیل — سو فرماویگا انکو رب الجلیل
محمدؐ کے نزدیک تم جلد جا — سنا دیو امت کی سب التجا
کہو پھر مقام شفاعت مین آ — کرو اپنی امت کا وعدہ وفا
وہین جبرئیل امین جائینگے — رسول خدا کتین پائینگے
رسول خدا ایک خیمے اندر — ہزارون تنگے جسمین لال و گہر
جڑاؤ کے یک تخت پر شان سے — دھرے تاج سر پر ہین بیٹھے ہوے
سبی آل و اصحاب ہین در حضور — ہزارون سے حاضر ہین خدمت مین حور
نبی جبرئیل آئے ہین دیکھکر — کہینگے کہو بھائی کیا ہے خبر
کہینگے وہین حضرت جبرئیل — کہ امت تمہاری ہے خوار و ذلیل
جہنم کے جانب سے آیا ہون مین — پیام ایک امت کا لایا ہون مین
ہم امت سبی رنج و محنت مین ہین — ہزارون برس سے مصیبت مین ہین
گناہون کیے باعث تھے ناپاک ہم — ہوے جل کے اب خاک در خاک ہم
شفقت سے لیو ہماری خبر — شفاعت کیے ہین ہم سبی منتظر

سنینگے جب احوال حضرت رسول
بہت ہو وینگے درد و غم سے ملول

وہین تاج ڈالینگے سر سے نکال
اس امت کے خاطر پریشان حال

وہین امتی امتی بولتے
چلے آوینگے عرش کے سامنے

شفاعت کو امت کے پیغام بر
جناب خدا مین دھرین اپنا سر

ملک اور اصحاب شہدا تمام
سبی حافظان عالمان نیکنام

سبی انبیا اولیا نیک ذات
ہو تابع ہمارے نبی جی کے سات

جناب خدا مین سر اپنے دھرین
طفیل محمد شفاعت کرین

ندا ریم عزاز تو فریاد رس
توئی عاصیان را خطا بخش و بس

کرینگے نبی جی شفیع الامم
ثنا اور حمد خدا دمبدم

کہینگے الہی توہی داد گر
ہمارے گناہون سے اب درگذر

شفاعت قبول اب مرے واسطے
سب امت مری بخش دے بخش دے

رسول خدا کو خداے رسول
کہے ای حبیب اب تو مت ہو ملول

اٹھا سر کو اپنے تو ای پاکذات
دیا تیرے خاطر سبون کو نجات

شفاعت کو تیری قبولا ہون مین
نکال اب جہنم سے امت کتین

اسیوقت حضرت شفیع الامم
شفیعون کو لے سات اپنے بہم

جہنم کے دروازے پر جائینگے
جہنم دروغے سے کھلوائینگے

بجھاوینگے جب دوزخی ہی شفیع
کہینگے شفیع ای شفیع ای شفیع

ہمارے تئین جلد دیو پناہ
کہ جل جل کے رنگ ہو گیا ہی سیاہ

عذابون سے دوزخ کے ہی غم پہ غم
ہزارون برس سے ترستے ہین ہم

نہ کسکو ہمارے پر آیا ترس
چھوڑاؤ ہمین اب ای فریادرس

نبی انکو فرما تسلی کی بات
کہینگے ہوئی اب تمہاری نجات

نبی انکو فرما تسلی کی بات
کہنگے ہوئی اب تمہاری نجات

شفیعون کے صاحب شفیع الامم
کہنگے شفیعون کے تئین یک قلم

کہ تم اپنے اپنے قبیلون کے نام
سبی آشنا خویش اقارب تمام

بتا دیو ہر یک ملایک کے تئین
ملایک نکالینگے یک یک کتئین

وہین سب شفیعان بتا وینگے نام
نکالینگے سبکو ملایک تمام

شفاعت سے شہدا کے ہفتاد تن
شفاعت سے حافظ کے دس دس بدن

اسیطرح ہر ہر شفاعت کیے سات
موافق مراتب کے ہوگی نجات

شفاعت سے نبیون کے ہر ایک خیل
جہنم سے نکلین نبی کے طفیل

نبی تو شفیعون کے سردار ہین
چھوڑائے کو امت کے مختار ہین

مکرر سہ کرر شفاعت کے سات
دلا وینگے امت کو اپنی نجات

غرض جب نکل آوینگے سب وہین
نہلا وینگے کوثر مین سب کے تئین

آب کوثر کا بیان

اجی لی بیان دامن آلودہ خاک
بنو آب کوثر مین نہا دھو کے پاک

خدا آب کوثر کو پیدا کیا
ہمارے نبی کے تئین ہی دیا

مہینے کے رستے کی چوڑائی ہے
اسیطرح لنبائی دل بھای ہے

ہے اطراف کوثر کے ڈیرے کھڑے
فقط موتیون کے بڑے سے بڑے

بھی اطراف کوثر کے ای نیک بخت
زمرد و یاقوت کے ہین درخت

کنارون پہ سونے کی ہین پیالیان
ستارے فلک پر ہین جیسے عیان

ہزارون سے چاندی کے کوزے دھرے
کنارے پہ کوثر کے کوثر بھرے

خنک اور شیرین شہد سے زیاد
سفیدی سے اسکی نہ دودھ آوے یاد

غرض ایسے پانی سے سبکو نہلا
لجا وینگے جنت کے تئین مصطفیٰ

جنت کا بیان

اجی جنتی بی بیان خیر ہی ۔ چلی او جنت کا اب سیر ہی
بنایا ہی نیکون کے خاطر خدا ۔ بہشت ایک بہتر سے بہتر صفا
کہ سونے و روپے کی دیوار ہین ۔ چمن اور پاکیزے گلزار ہین
زمین جیسی سونے سے کندن کیئے ۔ زبرجد و بلور جسمین دیئے
زمرد کی اُسمین لگی ہین روش ۔ زمین پر بچھے موتیان بیش بیش
محل اُسمین سونے کے ہین شاندار ۔ کیئے قدرتی جسمین نقش و نگار
جواہر کے تخت اُسمین ہین بیبہا ۔ بچھے رنگ برنگ فرش بھی جابجا
نہر چو طرف اُسمین بہتی ہین چار ۔ جو محلون سے لگتی ہوئین ہر کنار
بھرا ایک مین ہوگا آب صفا ۔ بھرا دوسرے مین شراب صفا
کوئی شیر و شکر سے بھرپور ہی ۔ کوئی شہد شیرین سے معمور ہی
بھی جنت مین ہین تین چشمے تمام ۔ جو کافور ہی ایک چشمے کا نام
عجب چشمہ ہی دوسرا زنجبیل ۔ سیوم چشمہ جنت مین ہی سلسبیل
ہوا پر ہر یک لطافت کے سات ۔ کہین تو کہین اسکو آب حیات
اُسی کا ہی تسنیم نام ای بیان ۔ عجب اسکی ہین خوبیان خوبیان
بھی میوون کے جنت مین کئی باغ ہین ۔ رنگا رنگ خوش قطعہ بدیع ہین
درخت اُنمین سونے کے روپے کی چھال ۔ زمرد کے پتے گویا جگ اجال
پھل اُسپر لگے لال و یاقوت کے ۔ بہشتی زن و مرد کے قوت کیے
للچ جاوے دل جب کرے کوئی نگاہ ۔ جو کہا وے سو کہتے رہے واہ واہ
ہزارون وہان حوریین باندیان ۔ وہان بی بیان ہووین تم لی بیان
بہت سے گئی اور حیران ہین لبس ۔ تماشے غذے ایک سے یک برس

جنت کے عیش کا بیان

اجی بی بیان اب ہی قسمت کا بھاگ — خدا رکھے بستا تمہارا سُہاگ
بھلا سبکو جب لائین جنت کے پاس — پہنا وینگے انکو بہشتی لباس
پہناوینگے زیور کرینگے سنگار — برسے زیب و زینت سے زرتار
ہووین گوری گوری سبی ایک راس — رہین سبز سبز انکے سُتھرے لباس
عمر بندرا کی جیسی انبیا ہیان — سبی نوجوان ہووینگی بدھیان
اگرچہ وے دنیا مین تھین عیب دار — بنین خوب خاصی سبی زیب دار
سبی لنگریان لولیان کالیان — بنیگی وہان لولیان لالیان
غرض انکو سیج عروسان بنا — وہین جلوہ دیوینگے تختون بٹھا
تو پھر پوچھئے کیا وہان کی بہار — جدھر دیکھو ہی چو طرف زر نگار
سبی قدرتی کارخانے وہان — عجب طرح کے شادیانے وہان
کھڑی حور و پریان ہین ہت جوڑ کر — بہی غلمان ہون یک طرف بن کمر
جو چاہو سو موجود ہی در حضور — غذائے اور میوے شراب طہور
جدھر دیکھو محلون مین آبادیان — کہ جم جم کرتی ہین سب شادیان
ہزارون دھرے چو طرف خوان ہین — جو ہر بر ملین کئی نعمت الوان ہین
فراغت سے کھاتی رہین نعمتین — خوشی سے جگاتی رہین دولتین
لباس انکے سُتھرے بھی خاصی غذا — محل تخت ہین زیوران بے بہا
سب اسباب حاضر نہ کچھ کم رہے — نہ کوئی بات کا انکو پرغم رہے
نہ کچھ ان عروسون کو یھان چاہئے — اگر چاہئے نوشہان چاہئے
جو دنیا مین تھے انکے نوشہ بنے — بنیگے وہی نوشہان پھر بنے
بشرطیکہ نوشہ بھی ہون جنتی — نہین تو ملین نوشہ دوسرے کوئی

جو بی بی کو دنیا مین دو مرد تھے
ئے تینو اگر جنتی ہو وینگے

وہ بی بی کا جس مرد پر ہے پیار
کریگی اسی ایک کو اختیار

خلش کچھ نہ باقی رہیگی وہان
رہین خوش بخوش اپنے اپنے ٹھکان

مری جو کنواری یا انبیا ہی تھی
ملیگا اُسے جنتی مرد بھی

غرض یہہ عروس اور نوشہ تمام
رہین اپنے محلو مین خوش خوش مدام

صبح و شام خوشیان مناتی رہین
فراغت سے کھاتی سو کھاتی رہین

وہین خدمتی کوزے امرہ کرکے لائین
پیالو مین چاندی کے بھر بھر لائین

نہ کم ہووے انکی کبھو بھوک پیاس
نہ میلے ہونگے اور انکے لباس

نہ وہان پاخانے کو جانا پڑے
نہ کوئی عذر و حاجت سے نہانا پڑے

نہ انکی جوانی ڈھلیگی وہان
ہمیشہ رہینگے سبی نوجوان

نہ آوے کبھی انکتین درد و دکھ
ہمیشہ وہ یہ دیکھا کرین چین و سکھ

یہان بھی شفاعت کرینگے نبی
بڑے درجے پاوینگے سب جنتی

مگر وہان اجی بی بیان نیکنام
مراتب موافق ملینگے مقام

جو بی بی ہے بی بیان سے درجے مین کم
سنو اب تم اسکا ہے کیسا جنم

اُسے پانچ درجون کا خاصہ محل
ملے جنت اندر خلاصہ محل

اول درجہ روپے کا ہے بے بہا
دوم درجہ سونے سے بہتر صفا

سیوم درجہ موتی کا انمول ہے
بھی یاقوت کا چوتھا خوش دول ہے

بھی ہے پانچوان عرش کے نور کا
عجب درجہ ہے عیش معمور کا

جہان جا ہے بیٹھیگی وہ شوق سے
رہیگی مزے لوٹتی ذوق سے

ہزارون اُسے چین و آرام ہے
تماشے بہشتی صبح و شام ہین

کہان تک کہون مین اجی بی بیان
ہزارون [illegible]

غرض جیسی دنیا مین نیکی کرو — وہان خوبیان ویسی دیکھی کرو
بہشتی بہشتون مین قایم مدام — کبھی موت نا آئیگی والسلام
کہ موت کو ایک بکری بنا — فرشتی کرینگے ذبح برملا
کرین تا یقین جنتی دوزخی — کہ نا آئیگی موت ہمکو کبھی
ادھر دوزخی ہودین سر کوتیتے — ادھر جنتی ہون مزے لوتیتے

خدا صاحب کی دیدار کا بیان

اجی بی بیان دید بانی کرو — کہ دیدار کو جان فشانی کرو
خدا جنتی مرد و زن کو تمام — دیکھاویگا دیدار اپنی مدام
موافق مراتب کے دیدار ہو — کہ دن مین یا ہفتے مین یکبار ہو
کسی کو برس بھر مین دیدار ہے — کسی کے تئین دن مین دو بار ہے
بجھاوینگے دیدار جب جنتی — تو جنت کی نعمت کو بھولین سبھی
عجب کچھ ہین دیدار کی خوبیان — ختم اسمین ہین ساری محبوبیان

خاتمۃ الکتاب

اجی بی بیان خاتمہ خیر ہو — طفیل بی بی فاطمہ خیر ہو
عقاید یہہ چھوٹی سی مین نے لکھی — پڑھو شوق سے بی بیان مل سبھی
تمھارے ہی تصب پرنی یہہ کتاب — اگر کچھ خطا ہو کرو مت عتاب
زنانی کرے بات کوئی مرد وا — سہاتی نہین عورتون کے سوا
اسطرح عورت بھی مردانی بات — کری تو سہاتی نہین کوئی بات
زنانی زبان سے ہی واسطے — عقاید بنی تم سبھی واسطے
کتاب النسا اب ہوئی ہے تمام — اداب النسا کا ہے موقوف کام

بہ بست چہارم جمادی الاول سنہ ۱۲۶۹ ہجری از دست نور قسم باتمام رسید